وغیرہ روشن اشیاء کا علم و احساس کرنے والا اور یکتا و بے مثال ہے' آپ کی عنایت و رحمت سے وہ "میرا من نیک اور مصمم ارادہ کرنے والا' بہبودی اور بہتری چاہنے والا اور دھرم اور نیک گنوں کو عزیز رکھنے والا ہو۔" (یجروید۔ ادھیائے 34۔ منتر 1)

اسی طرح یجر وید کے اٹھارویں ادھیائے میں "واجشچہ ئے وغیرہ منتروں کے اندر ہدایت ہے کہ (انسان) پرمیشور کے لئے تمام مال و املاک ارپن (نذر) کر دے۔ اس لئے ثابت ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ چیز یعنی موکش سے لے کر کھانے اور پینے کی چیزوں تک سب کے لئے ایشور ہی سے یاچنا (التجا) کرنی چاہئے۔"

"اے انسانو! اس یگیہ یعنی ایشور کو حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام عمر صاف کرو۔ یعنی ہماری جس قدر عمر ہے وہ سب پرمیشور کے سمرپن (نذر) ہو اور پران (نفس)' آنکھ' زبان' من یعنی علم و معرفت' آتما یعنی جیو اور برہما یعنی چاروں ویدوں کا جاننے والا اور یگیہ کی پابندی کرنے والا اور جیوتی یعنی سورج وغیرہ روشن اجرام' دھرم یا انصاف' سوہ یا سکھ۔ **پرشٹھ** یعنی زمین وغیرہ مسکن اور یگیہ یعنی اشومیدھ وغیرہ یا صنعت اور ہنر کے کام' ستوم یعنی مجموعہ مناجات' یجر وید' رگ وید' سام وید' (اور لفظ چہ) بمعنی "اور کے آنے سے اتھرووید کا مطالعہ اور بڑے بڑے کاموں کے ثمرہ میں جو بھوگ یا سامان راحت اور صنعت و ہنر سے جو چیزیں حاصل ہوتی ہیں وہ سب پرمیشور کے سمرپن یا نذر ہوں تاکہ ہم اس کے احسان فراموش نہ ہو جائیں۔ ہمارے اس عمل کے ثمرہ میں رحیم کامل پرمیشور اعلیٰ درجہ کا سکھ عطا کرے اور ہم سکھ سے راحت اعلیٰ یعنی موکش حاصل کر سکیں۔ ہم اپنے آپ کو اس پرمیشور ہی کی رعیت سمجھیں۔ یعنی ہم اس پرمیشور سے افضل یا اسے چھوڑ کر کسی انسان کو اپنا راجہ نہ مانیں۔ ہم ہمیشہ سچ بولیں۔ اور پرمیشور کے حکم کی تعمیل میں پوری کوشش تدبیر و محنت کریں۔ اور کبھی اس کی نافرمانی نہ کریں بلکہ ہمیشہ اس طرح اس کے حکم میں رہیں۔ جیسے بیٹا باپ کے کہنے میں ہوتا ہے۔" (یجروید ادھیائے 18۔ منتر 29)

اس منتر میں یگیہ سے محیط کل پرمیشور مراد ہے۔ کیونکہ شت پتھ براہمن میں یگیہ کے معنی وشنو لکھے ہیں اور وشنو کے معنی تمام دنیا میں سرایت کرنے والا یا محیط کل ایشور ہیں۔

مندرجہ ذیل منتر میں یہ ہدایت ہے کہ جیو کو ہمیشہ پرمیشور ہی کی اپاسنا (عبادت) کرنی چاہئے۔

ایشور اپاسنا

ایشور کی اپاسنا کرنے والے صاحب عقل و فہم انسان اور یوگی اپنے من (دل) کو علیم کل پرمیشور میں لگاتے ہیں۔ اور اپنی عقل کو اسی کے دھیان میں قائم کرتے ہیں۔ وہ پرمیشور اس تمام کائنات کو قائم رکھتا ہے۔ اسے تمام جیووں کے نیک و بد خیالات کا علم (پرگیان) اور کل مخلوقات کا حال معلوم ہے وہ واحد مطلق اور بے عدیل ہے۔ وہ سب جگہ محیط اور علیم کل ہے۔ اس سے افضل یا اشرف کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اس آفرید گار عالم تجلی بخش کائنات کی ہر انسان کو خوب ستتی (حمد و ثنا) کرنی چاہئے۔ کیونکہ ایسا ہی کرنے سے اس پرمیشور کو پا سکتے ہیں۔" (رگوید- **اشٹک** 4- ادھیائے 4- ورگ 24- منتر 1)

"یوگ (3) (ریاضت) کرتے ہوئے پہلے برہم وغیرہ کے سچے علم میں دل لگانا چاہئے جو ایسا کرتا ہے۔ پرمیشور بنظر رحمت اس کی عقل کو اپنی ذات میں قائم کرتا ہے جس سے وہ یوگی اس نور مطلق اگنی (ایشور) کو بخوبی جان لیتا ہے۔ ایشور اس کی آتما میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ روئے زمین پر عابد یوگی کا یہی نشان سمجھنا چاہئے۔ (یجروید- ادھیائے 11- منتر 1)

ہر انسان کو ایسی خواہش کرنی چاہئے کہ

"ہم منور بالذات' مخزن راحت' سب کے اندر موجود اور منتظم کل پرمیشور کے غیر متناہی جلال میں یوگ (ریاضت) اور انتہ کرن (باطن) کی صفائی سے موکش کا سکھ حاصل کرنے کے لئے یوگ کے بل سے قائم ہوں۔" (یجروید- ادھیائے 11- منتر 2)

"سچے دل سے اپاسنا (عبادت) کرنے والے یوگیوں کے دلوں میں یوگا بھیاس کرنے پر سب کے اندر موجود اور منتظم کل ایشور اپنی رحمت سے جلوہ گر ہو کر بے پایاں نور اور اپنی پرجلال ذات کا ظہور کرتا ہے۔ سچی بھگتی (عقیدت) سے عبادت کرنے والے یوگیوں کو وہ رحیم کامل سب کے دلوں کا شاہد اور منتظم کل ایشور موکش عطا کر کے خوش و مسرور کرتا ہے۔" (یجروید- ادھیائے 11- منتر 3)

اپاسنا (عبادت) کا طریق سکھانے والے اور اس کے سیکھنے والے دونوں سے ایشور وعدہ کرتا ہے کہ "جب تم دونوں آتما کو قائم کر کے سچے دل سے عجز و نیاز کے ساتھ مجھ قد[illegible] (سناتن) برہم کی اپاسنا کرو گے۔ تب میں تم کو یہ آشیرباد دوں گا کہ تم سچی کیرتی [illegible] حاصل کرو۔ جس طرح پورے پورے عالم (اپنے علم کے ذریعہ سے) دھرم کے راستے [illegible]

لیتے ہیں۔ اسی طرح جو اپاسک (عابد) عین نجات (موکش سو روپ) غیر فانی پرمیشور کے فرمانبردار بیٹے کی طرح خدمت کرتے ہیں وہ علم کے نور اور عبادت کے سرور سے بہرہ یاب ہوتے نیک اعمال کرتے اور پر راحت جنم اور پر آرام مقام پاتے اور ان میں قائم ہوتے ہیں۔ عبادت کا طریق سکھانے والے اور اس کے سیکھنے والے تم دونوں اس بات کو بخوبی سن اور سمجھ لو۔ کیونکہ اس طرح تم دونوں عبادت کرنے والوں کو میں (ایشور) اپنی رحمت سے حاصل ہوں گا۔" (یجروید۔ ادھیائے 11۔ منتر 5)

روشن دماغ عالم جن کے چہرے سے جلال برستا ہے اور دھیان لگانے والے یوگی متواتر یوگا بھیاس (ریاضت) اور اپاسنا (عبادت) کے وقت ناڑیوں کو روکتے (4) ہیں۔ یعنی ان کے اندر پرماتما کا دھیان کرنے کے لئے ابھیاس (مشق) کرتے ہیں اور یوگ میں محنت کرتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے وہ عالم یوگیوں کے درمیان سکھ سے قائم ہو کر راحت اعلیٰ (موکش) کو حاصل کرتے ہیں۔ (یجروید۔ ادھیائے 12۔ منتر 67)

"اے یوگیو! تم یوگا ابھیاس اور اپاسنا سے پرماتما کا دھیان لگا کر آنند (مسرور) ہو اور ایشور کو پا کر موکش کے سکھ کو حاصل کرو۔ اور عبادت سے تعلق رکھنے والے فعلوں اور پران یا ناڑی کو اپاسنا کے کام میں لگاؤ۔ اس طرح انتہ کرن (باطن) کو پاک صاف کر کے راحت اعلیٰ کے مخزن یعنی آتما میں بطریق اپاسنا یوگا بھیاس کے ذریعہ سے وگیان (معرفت الٰہی) کے بیج کو بوؤ اور وید کے کلام اور اس کے علم سے بہرہ ور ہو۔

(یوگی کہتا ہے کہ) پرمیشور کی عنایت سے مجھے بہت جلد (شر شٹی) یوگ کا پھل ملے اور پاک راحت حاصل ہو۔ بالتحقیق عبادت اور ریاضت سے طبیعت کی حالت (ورتی) تمام کلفتوں کو دور یا فنا کرنے والی (سرنی) ہوتی ہے۔ (لفظ بالتحقیق یقین دلانے کے لئے آیا ہے) طبیعت کے قرار و قیام کی حالت کو پہنچ کر پرماتما کا وصال ہوتا ہے۔" (یجروید ادھیائے 12۔ منتر 68)

اس منتر میں (شر شٹی اور سرنی دو لفظ آئے ہیں۔ جن کی نسبت) نرکت کے مندرجہ ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں۔"

"شر شٹی کے معنی جلد میں۔" (نرکت ادھیائے 6۔ کھنڈ 12)

"سرنی دو قسم کی (حالت) ہوتی ہے ایک پرورش کرنے والی دوسری فنا کرنے والی۔" (نرکت ادھیائے 13۔ کھنڈ 5)

اے پرمیشور! آپ کی عنایت سے اٹھائیس چیزیں ہمیں سکھ دینے والی اور بہبودی کرنے والی ہوں (جو یہ ہیں) دس اندریاں (حواس)، دس پران (انفاس)، من (دل)، بدھی (عقل)، چت (حافظہ)، اہنکار (انانیت)، ودیا (علم)، سوبھاؤ (عادت)، شریر (جسم) اور بل یعنی (طاقت) یہ سب سکھ دینے والی ہو کر رات دن میرے اپاسنا (عبادت) اور یوگ (ریاضت) کے کام میں معاون ہوں۔ آپ کی عنایت سے میں یوگ کے ذریعہ سے کشیم یعنی موکش حاصل کروں۔ میں آپ کی مدد اور عنایت کے لئے آپ کو بار بار نمسکار کرتا ہوں۔ (اتھرووید 19- انوواک 1- ورگ 8- منتر 2)

"اے اندر (پرمیشور)! تو "شچی" یعنی (مخلوقات یا زبان اور فعل کا مالک) ہے اور قادر مطلق اور سب سے برتر و بالا ہونے کی وجہ سے بزرگ و عظیم ہے تو دشمنوں کی زبان اور ان کے فعلوں کو قطع یا دفع کرنے والا ہے تو محیط کل قادر مطلق ہے۔ میں تیری اپاسنا (عبادت) کرتا ہوں۔" (اتھرو وید کانڈ 12- انوواک 4- منتر 47)

اس منتر میں لفظ "شچی" آیا ہے۔ جس کی بابت مفصلہ ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں:-

(1) شچی زبان کا مترادف ہے (دیکھو **نگھنٹو** اوھیائے 1- کھنڈ 11)

(2) شچی کرم (فعل) کا مترادف ہے (دیکھو ایضاً 2- 1)

(3) شچی پرجا یعنی مخلوقات کا مترادف ہے (دیکھو اوھیائے 3 کھنڈ 9)

ایشور ہدایت کرتا ہے کہ

"اے انسانو! تم ہمیشہ بذریعہ اپاسنا مجھے ٹھیک ٹھیک جاننے کی تدبیر کرو۔ (اپاسک یعنی عابد کہتا ہے کہ) اے علیم کل پرمیشور! تجھے متواتر میرا نمسکار ہو۔" (اتھرو وید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 48)

ں) اور راج وغیرہ (سامان حکومت) اعلیٰ

[illegible] ں سے حاصل ہونے والی سچی ناموری اور ہمت و حوصلہ اور کامل علم پاویں تو ہمیشہ ہمارے اوپر نظر رحمت رکھ! ہم تیری اپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔" (اتھرو وید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 49)

"اے امبھ یعنی محیط کل۔ سلیم مطلق (شانت سو روپ) اور پانی کی طرح جان میں جان ڈالنے والے عین علم، معبود مطلق، بزرگ و جلیل، علیم مطلق برہم! میں تجھ کو بذریعہ

معرفت جان کر ہمیشہ تجھے پوجتا ہوں۔" (اتھرو وید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 5)

لفظ "امبھ" آپلر مصدر (بمعنی سرایت کرنا) سے علامت سن ایزاد ہو کر بنتا ہے۔"

"اے امبھ' منور بالذات' مطلوب کل اور عین راحت' مالک جہان و صاحب قدرت اور حلم و بردباری کے عطا کرنے والے ہم تیری اپاسنا کرتے ہیں' تیرے سوائے اور کوئی دوسرا ہمارا معبود نہیں ہے۔" (اتھرو وید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 51)

اس منتر میں لفظ "امبھ" عظیم کے لئے دوبارہ آیا ہے۔ اس کے معنی اوپر لکھ چکے ہیں۔

"اے پرمیشور! ہم تجھ کو اڑ یعنی قادر مطلق' محیط کل اور ہر شے میں موجود اور انترکش کی طرح بسیط و وسیع جان کر تیری اپاسنا کرتے ہیں۔" (ایضا" منتر 52)

"اڑ' بھو یعنی عظیم کا مترادف ہے" (**نگھنٹو** ادھیائے 3- کھنڈ 1)

اور تمام کائنات کی بساط پھیلانے والے! سب سے اشرف اور علیم کل' خبیر مطلق' شاہد و مشہود کل پرمیشور! ہم تجھ علیم کل کی اپاسنا کرتے ہیں" (اتھرو وید کانڈ 13- انوواک 4- منتر 53)

"جو عالم اور یوگی لوگ علم اور یوگا بھیاس کے ذریعہ سے اپنی آتما کو تمام کائنات اور انسانوں کے دل کے حال جاننے والے علیم کل' رحیم کامل (ارش) راحت افزائے عالم۔ بزرگ و جلیل (بردھم) پرمیشور کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ وہ (مکتی کے) آنند میں مگن (محو و مسرور) اور (علم کے نور سے) منور ہو کر اس نور مطلق تجلی بخش عالم پرمیشور میں پرمانند (راحت اعلیٰ) کو حاصل کرتے ہیں۔" (رگ وید۔ **اشٹک** 1- ادھیائے 1- ورگ 11- منتر 1)

اس منتر کے دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں۔

"تمام لوک (کرے) اور کل موجودات (اپنے محور پر) پھرنے والے پرآتش سورج (بردھم ارشم) کی کشش سے قائم ہیں اور اس کی روشنی سے ضیا پا کر چمکتے ہیں۔"

اسی منتر کے تیسرے معنی یہ ہیں:

"جو اپاسک یا عابد (**پرتستھش**) تمام جسم کو حرکت دینے والے رگ رگ میں سمائے ہوئے اور اعضاء کو بڑھانے والے پران (آدیت) کو بطریق پرانایام (5) اس نور مطلق پرمیشور میں دلی شوق سے لگاتے یا جوڑتے ہیں۔ وہ موکش کے آنند میں پرمیشور کے ساتھ رہتے ہیں۔"

اس منتر کے متعلق حسب ذیل حوالے درج کئے جاتے ہیں :-

لفظ "ارش" "رش" مصدر سے نکلا ہے۔ اور اس میں "ا" نفی کا ہے۔ "رش" کے معنی مارنا یا تکلیف دینا ہیں (اس لئے ارش کا ترجمہ نہ مارنے والا یعنی رحیم کامل ہوا)

"لفظ منش یعنی انسان کا مترادف آیا ہے۔" (**نگھنٹو**۔ ادھیائے 2 کھنڈ 3)

"بردھنم فت یعنی بزرگ و جلیل کا مترادف ہے۔" (**نگھنٹو** ادھیائے 2۔ کھنڈ 3)

"بردھن' ارش سے آدیتہ (سورج) مراد ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13۔ ادھیائے 2)

"آدیتہ سے پران (نفس) مراد ہے۔" (پرشن اپنشد۔ پرشن 1 منتر 5)

چونکہ پرمیشور سے بڑا کوئی نہیں ہے اس لئے پہلے معنی ایشور کے لئے موزوں ہیں۔ اور دوسرے معنی **شتپتھ** براہمن کے حوالے کی بنا پر کئے گئے ہیں۔ اسی طرح تیسرے معنی پرشن اپنشد کے حوالے سے کئے گئے ہیں۔

نگھنٹو میں لفظ "بردھن" اشو (گھوڑے یا آگ) کا مترادف بھی آیا ہے مگر اس منتر میں یہ معنی نہیں لگ سکتے۔ کیونکہ یہ معنی کئے جاویں تو **شتپتھ** براہمن سے اختلاف آتا ہے۔ اور اگرچہ ایک لفظ کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ تاہم ایسا ترجمہ منتر کے اصلی معنی سے دور چلا جاتا ہے۔ اس لئے میکس میولر نے جو اپنے انگریزی ترجمہ میں اس لفظ کے معنی گھوڑا کئے ہیں' وہ غلطی پر مبنی ہیں سائنا چاریہ نے اس منتر کی تفسیر میں بردھن کے معنی سورج لئے ہیں جو کسی قدر درست ہے مگر یہ پتہ نہیں لگتا کہ میکسمیولر اپنا ترجمہ آکاش سے اتار کر لایا ہے یا پاتال سے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے گھڑا ہے اور اسی وجہ سے اس کی سند نہیں۔

اب اس بارہ میں لکھا جاتا ہے کہ اپاسنا (عبادت) کرنے کا طریق کیا ہے کسی پاک صاف تنہائی کے سہانے مقام میں پاک دل سے طبیعت کو یکسو کر کے تمام اندریوں (حواس) اور من (دل) کے قرار ساتھ اس ہست مطلق' عین علم' عین راحت' سب کے دلوں میں موجود اور منتظم کل' منصف و عادل پرمیشور کا دھیان لگانا اور اپنی آتما کو اس کے ساتھ جوڑنا چاہئے۔ اور ہمیشہ اسی کی ستتی (حمد) اور پرارتھنا کرنی چاہئے۔ اور باقاعدہ اپاسنا کے ذریعہ سے اپنی آتما کو بار بار ایشور کے دھیان میں لگانا چاہئے۔ مہامنی پتنجلی جی یوگ شاستر میں اور ویاس جی اس کے بھاشیہ (شرح) میں اس مضمون پر اس طرح لکھتے ہیں :-

"اپاسنا (عبادت) یا کاروبار (دنیوی) میں بھی پرمیشور کے سوائے کسی اور چیز کے خیال یا ادھرم (پاپ) کے کام سے دل کو روکنا چاہئے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 2)

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ دل کے روکنے سے ورتی (طبیعت کی حالت) کہاں ٹھہرتی ہے۔

"جب دل کاروبار دنیوی سے آزاد ہوتا ہے۔ تب اپاسک (عابد) کا من (دل) بصیر کل و علیم کل پرمیشور کی ذات میں قرار پاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 2)

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ جب عابد یوگی اپاسنا کو چھوڑ کر دنیوی کاروبار میں مشغول ہوتا ہے۔ تو اس وقت اس کے چت (طبیعت) کی ورتی (حالت) دنیوی آدمیوں کی طرح ہوتی ہے یا اس سے مختلف "دنیوی کاروبار میں مشغول ہونے پر بھی عابد یوگیوں کی ورتی (طبیعت کی حالت) شانت (قرار یافتہ) دھرم میں قائم' علم اور معرفت کے نور سے منور' حق دان' نہایت تیز اور معمولی انسانوں سے مختلف اور بے مثل ہوتی ہے۔ اپاسنا کرنے والے اور ایوگی یعنی یوگا بھیاس نہ کرنے والے کی ورتی (طبیعت کی حالت) ایسی ہرگز نہیں ہو سکتی۔" (ایضا" سوتر 4)

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ ورتیاں یعنی طبیعت کی حالتیں کتنی ہوتی ہیں؟ اور ان کو کس طرح قابو میں رکھنا چاہئے؟

ورتیاں' یعنی طبیعت کی حالتیں

"تمام انسانوں کی طبیعتوں کی حالتیں پانچ ہیں۔ جن کی تقسیم دو طرح پر ہے۔ ایک کلشٹ یعنی تکلیف دینے والی اور دوسری اکلشٹ تکلیف نہ دینے والی۔" (ایضا" سوتر 5)

"پانچ ورتیاں یہ ہیں۔ 1- پرمان۔ 2- وپریہ۔ 3- وکلپ۔ 4- ندرا۔ 5- سمرتی۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 6)

"ان میں سے پرمان یہ ہیں: پرتیکش (علم الیقین' حق الیقین و عین الیقین) انمان (قیاس) آگم (وید) (ایضا"- سوتر 7)

"وپریہ جھوٹے گیان کو کہتے ہیں۔ یعنی کسی شے کی اصل ماہیت کے خلاف علم (6) ہونا۔ وپریہ کہلاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 8)

"کسی ایسے لفظ یا بات کو جس کا کہیں کچھ وجود نہ ہو "وکلپ" (7) کہتے ہیں۔"

(ایضا" سوتر 9)

جس حالت میں کچھ گیان (علم) نہیں رہتا اس گیان سے خالی ورتی کو ندرا (نیند) کہتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 10)

جس چیز یا بات کو پہلے کبھی دیکھا ہو اس کا اثر یا نقش قائم رہنا اور اس کو نہ بھولنا سمرتی (قوت حافظہ) کہلاتی ہے۔" (ایضا" سوتر 11)

"ابھیاس اور ویراگ سے مذکورہ بالا پانچوں ورتیوں کو روک کر اپاسنا یوگ (عبادت و ریاضت) میں لگانا چاہئے۔" (ایضا" سوتر 12)

ابھیاس کی تشریح آگے کی جائے گی اور ویراگ سے ہمیشہ برے کاموں اور عیب یا پاپ کی باتوں سے الگ رہنا مراد ہے۔

اب اس اعلیٰ طریق کو بیان کرتے ہیں۔ جس سے اپاسنا (عبادت) پوری اتر سکتی ہے۔

"جو پرندھان یعنی ایشور کی اطاعت خاص (وشیش بھگتی) کرتا ہے اور ہمیشہ اس کے حکم پر چلتا ہے۔ ایشور اس پر مہربانی کرتا ہے۔ یوگی لوگ ہمیشہ اسی ایشور کا دھیان لگاتے ہیں۔ جس سے ان کو سادھی (مراقبہ کا درجہ) حاصل ہو جاتا ہے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 23)

ایشور کیا ہے؟

اب یہ سوال ہے کہ پرکرتی (مادہ) اور پرش (جیو) سے الگ ایشور کس کا نام ہے؟ "ایشور، کلیش (کلفت) سے وابستہ اعمال کے پھل کی خواہش سے آزاد اور جیو سے بھی الگ ہے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 24)

"کلیش اودیا (جہالت) وغیرہ کا نام ہے (جن کی تشریح آگے آئے گی) کلیش دینے والے کاموں کے پھل کو ویایک کہتے ہیں۔ اور ان کے پھلوں کی واسنا (خواہش) آشا کہلاتی ہے۔ یہ خواہشیں جس پرش (جیو) کے دل میں موجود ہوں گی۔ اسی سے ان کا تعلق سمجھا جائے گا اور وہی ان کے پھل کو بھوگے گا۔ مثلاً جب بہادر سپاہی لڑائی میں فتح یا شکست پاتے ہیں تو وہ فتح یا شکست ان کے سردار کی سمجھی جاتی ہے۔ ایشور ایسے اعمال کے پھل بھوگنے سے آزاد اور جیو سے الگ ہے گنولیہ (نجات کا درجہ) کو پہنچے ہوئے یوگیوں نے تین قسم کے بندھنوں (8) کو توڑ کر اس درجے کو پایا ہے اور ایشور کا ان بندھنوں کے ساتھ نہ

کبھی تعلق ہوا اور نہ کبھی ہو گا۔ جس طرح مکت (نجات یافتہ) کی نسبت زمانہ سابق میں بندھن ہونا مفہوم ہوتا ہے ایشور میں یہ بات نہیں ہے یا جس طرح پرکرتی یعنی مکتی پائے ہوئے یوگی مکتی کے بعد پھر بندھن (قید جسم) میں آئیں گے۔ ایشور کی نسبت ایسا نہیں ہو گا وہ سدا مکت (9) یعنی آزاد مطلق اور سدا ایشور (حاکم مطلق) ہے۔ اب یہ سوال ہے کہ ایشور کی غیر فانی اور اعلیٰ قدرت یعنی علت مادی وغیرہ باعلت ہیں یا بے علت؟ (اس کا جواب یہ ہے کہ) ان کی علت شاستر (علم) ہے اور پھر شاستر (علم) اس صنعت کاملہ کی علت ہے اور شاستر (علم) اور یہ صنعت کاملہ دونوں اس ایشور کی ذات میں قائم ہیں۔ اور اس کے ساتھ ان کا ازلی تعلق ہے۔ اس وجہ سے وہ سدا ایشور (حاکم مطلق) اور سدا مکت (آزاد مطلق) بھی ہے' نہ کوئی اس کے برابر یا اس سے برتر ہے اور نہ کسی کو اس کے برابر یا اس سے برتر قدرت حاصل ہے۔ کسی کی قدرت اس سے فوق نہیں لے جا سکتی اور جس کو سب پر فوق ہے وہ خود ایشور ہی ہے یعنی جس میں غیر متناہی قدرت موجود ہو اسے ایشور کہتے ہیں۔ اور اس کے برابر کسی دوسرے کی قدرت نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر دو ہمسر ہوں تو ان میں سے ایک کو سبقت دی جائے گی۔ یعنی ان میں سے ایک جدید ہو گا۔ اور ایک قدیم اور ایک کے افضل ثابت ہونے پر دوسرا کمتر مانا جائے گا۔ کیونکہ دو چیزیں ایک وقت میں برابر ہوں تو ان سے مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ضرور اختلاف طبعی واقع ہو گا۔ اس لئے جس کی قدرت افضل ہے اور جس کا کوئی ہمسر یا شریک نہیں ہے' وہ ایشور ہے۔ اور وہ جیو سے الگ ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

ایشور علیم کل اور سب کا گورو ہے

"اس ایشور میں بے انتہا علم کا بیج ہے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 25)

"گذشتہ موجودہ اور آئندہ ہونے والے تمام علم کا بیج یا خزانہ ہیئت مجموعی حواس کے احاطہ سے خارج ہے۔ اس میں کمی و بیشی پائی جاتی ہے۔ مگر جس میں علم کا بیج درجہ غیر متناہی کو پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ اس کو سروگیہ (علیم کل) کہتے ہیں اس لئے جس میں انتہا درجہ کا بے پایاں علم ہو اور جس نے علم کی حد انتہائی کو پا لیا ہو وہی علیم کل اور جیو سے الگ ایشور کہلاتا ہے۔ یہ بات عام طور پر بطریق اختصار اور بطور قیاس لازمی کہی گئی ہے۔ اس کی پوری پوری کیفیت یا حقیقت بیان میں نہیں آ سکتی۔ ایشور کے خاص نام یا صفات وغیرہ کی

• تحقیقات آگم یعنی وید کے ذریعہ سے کرنی چاہئے۔ اس ایشور کو اپنے ذاتی فائدہ سے کچھ مطلب نہیں۔ بلکہ صرف جانداروں کی بہبود اور بہتری مقصود ہے۔ یعنی اس کی یہ منشاء ہے کہ میں گیان (علم) اور دھرم کے اپدیش (ہدایت یا الہام) سے کلپ (10) اور پرلے اور مہا پرلے میں تمام عالم کے جانداروں (پرش) کی بہبودی اور بہتری (ادھار) کروں۔ چنانچہ کہا ہے کہ علیم کل اور قدیم مطلق پرمیشور نے بوقت آفرینش عالم اپنی رحمت سے' علم و معرفت کے خواہشمند جیوؤں کے لئے منتر یعنی ویدوں کا اپدیش (الہام) کیا۔" (ویاس جی کے شرح سوتر مذکور پر)

"وہ ایشور قدیم رشیوں کا بھی گرو یعنی تعلیم دینے والا ہے کیونکہ وہ وقت یا موت کے احاطہ سے باہر ہے۔" (ایضاً" سوتر 126)

"قدیم سے قدیم گرو بھی کال یعنی نہنگ اجل کا لقمہ ہو جاتے ہیں۔ مگر پرمیشور وقت کے احاطہ یا گرفت سے باہر ہے۔ اس میں زمانہ کو دخل نہیں۔ اس لئے وہ قدیم رشیوں کا بھی گرو ہے۔ وہ جس طرح اس کائنات سے پیشتر علیم کل تھا بالیقین اس کائنات کے اخیر میں بھی ویسا ہی رہے گا۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"اس پرمیشور کو عیاں اور بیان کرنے والا لفظ پرتو یعنی اوم ہے۔" (ایضاً" سوتر 27)

"ایشور پرتو (اوم) کا واچیہ (مبین) ہے گویا اس لفظ کا ایشور کے ساتھ واچیہ (مبین) اور واچک (مبین) یا پردیپ (چراغ) اور پرکاش (روشنی) کا تعلق ہے۔ یہاں (اوم اور ایشور کے درمیان) واچیہ اور واچک کا لازمی یا دوامی تعلق ہے گویا (اوم) ایک علامت یا لفظ ہے۔ جو ایشور کے ساتھ اپنے لازمی تعلق کو عیاں کرتا ہے۔ جس طرح باپ اور بیٹے کے درمیان ایک خاص تعلق قریبی ہے۔ جو رشتہ کی علامت یا نام سے ظاہر ہوتا ہے۔ (یعنی جب یہ کہیں کہ) یہ اس کا باپ ہے (تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ) وہ اس کا بیٹا ہے۔ اس عالم کے علاوہ دوسرے عالموں میں بھی ان دونوں کے درمیان باعتبار واچیہ اور واچک باہم تعلق رہتا ہے۔ اسی بنا پر یہ علامت قائم کی ہے کیونکہ لفظ اور اس کے معنی کے درمیان دوامی تعلق ہے لفظ اور اس کے معنی کے باہمی تعلق کو آگم یعنی وید یا علم صرف و نحو کے عالم جانتے ہیں۔ اور واچیہ' واچک (ایشور اور اوم) کے تعلق کو یوگی سمجھتے ہیں۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"اس (پرنو یا اوم) کا جپ (ورد) اور اس کے معنی پر غور کرنا چاہئے۔" (یوگ شاستر

اودھیائے 1- پاو 1- سوتر 28)

"پرنو (اوم) کاجپ اور اس نام سے مفہوم ہونے والے ایشور کا تصور کرنا چاہیئے۔ یوگیوں کا چت اس پرنو کو جپنے اور پرنو کے معنی یعنی ایشور کا دھیان یا تصور کرنے سے یکسو اور قائم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ کہا ہے کہ وید کو پڑھتے یا اوم کاجپ کرتے ہوئے یوگ میں مشغول ہووے اور یوگ یا سادھی (مراقبہ) کی حالت میں اوم کا دھیان کرے۔ اس جپ اور یوگ کے ذریعہ سے پرماتما کا گیان ہو جاتا ہے۔ (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ ایسا کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

اپاسنا (عبادت و ریاضت) کا پھل

"اس سے پرمیشور کا گیان ہوتا ہے۔ اور تمام خلل دور ہو جاتے ہیں۔" (ایضاً" سوتر 29)

"جس قدر جسمانی و روحانی بیماریاں یا دیگر خلل ہیں۔ وہ سب ایشور کا دھیان کرنے سے جاتی رہتی ہیں اور ایشور کے سو روپ (ماہیت) کا بھی علم (ورشن) ہوتا ہے۔ مثلاً (یہ علم ہو جاتا ہے کہ) ایشور محیط کل' پاک و بے لوث' جہالت وغیرہ کلفتوں سے آزاد' بے عدیل اور موت و حیات سے مبرا ہے۔ اور اس محیط کل ایشور کو عقل ہی سے جان سکتے ہیں۔ الغرض یوگی لوگ ہی اس ایشور کو جان سکتے ہیں۔ اب آگے یہ بیان کرتے ہیں کہ چت (طبیعت) کو پریشان کرنے والے خلل کون سے ہیں؟

ان کے نام کیا ہیں؟ اور وہ کتنے ہیں؟ (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"ویادھی' ستیان' سنشے' پرماد' آلسیہ' اورت' بھرانت ورشن' البدھ بھومکتو اور انو ستھیتو۔ یہ نو خلل چت (طبیعت) کو پریشان کرنے والے اور یوگ میں رکاوٹ ڈالنے والے ہیں۔" (ایضاً" سوتر 30)

"چت (طبیعت) کی پریشانی (وکشیپ) یا خلل (انترایہ) نو قسم کے ہیں۔ یہ چت کی ورتیوں (حالتوں) پر اثر ڈالتے ہیں اگر یہ خلل نہ ہوں۔ تو ورتیوں میں بھی خلل نہیں آتا۔ چت کی ورتیوں کو پہلے بیان کر چکے ہیں۔ اب نو خلل آگے بیان کرتے ہیں۔"

1- ویادھی یعنی (مرض) جسم کی دھاتو (خلط)' رس (خون) کے بگاڑ یا خلل کو کہتے ہیں۔

2- ستیان' چت (طبیعت) کے بد خیالات میں مبتلا ہونے یا برے کاموں میں پھنسنے کو

کہتے ہیں۔

3- سنشے یعنی (شک) دو دلی حالت یا دو پہلوؤں کو چھونے والے علم کو کہتے ہیں۔ مثلاً ایسا علم کہ شاید اس طرح ہو اور شاید اس طرح نہ ہو۔"

4- پرماد یعنی (غفلت) سمادھی یعنی یوگ کی تدبیر نہ کرنے کو کہتے ہیں۔"

5- آلسیہ (کاہل الوجودی) جسم اور طبیعت کے بھاری پن کی وجہ سے کام میں جی نہ لگنے کو کہتے ہیں۔"

6- اورت۔ اس حالت کو کہتے ہیں۔ جس میں چت (طبیعت) وشے (حظ نفس) میں پڑ کر آتما کو دنیا کے دام محبت میں پھنسا دیتا ہے۔

7- بھرانت درشن۔ الٹے یا جھوٹے علم کو کہتے ہیں۔"

8- البدھ بھومکتو' سمادھی (مراقبہ) کی بھوی (درجہ یا حالت) کے حاصل نہ ہونے کو کہتے ہیں۔"

9- انو ستھیتو اسے کہتے ہیں کہ جس میں چت یوگ کی بھومی (درجہ مراقبہ) کو پہنچ کر اس حالت میں قائم نہیں رہتا۔ سمادھی (مراقبہ) کی حالت میں قائم ہونے سے ہی چت قائم ہو سکتا ہے۔"

یہ نو چت (طبیعت) کے وکشیپ (پریشانی) یوگ کے مل (ہارج) اور انترایہ (خلل) کہلاتے ہیں۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"وکشیپ (پریشانی) کے ساتھ (1) دکھ (2) دور منیہ (3) انگم اے جیتو (4) شواس اور (5) پرشواس پیدا ہوتے ہیں۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 8- سوتر 31)

1- دکھ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ادھیاتمک (جسمانی تکلیف) ادھی بھوتک (وہ تکلیف جو دوسرے جانداروں سے پہنچے) ادھی دیوک (دل و حواس کی بیقراری یا ناگہانی آفت) ان دکھوں سے تنگ ہو کر جاندار ان کے دور کرنے کی تدبیر و کوشش کرتے ہیں۔"

2- دور منیہ۔ اس شوبھ (پریشانی یا سراسیمگی) کو کہتے ہیں۔ جو خواہش یا مراد کے پورے نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔"

3- انگم اے جیتو۔ جسم کی لرزش یا رعشہ کو کہتے ہیں۔

4- و 5- جب پران باہر کی ہوا کو اندر کھینچتا ہے۔ اس کو شواس (سانس) کہتے ہیں اور جب اندر کی ہوا کو باہر نکالتا ہے۔ اس کو پرشواس کہتے ہیں۔"

یہ وکشیپ کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی جس کا چت پریشان ہوتا ہے۔ یہ اسی پر اثر کرتے ہیں' اور جس کا چت یکسو ہوتا ہے۔ اس پر اثر نہیں کر سکتے۔ یہ سب یوگ کے دشمن ہیں۔ ان سب کو دیراگ (دل کو بدی سے ہٹا کر نیکی کی طرف لگانے) اور ابھیاس سے روکنا چاہئے۔ (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

اب ابھیاس کی تعریف کرتے ہیں۔

ان کے دور کرنے کے لئے ایک تتو (ذات واحد) کا ابھیاس یا مشق کرے۔" (یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 32)

طبیعت کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے ایک تتو (ذات واحد) میں چت لگانے کا ابھیاس (مشق) کرنا چاہئے۔ جس شخص کا چت ہر مضمون میں قائم ہوتا ہے اور جس کو کسی شئے کا صرف لحہ بھر کے لئے خیال یا علم ہوتا ہے۔ اس کا چت بیقرار رہتا ہے اور اس کو کلی یکسوئی حاصل نہیں ہوتی۔ اگر چت بیقرار ہو تو اس کو سب طرف سے روک کر ایک تتو (ذات واحد یعنی ایشور) میں قائم کرنا چاہئے۔ تب چت یکسو اور قائم ہو جائے گا۔ اس طرح چت ہر مضمون میں پھنسا ہوا یعنی پریشان نہیں رہتا۔ جو شخص ایک ہی قسم کے یا سلسلہ خیال سے چت کا یکسو ہونا مانتا ہے۔ اگرچہ اس کی یکسوئی بہ شکل تسلسل خیالات چت کا ایک خاصہ ہے تاہم وہ یکسوئی نہیں ہے۔ کیونکہ چت کا تسلسل قائم نہیں رہتا۔ تسلسل (خیالات) جزوی علم یا خیال کا خاصہ ہے۔ اور تسلسل یا تو ایک ہی قسم کے علم یا خیال کا ہوتا ہے یا مختلف قسم کے علوم اور خیالات کا اگر ہر مضمون میں چت کے پھنسنے سے چت کو یکسو مانا جائے تو اس صورت میں پریشان چت ثابت نہ ہو گا۔ اس لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ ایک ہی چت کئی مضامین میں قائم ہوتا ہے۔ خواہ اسی ایک چت سے مختلف خاصیتوں یا قسموں کے خیال یا علم پیدا ہوں۔ ایک کے دیکھے ہوئے کا علم یا خیال دوسرا کس طرح یاد رکھ سکتا ہے۔ اور ایک کے علم یا خیال سے حاصل شدہ اعمال کے نتیجے کو دوسرا شخص کس طرح بھوگ سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو سادھی حاصل ہونے کے بارہ میں دودھ اور گوبر کی مثل (11) صادق آ جائے گی۔ اگر (ہر مضمون کے لئے) جدا جدا چت مانے جاویں تو آتما کے ذاتی علم یا تجربہ (انوبھو) کے خلاف ہے۔ کیونکہ (یہ کہنے میں آتا ہے کہ) جو میں نے دیکھا تھا' اسی کو چھوتا ہوں۔ اور جس کو چھوا تھا' اسی کو دیکھتا ہوں۔ قطعی مختلف چتوں میں ایک مشترک علم حاصل کرنے والے کے سہارے پر لفظ "میں" کس طرح قائم رہتا

ہے؟ علم و ذاتی تجربہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ واحد آتما ہی اس لفظ "میں" کا مشار الیہ ہے پر تیکش پرمان (علم الیقین وغیرہ' ولائل) کے مقابلہ میں دوسرے پرمان کو وقعت یا سبقت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ باقی اور پرمان پر تیکش پرمان ہی کے سہارے سے چل سکتے ہیں۔ اس لئے ایک ہی چت بہت سے مضامین (12) میں قائم ہوتا ہے۔ جس کا بیان ترتیب وار اس شاستر میں کیا جاتا ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"میتری (محبت) کرنا (رحم) مدتا (خوشی) اپیکشا (13) (استغنائی) (ترتیب وار) سکھ' دکھ' نیکی اور بدی کے مقام پر کرنے سے چت کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔" یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 1- سوتر 23)

"یعنی جو جاندار سکھی ہیں۔ ان سے دوستی اور جو دکھی ہیں ان پر رحم اور پنیہ آتما (نیکی) ہیں۔ ان کو دیکھ کر خوشی اور پاپی آدمی کے ساتھ استغنائی رویہ برتنا چاہئے۔ ایسا کرنا سچا دھرم ہے اور اس سے چت خوش ہوتا ہے۔ چت کے خوش ہونے سے یکسوئی اور طبیعت کا قرار حاصل ہو جاتا ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"یا پران کو باہر پھینکنے یا اندر روکنے سے چت خوش ہوتا ہے" (ایضا" سوتر 34)

"اندر کی ہوا کو بطریق خاص زور کے ساتھ ناک کے دونوں سوراخوں میں باہر نکالنا (پرچھردن) اور پھر اس کو اندر روکنا (ودھارن) پرانا یام کہلاتا ہے۔ ایسا کرنے سے دل ٹھیر جاتا ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"جسم کے اندر کے پران(ہوا) کو مثل استفراغ زور سے باہر نکال کر جہاں تک طاقت ہو باہر روکنے سے چت یکسو ہو جاتا ہے۔"

"یوگ کے آٹھ انگوں (مدارج) کے حصول سے ناپاکی دور ہو کر گیان (علم و معرفت) کی روشنی اور ودیک (حق و ناحق کی تمیز) ترقی پاتی ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 28)

اپاسنا یوگ کے قواعد پر عمل کرنے سے رفتہ رفتہ ناپاکی یعنی جہالت دور ہو جاتی ہے اور گیان کی ترقی ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ موکش حاصل ہو جاتی ہے۔"

یوگ کے 8 درجے

"یم' نیم' آسن' پرانا یام' پرتیاہار' دھارنا' دھیان اور سمادھی۔ یہ یوگ کے آٹھ انگ

(درجے) ہیں۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 29)

"ان میں سے یم یہ ہیں :- اہنسا' ستیہ' استے یہ- برہم چریہ- اپرگرہ-" (ایضا" سوتر 30)

"ان میں سے (1) اہنسا کسی جاندار کو بالکل بھی کبھی ایذا نہ دینے کو کہتے ہیں- باقی چاروں یم اسی پر منحصر ہیں- اگر اہنسا پر پورا پورا عمل ہو جاوے تو اس سے باقی اور یموں کی بھی پوری پوری پابندی ہو سکتی ہے- چنانچہ کہا ہے کہ اس برہم کو جاننے والے یوگی کی طرح جو بہت سے برتوں (عہدوں) کی پابندی کرتا ہے' ان پاپوں کو جو بے خبری یا غفلت میں ہنسا کی وجہ سے ہوتے ہیں' چھوڑ کر ایذا اور پاپ سے خالی اہنسا کے دھرم کو اختیار کرنا چاہئے-

(2) ستیہ اسے کہتے ہیں کہ جیسا دل میں سچا علم ہو ویسا ہی زبان سے کہے جیسا دیکھا سنا یا انومان (قیاس) کیا ہو ویسا ہی اپنے دل میں رکھے اور اسی کو زبان پر لاوے- دوسروں کو گیان دینے یا ہدایت کرنے کے لئے جو بات کہے وہ چھل اور کپٹ سے خالی' شک اور شبہ سے پاک اور پر معنی ہو- ہمیشہ ایسی بات کہے کہ جس سے جانداروں کی بہبود متصور ہو اور ایسی بات کبھی نہ کہے کہ جس سے جانداروں کو نقصان یا ضرر پہنچے- اگر ایسی بات کہی جاوے' جس سے (بے گناہ) جانداروں کی فنا یا تباہی متصور ہو تو اسے سچ نہیں کہہ سکتے- ایسا کرنے سے پاپ ہی ہوتا ہے- کیونکہ ایسی بات صرف ظاہر میں نیک معلوم ہوتی ہے- دراصل وہ پنیہ (نیکی) کے خلاف ہے- ایسی باتوں سے نہایت سخت کشٹ (عذاب) نصیب ہوتا ہے- اس لئے خوب سوچ سمجھ کر ایسا سچ بولنا چاہئے' جس میں سب جانداروں کا فائدہ یا بہبودی شامل ہو-

(3) خلاف قانون بطریق ناجائز دوسرے کی چیز یا مال کو لینا ستیہ (چوری) کہلاتا ہے اور ایسا نہ کرنے کو استیہ کہتے ہیں- استیہ سے حرص نہ کرنا بھی مراد ہے-

(4) "برہمچریہ حفاظت منی اور شہوت کے مغلوب کرنے کو کہتے ہیں-"

(5) نفس پرستی' دنیا کے سامان کی فراہمی' ان کی حفاظت (کی فکر) اور ان کے فنا یا ضائع ہو جانے کے رنج کو ہنسا کے برابر پاپ سمجھنا اور ان میں نہ پھنسنا یعنی ان سے دل ہٹانا اپری گرہ کہلاتا ہے-" (شرح دیاس جی کی سوتر مذکورہ بالا پر)

2- نیم

"نیم یہ ہیں- شوچ- سنتوش- تپ- سو ادھیائے- ایشور پرندھان" (یوگ درشن

ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 32)

(1) شوچ (صفائی) دو قسم کی ہوتی ہے باہیہ (بیرونی) آبھینتر (اندرونی) پانی وغیرہ سے بیرونی اور رغبت اور نفرت و جھوٹ وغیرہ کے ترک کرنے سے اندرونی صفائی کرنی چاہئے۔"

(2) دھرم کی پابندی کے ساتھ اپنا فرض ادا کر کے خوش ہونا سنتوش کہلاتا ہے۔"

(3) تپ سے یہ مراد ہے کہ ہمیشہ دھرم کی پابندی رکھنی چاہئے۔ (خواہ کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو)

(4) وید وغیرہ سچے شاستروں کا پڑھنا' پڑھانا' پرنو (اوم) کا جپ کرنا (اور اس کے معنی پر غور کرنا) سوادھیائے کہلاتا ہے۔"

(5) اپنی آتما اور تمام دولت و حشمت کو ایشور کے سمرپن (نذر) کر دینا ایشور پرندھان کہلاتا ہے۔

یم اور نیم کا پھل

یہ پانچ نیم۔ اپاسنا یوگ (ریاضت کا دوسرا انگ (درجہ) کہلاتے ہیں اب یم اور نیم کا پھل (ثمرہ) بیان کرتے ہیں۔

(1) آہنسا کا پھل۔ "جب انسان اہنسا کے دھرم میں قائم ہو جاتا ہے۔ تب اس کے دل سے دشمنی کا خیال قطعی چھوٹ جاتا ہے بلکہ اس کے سامنے یا اس کی صحبت سے دوسرے بھی دشمنی چھوڑ دیتے ہیں۔" (یوگ درشن ادھیائے 1 پاد 2- سوتر 35)

(2) ستیہ کا پھل۔ "جب انسان ہمیشہ سچ بولتا ہے اور سچ ہی پر عمل کرتا ہے۔ تب وہ جو نیک کام کرتا یا کرنا چاہتا ہے۔ اس میں ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔" (ایضا" سوتر 36)

(3) استے یہ کا پھل۔ "جب انسان سچے دل سے چوری کو چھوڑ دیتا ہے۔ تب اس کو تمام عمدہ سامان (راحت) حاصل ہو جاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 37)

(4) برہمچریہ (14) کا پھل۔ "جو شخص برہمچریہ پر پورا پورا عمل کرتا ہے۔ اس کی طاقت نہایت درجہ بڑھ جاتی ہے اور اس کو جسم اور عقل کی صحت و ترقی سے بڑا آنند ہوتا ہے۔ "

(5) اپرگرہ کا پھل۔ "جب انسان حظ نفس کو ترک کر کے حواس پر قابو پا لیتا ہے تب اس کے دل میں ہر وقت مستقل طور پر اس بات کا خیال قائم رہتا ہے کہ کہ میں کون

ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ اور مجھے کیا کرنا چاہئے کہ جس سے میری بہبود ہو۔" (ایضاً" سوتر 39)

(6) شوچ کا پھل۔ "اندرونی اور بیرونی صفائی سے یوگی کو یہ پھل ملتا ہے کہ وہ دوسروں کے جسم کو پہچان لیتا ہے۔ اور دوسروں کے میلے جسم سے اپنا جسم ملانے سے پرہیز کرتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 4- سوتر 40)

اس کا یہ بھی پھل ہے کہ "اس سے انتہ کرن (باطن) کا تزکیہ' دل کی بشاشت اور یکسوئی' حواس کی مغلوبی اور آتما میں علم کا نور اور حصول معرفت کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ (ایضاً" سوتر 41)

(7) سنتوش کا پھل۔ "سنتوش (صبر و قناعت) سے نہایت اعلیٰ درجے کا سکھ ملتا ہے۔ یعنی موکش تک حاصل ہو جاتی ہے۔" (ایضاً" سوتر 42)

(8) تپ کا پھل۔ "تپ سے جسم اور حواس کی ناپاکی زائل ہو جاتی ہے اور انسان ہمیشہ مستعد' مضبوط اور تندرست بنا رہتا ہے۔" (ایضاً" سوتر 43)

(9) سوادھیائے کا پھل۔ "سوادھیائے سے اشٹ دیوتا یعنی پرمیشور کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور اس کی مہربانی سے آتما کی صفائی' سچائی کی پابندی' محنت' تدبیر اور محبت و ملنساری کی عادت سے جیو' جلد مکتی کو حاصل کرتا ہے۔" (ایضاً" سوتر 44)

(10) ایشور پرندھان کا پھل۔ ایشور پرندھان سے اپاسنا (عبادت) کرنے والا انسان آسانی سے سادھی (مراقبہ) کے درجہ کو حاصل کر سکتا ہے۔" (ایضاً" سوتر 45)

3- آسن اور اس کا پھل

"ان مدارج (یوگ) میں سے بے حرکت سکھ سے بیٹھنا یعنی آسن تیسرا انگ (درجہ) ہے۔" (ایضاً" سوتر 46)

مثلاً پدم (15) آسن' ویر آسن' بھدر آسن' سوستک آسن' ڈنڈ آسن' سوپ آشریہ آسن' پرینک آسن' کرونچ شدن' ہستی شدن' اوشرط شدن' سم سنستھان اور ستھر سکھ آسن یا جس طرح سکھ سے بیٹھ سکے وغیرہ۔" (شرح دیاس جی کی سوتر مذکور پر)

اختیار ہے کہ چاہے پدم آسن وغیرہ لگائے یا جیسی خواہش ہو ویسا آسن رکھے۔"

اس سے دوندوں پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر

(48

"گرمی سردی وغیرہ (قدرتی باہم متضاد دو رو) حالتوں کو دوندو کہتے ہیں۔ آسن کے جم جانے سے یہ غلبہ نہیں پا سکتے۔" (شرح ویاس جی سوتر مذکور پر)

4- پرانا یام

"آسن لگا کر شواس اور پرشواس دونوں کی رفتار کو روکنا پرانا یام کہلاتا ہے۔" (ایضاً" سوتر 49)

"جب اچھی طرح آسن جم جائے۔ تو اس حالت میں باہر کی ہوا کو کھینچنا شواس اور اندر کی ہوا کو باہر نکالنا پرشواس کہلاتا ہے۔ اور ان دونوں کی رفتار کو بند کرنا یا روکنا پرانا یام (16) کہلاتا ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

آسن کے ٹھیک قائم ہو جانے پر باہر اور اندر جانے والی ہوا کو ایک قاعدے کے ساتھ آہستہ آہستہ مشق بڑھا کر روکنا یا قابو میں کرنا یا اس کی رفتار کو بند کرنا پرانا یام کہلاتا ہے۔

"پھر وہ یعنی (پرانا یام) دیش (مکان)، کال (زمان) اور سنکھیا (شمار) کے لحاظ سے تقسیم کیا ہوا خواہ دراز ہو یا خفیف، تین قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی باہیہ۔ آبھینتر اور ستمبھ ورتی" (ایضاً" سوتر 50)

"جب سانس کو باہر نکال کر اس کو وہیں روک دیا جائے تو باہیہ پرانا یام کہلاتا ہے اور جب سانس کو اندر لے کر اندر ہی روک دیا جائے۔ تو اس کو ابھینتر پرانا یام کہتے ہیں اور تیسرا یعنی ستمبھ ورتی پرانا یام وہ ہے جس میں دونوں کو روک دیا جائے۔ بار بار کوشش کرنے سے یہ مشق ہو جاتی ہے۔ جس طرح لال تپے ہوئے پتھر پر پانی گر کر سکڑ جاتا ہے۔ اسی طرح دونوں سانسوں کی حرکت بھی یکبار بند ہو جاتی ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

"بعض کوتاہ عقل انسان انگلیوں سے ناک کے سوراخ کو بند کر کے پرانا یام کرتے ہیں۔ اہل دانش اس کو اچھا نہیں سمجھتے، بلکہ اندرونی و بیرونی اعضاء کو مستقیم اور بے حرکت رکھنا چاہئے اور جب تمام اعضاء سیدھے اور تنے ہوئے ہوں۔ تب سانس کو باہر نکال کر اس کو جہاں تک ہو سکے وہیں روکنا چاہئے۔ یہ پہلا باہیہ پرانا یام ہے۔ اسی طرح ابھینتر

(عبادت) کرنے والے کے جسم میں جو ہوا باہر سے اندر جاتی ہے۔ اس کو طاقت کے موافق اندر ہی روکنا چاہئے۔ یہ دوسرا ابھیتر پرانا یام کہلاتا ہے۔ اور جب انسان اندر اور باہر کے دونوں سانسوں کو یک لخت بند کر دیتا ہے۔ تب اس کو ستمبھ ورتی پرانا یام کہتے ہیں۔ یہ سب باتیں مشق سے حاصل ہو سکتی ہیں۔"

"باہیا بھیتر **وشیاکشیپی** چوتھا پرانا یام ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 4- سوتر (51

"مکان و زمان اور شمار کے لحاظ سے باہر کے رخ نکلنے والے اور نیز اندر کی طرف جانے والے دونوں سانسوں کو زیادہ یا تھوڑی دیر دانستہ روکنے سے مشق بڑھا کر رفتہ رفتہ ان دونوں کی رفتار کو بند کر دینا چوتھا پرانا یام ہے۔ تیسرے پرانا یام میں وشے (حالت یا سانس کے رخ) کو خیال نہ کر کے رفتار بند کی جاتی ہے اور پھر شروع کر دی جاتی ہے۔ اور اس میں مکان و زمان اور شمار کا لحاظ کیا جاتا ہے اور سانس لمبا اور خفیف بھی ہوتا ہے۔ مگر چوتھے پرانا یام میں شواس اور پرشواس دونوں کی حرکت کو بند کر کے متواتر مشق کرنے سے دونوں کا خیال چھوڑ کر رفتار بند کی جاتی ہے۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

گویا چوتھے پرانا یام میں اتنی بات زیادہ ہے کہ اس میں دونوں طرف کی رفتار بند کی جاتی ہے۔ مثلاً جو ہوا اندر سے نکل کر باہر جانا چاہتی ہے اس کو اور بھی دانستہ باہر کی طرف پھینکا جاتا ہے۔ اور اسی طرح جو ہوا باہر سے اندر کی طرف آتی ہو اس کو حتی المقدور اور بھی اندر ہی کی طرف کھینچ کر برابر وہیں روکا جاتا ہے۔ اس طرح متواتر مشق کرنے سے ان دونوں کی رفتار بند ہو جاتی ہے۔ یہی چوتھا پرانا یام ہے۔ تیسرے پرانا یام میں باہر اور اندر روکنے کی مشق درکار نہیں ہے۔ بلکہ اس میں جہاں پران ہوتا ہے۔ وہیں کا وہیں بار بار روکا جاتا ہے اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسے کسی عجیب و غریب شے کو دیکھ کر انسان متحیر ہو جاتا ہے یا سکتے کے عالم میں (اندر کا سانس اندر اور باہر کا سانس باہر) رہ جاتا ہے۔ اسی طرح تیسرے پرانا یام میں سانس جہاں کا تہاں رک جاتا ہے۔"

"تب (پرانا یام کے سدھ جانے پر) پرکاش (گیان یا نور) کے اوپر سے جہالت کا پردہ ہٹ جاتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 52)

پرانا یام کی مشق سے دو جہالت کا پردہ جو سب کے دلوں میں موجود اور منتظم کل پرمیشور کے نور و جلال اور سچے ودیک یعنی حق و ناحق کی تمیز پر پڑا ہوتا ہے اٹھ جاتا ہے

یعنی جہالت فنا ہو جاتی ہے۔"

"اور من کو دھارنا کا درجہ حاصل کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1 پاد 2 سوتر 53)

"پرانا یام کی مشق یعنی سانس کو اندر اور باہر روکنے کے ذریعہ سے یہ درجہ حاصل ہوتا ہے۔" (شرح ویاس)

پرانا یام کی مشق سے اپاسنا کرنے والوں کا دل برہم (پرمیشور) کے دھیان کرنے کی قابلیت حاصل کرتا ہے' اب پرتیاہار کو بیان کرتے ہیں۔"

5- پرتیاہار اور اس کا پھل

"اپنے اپنے وشے (خط) سے ہٹ کر اندریوں (حواس) کا چت (طبیعت) کی حالت یا ماہیت کے مطابق ہو جانا پرتیاہار کہلاتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 54)

جب چت قابو میں آ جاتا ہے اور پرمیشور کی یاد میں محو ہو کر کسی دوسری بات کا دھیان تک نہیں کرتا۔ اس کو اندریوں کا پرتیاہار (ضبط) کہتے ہیں۔ یعنی جس طرح چت پرمیشور کی ذات میں قائم ہوتا ہے' اسی طرح اندریاں بھی اس کی تقلید کرتی ہیں۔ یعنی چت کے قابو میں آ جانے سے تمام اندریاں قابو میں آ جاتی ہیں۔

"تب اس (پرتیاہار) سے اندریاں بالکل قابو میں آ جاتی ہیں۔" (ایضاً" سوتر 55)

پھر اس کے بعد تمام اندریاں اپنے اپنے وشے (خط) سے الگ ہو کر بالکل قابو میں آ جاتی ہیں اور جب اپاسنا کرنے والا ایشور کی اپاسنا کرنے میں مشغول ہوتا ہے۔ اس وقت چت اور اندریاں بالکل ضبط میں رہتی ہیں۔"

6- دھیان

"چت کا کسی ایک مقام میں قائم ہو جانا دھارنا کہلاتی ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1 پاد 3- سوتر 1) ناف کے چکر یا ہردے کے کنول یا سر یا ابروں کے بیچ میں' ناک کی پھونگل یا زبان کی نوک وغیرہ مقاموں پر چت کی ورتی (حرکت یا حالت) کو باندھنا یا قائم کرنا دھارنا کہلاتی ہے۔"

7- دھیان

"اس حالت میں گیان کا ایک مرکز پر جمع یا قائم ہو جانا دھیان کہلاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 2)

"حالت مذکور میں جس شئے کا دھیان کیا جاتا ہے۔ گیان (علم و معرفت) اسی پر یا اسی میں قائم ہو جاتا ہے اور دریائے علم ایک ہی رخ میں زور کے ساتھ بہتا ہے۔ اس وقت کسی دوسری شئے یا بات کا خیال تک نہیں ہوتا۔ پس اسی کو دھیان کہتے ہیں۔" (ویاس جی کی شرح سوتر مذکور پر)

8- سمادھی

"وہی دھیان جب محض اس شے کا جس کا دھیان کیا جائے' خیال ہو اور اپنی حالت اس طرح محو ہو جائے کہ اپنے آپ کو بھول جائے سمادھی نامزد ہوتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 3- سوتر 3)

دھیان اور سمادھی میں یہ فرق ہے کہ دھیان میں دل کے اندر دھیان کرنے والے' دھیان اور اس شئے کا جس کا دھیان کیا جائے' تینوں کا خیال قائم رہتا ہے اور سمادھی میں محض پرمیشور کی ذات اور اس کے سرور میں محو و مسرور ہو کر اپنے وجود سے بے خبر ہوا جاتا ہے۔"

9- سنیم کا بیان

"ان تینوں کے یکجا ہونے کو سنیم کہتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 4)

"یعنی جہاں دھارنا" دھیان اور سمادھی تینوں یکجا ہو جائیں' اس کو سنیم کہتے ہیں ایک ہی وشے (مقصد) والی تین تدبیروں کو سنیم کہتے ہیں۔ اور اس شاستر میں مذکورہ بالا تین درجوں کی مجموعی اصطلاح سنیم رکھی گئی ہے۔" (شرح ویاس)

گویا سنیم اپاسنا (عبادت کا نواں انگ (درجہ) ہے۔"

اپاسنا کے مضمون پر اپنشدوں کے حوالے

"پاپ میں پھنسے ہوئے بیقرار اور پریشان دل اور آشفتہ حال انسان کو پرمیشور نہیں مل سکتا۔ بلکہ وہ پرگیان (علم و معرفت) سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔" (کٹھ ولی 2- منتر 24)

"جو انسان بڑا تپ (ریاضت) کرتے ہوئے اور پرمیشور پر یقین اور اس کے حکم کی

پوری پابندی رکھتے ہوئے جنگل میں تزکیہ باطن میں مشغول ہو کر رہتے ہیں وہ عالم طبیعت کے قرار کو حاصل کر کے بھکشا سے گذارہ کرتے ہوئے سب قسم کے پاپ اور ادھرم سے چھوٹ کر سوریہ یعنی خاص پرانایام کے ذریعہ سے اس پرمیشور کو پاتے ہیں۔ جولایزال' محیط کل اور غیر متناہی ہے۔" (منڈک اپنشد' منڈک 1- کھنڈ 2- منتر 11)

"اس برہم پور یعنی ایشور کے مسکن ہردے (قلب) کے کنول میں جو خلا ہے۔ اس میں آکاش ہے اس کے اندر ایشور کو کھوجنا چاہئے۔ اور اس کے وگیان (معرفت) کو حاصل کرنا چاہئے۔" (چھاندوگیہ 8- منتر 1)

"اگر کوئی یہ پوچھے کہ اس برہم پور ہردے کنول میں جو خلا اور اس میں آکاش ہے اس کے اندر کیا چیز ہے' جس کو کھوجا جاوے یا جس کا وگیان (معرفت) حاصل کیا جاوے۔؟" (چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک 8- منتر 2)

"اس کو یہ جواب دینا چاہئے کہ جیسا یہ (بیرونی) آکاش ہے ویسا ہی ہردے (قلب) کے اندر بھی آکاش ہے اس ہردے آکاش کے اندر روشنی' عنصر خاکی' آگ' ہوا' سورج' چاند' بجلی' ستارے اور کل (محسوس) و غیر محسوس کائنات موجود ہے۔" (ایضاً" منتر 3)

"تب اگر کوئی کہے کہ اگر اس برہم پور میں یہ تمام اشیاء اور تمام عناصر اور تمام خواہشیں موجود ہیں۔ تو جس وقت یہ (جسم) بڑھاپے کی حالت کو پہنچتا ہے۔ اور فنا یا زائل ہو جاتا ہے تو اس وقت کیا باقی رہ جاتا ہے۔؟" (ایضاً" منتر 4)

"اس کو یہ جواب دینا چاہئے کہ اس (جسم) بوڑھا ہو جانے سے وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کے مرنے یا قتل ہونے سے وہ مرتا یا قتل ہوتا ہے اس برہم پور میں وہ لایزال ایشور تمام خواہشوں کو پورا کرنے والا' سب کا آتما' سب قسم کے پاپوں سے منزہ' بڑھاپے رنج اور کھانے پینے وغیرہ کی خواہشوں سے مبرا' سچی خواہشوں اور سچے ارادے والا موجود ہے۔ پرلے (فناء عالم) کے وقت تمام مخلوقات اسی آکاش میں سما جاتی ہے اور اس پرمیشور کے حکم سے اپاسنا کرنے والے اپنی سب مرادوں کو پاتے ہیں اور جس ملک یا سرزمین کی انہیں خواہش ہوتی ہے۔ اسی جگہ پیدا ہوتے ہیں۔" (17) (ایضاً" منتر 5)

سگن اور نرگن اپاسنا

اپاسنا دو قسم کی ہوتی ہے۔ سگن اور نرگن مثلاً "سپریگا چھکر مکایم" الخ (یجر وید

ادھیائے 4- منتر 8) میں شکر (صاحب قدرت) اور شدھ (پاک) وغیرہ (صفات سے) ایشور کی سگن اپاسنا ہوتی ہے اور اسی منتر میں اکایم (غیر مجسم) اور نم (جراحت سے مبرا) اسناورم (رگ وریشہ سے منزہ) وغیرہ (صفات سے) ایشور کی نرگن اپاسنا مراد ہے۔"

اسی طرح "ایکو دیواسر وبھو تیشو گوڑھا" الخ (شوتیا شوتر اپنشدر ادھیائے 6- منتر 11) میں واحد اور نور مطلق وغیرہ صفات سے سگن اپاسنا بھی کی جاتی ہے۔ گویا علیم کل وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کو سگن کہتے ہیں اور جہالت وغیرہ کلفتوں اور ماپ تول' دوئی وغیرہ شمار' آواز' لمس' صورت' ذائقہ اور بو وغیرہ گنوں سے مبرا ہونے کی وجہ سے اس کو نرگن کہتے ہیں۔ مثلاً پرمیشور علیم کل' محیط کل' حاکم مطلق اور مالک کل وغیرہ ہے۔ اس طرح (سگن) پرمیشور کی اپاسنا کی جاتی ہے اور اسی طرح وہ ایشور غیر مولود' بے جراحت غیر مجسم' شکل و صورت سے منزہ' جسم کے تعلق سے آزاد اور شکل' ذائقہ' بو' لمس' شمار اور مقدار وغیرہ گنوں سے مبرا ہے یہی اس کی نرگن اپاسنا سمجھنی چاہئے۔ اس لئے جو جاہل لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ جسم کے اختیار کرنے سے ایشور سگن اور جسم کے چھوڑ دینے سے نرگن ہو جاتا ہے۔ یہ وید اور شاستروں کی شہادت کے خلاف ہے۔ اور نیز عالموں کے علم و تجربہ کے برعکس ہے۔ اس لئے تمام آدمیوں کو ایسی فضول باتیں ہمیشہ چھوڑ دینی چاہئیں۔"

باب: 14

مکتی (نجات) کا بیان

بطریق بالا (1) پرمشور کی اپاسنا (عبادت) کرنے سے جہالت اور ادھرم یعنی پاپ کا چلن دور ہو جاتا ہے اور سچے علم و معرفت اور دھرم کی ترقی ہو کر جیو مکتی حاصل کرتا ہے۔ اس مضمون پر یوگ شاستر کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔"

1- بروئے درشن ہائے

"اودیا' اسمتا' راگ' دویش اور ابھنویش یہ پانچ کلیش (کلفتیں) ہیں۔" (یوگ درشن۔ ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 3)

"ان میں سے اودیا (جہالت) باقی چار کلیشوں کی ماں ہے۔ جو علم سے بے بہرہ جیووں کو (جہالت کے) اندھیرے میں ڈالے اور جینے مرنے کے دکھ میں پھنسائے رکھتی ہے۔ مگر جب عالم اور نیک باطن عابد اس جہالت کو سچے علم سے دور کر دیتے ہیں۔ تب وہ مکتی کو نصیب ہوتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 4)

پانچ کلیشوں سے چھوٹ جانا مکتی ہے

"فانی کو غیر فانی اور ناپاک کو پاک' دکھ کو سکھ اور اناتم (غیر ذی روح یا غیر ذی شعور) کو آتم (ذی روح یا ذی شعور) سمجھنا اودیا (جہالت) کہلاتی ہے۔" (ایضا" سوتر 5)

ذروں سے مل کر بنے ہوئے اجسام اور دنیاؤں کو غیر فانی سمجھنا اور ایشور' جیووں اور دنیا کی علت مادی یعنی پرکرتی کریا (فعل)' فاعل' صفت و موصوف' دھرم (فرض) اور دھرمی [illegible] جو غیر فانی اشیاء ہیں' اور جن کے درمیان دوامی تعلق ہے' ان کو فانی یا عارضی سمجھنا [illegible] خوف اور بدبو [illegible] نجاست [illegible]
[illegible]

چرنامرت (وہ پانی جس میں پاؤں دھوئے گئے ہوں) پینا اور ایکادشی وغیرہ جھوٹے برت رکھ کر ناحق بھوک اور پیاس کی تکلیف سہنا' ملائم چیزوں کے چھونے اور حظ نفس میں مبتلا ہونے وغیرہ ایسی ناپاک باتوں کو پاک سمجھنا.اور سچے علوم' راست گوئی' دھرم' نیک صحبت' پرمیشور کی عبادت' ضبط حواس اور عوام کو فائدہ پہنچانے' سب سے محبت کے ساتھ پیش آنے وغیرہ جیسے نیک اور پاک کاموں کو ناپاک سمجھنا جہالت کا دوسرا جزو ہے۔ اسی طرح نفس پرستی' شہوت' غصہ' لالچ' دنیا کی محبت' رنج' حسد اور دشمنی وغیرہ دکھ کی باتوں سے سکھ ملنے کی امید رکھنا اور ضبط حواس' بےغرض ہونا' دل کو قابو میں رکھنا' صبر و قناعت' تمیز نیک و بد' خوشی' پیار اور دوستی وغیرہ سکھ کی باتوں میں دکھ سمجھنا جہالت کا تیسرا جزو ہے۔ اسی طرح جڑ (غیر ذی روح یا غیر ذی شعور) کو چیتن (ذی روح یا ذی شعور) سمجھنا اور اس کے برعکس چیتن کو جڑ سمجھنا جہالت کا چوتھا جزو ہے ان میں پھنسے ہوئے جاہل ہمیشہ بندھن میں پڑے رہتے ہیں۔ اور جب تک علم کے ذریعہ سے جہالت کو دور نہیں کرتے۔ بندھن سے چھوٹ کر مکتی نہیں پا سکتے۔"

"جیو اور بدھی (عقل) کو ایک سمجھنا اور غرور و نخوت سے اپنے آپ کو بڑا سمجھنا وغیرہ اسمتا کہلاتی ہے۔" (یوگ ورشن ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 6)

سچے علم و معرفت سے غرور و نخوت وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد گنوں کے حاصل کرنے کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ "دنیا کی ظاہری راحت کی خواہش کو جس کا اثر سمرتی (حافظہ) میں جنموں سے قائم ہے راگ کہتے ہیں۔" (ایضا" سوتر 7)

جب انسان کو یہ علم ہو جاتا ہے کہ ملاپ کا نتیجہ جدائی اور جدائی کا انجام ملاپ ہے اور عروج کے بعد زوال اور زوال کے بعد عروج ہوتا ہے۔ تب راگ یعنی ہوا و ہوس دور ہو جاتی ہے۔"

"جس چیز یا بات کو پہلے تجربہ کیا ہو (2) اس پر اور اس کی تدابیر پر غصہ آنا دویش کہلاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 8) راگ کے دور ہونے پر یہ بھی جاتا رہتا ہے۔

"ہر جاندار چاہتا ہے کہ میں ہمیشہ جسم کے ساتھ قائم رہوں یعنی کبھی نہ مروں اس کو ابھنویش (خوف مرگ) کہتے ہیں۔ یہ عالم و جاہل اور اونیٰ سے ادنیٰ جانور میں برابر پایا جاتا ہے۔" (ایضا" سوتر 9)

مرنے کا خوف پچھلے جنم کے تجربہ سے ہوتا ہے۔ اس سے گذشتہ جنم بھی ثابت ہوتا

ہے۔ کیونکہ چھوٹے چھوٹے کیڑے اور چیونٹی وغیرہ جاندار بھی ہمیشہ مرنے سے ڈرتے ہیں۔ جب جیو پرمیشور اور پرکرتی (دنیا کی علت مادی) کو غیر فانی اور ذروں سے مل کر بنی ہوئی اشیاء کے اتصال اور انفصال کو فانی سمجھ لیتا ہے۔ تب یہ کلیش بھی دور ہو جاتا ہے۔ ان کلیشوں کے دور ہو جانے پر جیو کی مکتی ہو جاتی ہے۔"

"جب جہالت وغیرہ کلفتیں دور ہو کر علم جیسے نیک اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب جیو تمام بندھنوں اور دکھوں سے چھوٹ کر مکتی کو حاصل کرتا ہے۔" (ایضا"- سوتر 25)

"ویراگ یعنی پاپ کے چھوڑنے اور تمام کلفتوں اور عیبوں کی جڑ یعنی جہالت کے فنا ہونے سے مکتی حاصل ہوتی ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 3- سوتر 43)

"ستو۔ یعنی عقل اور پرش (یعنی جیو) دونوں کے بے لوث اور پاک ہونے سے مکتی نصیب ہوتی ہے۔" (ایضا"- سوتر 53)

"تمام عیبوں سے آزاد ہو کر جب آتما علم و معرفت کی طرف رجوع ہوتی ہے۔ تب چت کیولیہ موکش (نجات) کے سنسکار (اثر و خیال) سے معمور ہو جاتا ہے۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 4- سوتر 26)

"پرکرتی (علت مادی) کے ستو (عقل افزاء)' رج (متحرک یا جوش افزاء) اور تم (غفلت آور یا مجہول) گنوں (صفات) اور ان کے تمام مرکبوں سے پشارتھ (محنت و تدبیر) کے ساتھ چھوٹ کر جب آتما میں وگیان (علم و معرفت) اور شدھی (پاکیزگی) قائم ہو جاتی ہے اور جیو اپنی طبعی یا ذاتی قوتوں اور صفات میں قائم ہو کر پرمیشور کی بے عیب ذات پاک کی معرفت سے معمور' اس کے نور سے منور' راحت اعلیٰ سے مسرور ہو جاتا ہے' تب اسے کیولیہ موکش کہتے ہیں۔" (یوگ درشن ادھیائے 1- پاد 4- سوتر 34)

"اب اسی مضمون پر نیائے شاستر کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔"

"متھیا گیان یعنی جہالت کے دور ہونے سے جیو کے تمام دوش (عیب) دور ہو جاتے ہیں۔ پھر عیب کے دور ہونے سے ادھرم اور نفس پرستی وغیرہ کا خیال دور ہو جاتا ہے۔ جس کے دور ہو جانے سے پھر جنم نہیں ہوتا۔ اور جنم کے نہ ہونے سے تمام دکھ بالکل معدوم ہو جاتے ہیں۔ دکھوں کے مٹ جانے سے موکش یعنی پرمیشور کے قرب میں پرم آنند (راحت اعلیٰ) حاصل ہوتا ہے۔ اسی کو موکش کہتے ہیں۔" (نیائے درشن ادھیائے 1- آہنک 1- سوتر 2)

"سب قسم کی رکاوٹیں یعنی مرادوں یا خواہشوں کے پورا نہ ہونے اور دوسرے کی تابعداری کو دکھ کہتے ہیں۔" (ایضاً" سوتر 21)

"دکھ کے بالکل (3) مٹ جانے اور پرمیشور کی ذات عین راحت میں آنند پانے کو موکش کہتے ہیں۔" (ایضاً" سوتر 22)

"ویاس جی کے والد وادری آچاریہ (پراشرجی) ایسا مانتے ہیں کہ جیو مکتی کے اندر شدھ (پاک) من (دل) کے ساتھ پرمیشور کے پرمانند (راحت اعلیٰ) میں رہتا ہے۔ اور اندریاں (حواس) وغیرہ اور کوئی شئے نہیں رہتی۔" (ویدانت درشن ادھیائے 4- پاد 4- سوتر 10)

ویاس جی کے شاگرد خاص جیمنی جی کا قول ہے کہ جس طرح موکش میں من رہتا ہے۔ اسی طرح شدھ یعنی نیک اور پاک ارادوں سے معمور کارن شریر (علت مادی صورت جسم) پران (نفس) وغیرہ اور نیز اندریوں (حواس) کی پاک قوت (4) قائم رہتی ہے۔" (ویدانت درشن ادھیائے 4- پاد 4- سوتر 11)

"ودرین یعنی ویاس جی مکتی میں بھاؤ (قائم رہنا) اور ابھاؤ (غائب ہونا) دونوں مانتے ہیں۔ یعنی ان کی رائے میں کلیش (کلفت) جہالت اور ناپاکی وغیرہ عیب بالکل زائل ہو جاتے ہیں۔ اور راحت اعلیٰ کے ساتھ ساتھ علم و معرفت پاکی وغیرہ تمام نیک گن قائم رہتے ہیں۔ مثلاً بان پرستھ آشرم (عالم صحرا نشینی) میں بارہ دن کا ورت کیا جاتا ہے۔ جس میں بہت تھوڑا کھایا جاتا ہے۔ جس سے بھوک قدرے رفع ہو جاتی ہے اور قائم بھی رہتی ہے۔ اسی طرح موکش میں پاک قوتیں قائم رہتی ہیں اور ناپاک قوتیں جاتی رہتی ہیں۔" (ایضاً" سوتر 12)

"جب من (دل) پانچوں گیان اندریوں (قواء احساس باطنی) سمیت پرمیشور میں قائم ہو جاتا ہے اور بدھی (عقل) گیان کے خلاف کوئی حرکت نہیں کرتی اسی کو پرم گتی یعنی موکش کہتے ہیں۔" (کٹھ اپنشد- ولی 6- منتر 10)

"اندریوں کی پاکیزگی اور قرار کی حالت کو عالم یوگ کی دھارنا (یوگ کا چھٹا درجہ) مانتے ہیں۔ جب انسان اپاسنا (عبادت) کے ذریعہ سے پرمیشور کو پا کر تمام عیبوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ تب ہی وہ موکش کو نصیب ہوتا ہے۔ اپاسنا یوگ (عبادت الٰہی) پاکیزگی اور نیک اوصاف کو پیدا کرنے والا اور تمام ناپاکی' عیبوں اور کھوٹے گنوں کو دور کرنے والا ہے۔" (ایضاً" منتر 11)

"جب انسان کا دل تمام برے کاموں کو چھوڑ کر پاک ہو جاتا ہے۔ تب وہ امرت یعنی موکش کو حاصل کر کے برہم کے ساتھ آنند میں رہتا ہے۔" (ایضا- منتر 14)

"جب انسان کے دل کی گانٹھ یعنی جہالت وغیرہ کے تمام بندھن کٹ جاتے ہیں۔ تب وہ مکتی پاتا ہے اس لئے سب کو یہی ہدایت ہے کہ اس موکش کو حاصل کریں۔" (ایضا" منتر 15)

مکتی میں پاک قوتیں قائم رہتی ہیں

"جب موکش میں جسم اور آلات احساس نہیں رہتے۔ تب وہ جیو آتما حواس اور دل کی پاک قوتوں سے آنند کے کاموں کو دیکھتا اور بھوگتا ہے کیونکہ اس وقت اس کے حواس اور دل روشن و منور ہو جاتے ہیں۔" (چھاندوگیہ اپنشد' پرپاٹھک 8- کھنڈ 12- منتر 5)

"مکتی پائے ہوئے جیو برہم لوک یعنی پرمیشور کو پا کر اس کی اپاسنا (عبادت) کرتے ہوئے اسی کے سہارے رہتے ہیں اور جس مقام پر چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ ان کے لئے کہیں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ ان کے تمام ارادے پورے ہوتے ہیں اور وہ کسی بات میں ناکام نہیں رہتے۔ اس لئے جو انسان مذکورہ بالا طریق سے پرمیشور کو سب کا آتما جان کر اسی کی عبادت کرتا ہے وہ اپنی تمام مرادوں کو حاصل کرتا ہے پرجاپتی (پرمیشور) نے یہ ہدایت سب جیووں کے لئے (ویوں (5) میں) کی ہے۔" (چھاندوگیہ اپنشد- پرپاٹھک 8- کھنڈ 12- منتر 5)

"جو پرمیشور آتما کے اندر موجود اور دل کے حال کو جاننے والا اور منتظم کل ہے۔ اسی کو برہم کہتے ہیں۔ اور وہی امرت یعنی موکش سو روپ (عین نجات) ہے۔ وہ سب کا آتما ہے اور اس کا کوئی آتما نہیں۔ میں اس مخلوقات کے مالک و محافظ کے ہر جگہ پھیلے ہوئے دربار میں باریاب ہوں۔ میں اس دنیا میں پورے عالم براہمنوں اور شہزور کشتریوں اور اہل حرفت ویشیوں کے درمیان نامور ہوں۔ اے پرمیشور! میں نیک نامی میں نام پا کر آپ تک پہنچنا چاہتا ہوں۔ آپ اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے قرب میں قبول کیجئے۔" (ایضا" کھنڈ 14- منتر 1)

"مکتی کا راستہ نہایت لطیف ہے۔ اس کے ذریعہ سے تمام دکھوں سے باآسانی پار ہو سکتے ہیں۔ یہ راستہ قدیم ہے۔ مجھے یہ راستہ ایشور کی عنایت سے حاصل ہوا ہے۔ تمام عیبوں اور دکھوں سے آزاد صاحب عقل و ہوش برہم یعنی وید اور پرمیشور کو جاننے والے

انسان تدبیر و محنت سے تمام دکھوں کو مغلوب کر کے عین راحت برہم لوک یعنی پرمیشور کو پاتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 7- براہمن 4- کنڈ کا 8)

"اس مکتی کی حالت میں شکل (6) (سفید)' نیل (آسمانی)' پنگل (زرد)' ہرت (سبز) اور لوہت (سرخ) گنوں والے مقامات (لوک) گیان (علم و معرفت) کے ذریعہ سے عیاں و روشن ہوتے ہیں۔ یہ موکش کا راستہ پرمیشور کا قرب حاصل ہونے پر ملتا ہے اور برہم کو جاننے والا پرنور و جلال یا پاک اور نیکوکار انسان ہی اس موکش کے سکھ کو پاتا ہے۔" (شت پتھ براہمن 14- ادھیائے 7- براہمن 4- کنڈکا 9)

"وہ پرمیشور پران (نفس) کا بھی پران' آنکھ کی آنکھ اور کان کا کان اور ان کا ان یعنی باعث حیات اور من (دل) کا بھی من ہے۔ جو عالم اس کو ٹھیک ٹھیک جانتے ہیں وہ قدیم و پاک برہم کو پا کر موکش کے سکھ کو بھوگتے ہیں۔ اور وہ سکھ دل ہی سے بھوگا جاتا ہے اور اس میں سکھ کے سوائے اور کوئی دوسری چیز یعنی دکھ نہیں ہوتا۔" (ایضا" کنڈکا' 18)

"جو شخص ایک کی بجائے کئی برہم (پرمیشور) مانتا ہے یا پرمیشور کو کئی چیزوں سے مرکب سمجھتا ہے۔ وہ بار بار مرنے اور پیدا ہونے کے دکھ میں پڑتا ہے۔ کیونکہ وہ پرمیشور ایک ہی ہے اور ہمیشہ عیب سے پاک اور محیط کل ہے۔ اس کو من (دل) ہی کے اندر دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ آکاش سے بھی زیادہ لطیف ہے۔" (ایضا" کنڈکا 19)

"پرمیشور ہر قسم کی ناپاکی یا پریشانی سے منزہ اور آکاش سے نہایت لطیف' غیر مولود اور قائم بالذات ہے۔ عارف لوگوں کو چاہئے کہ اس کی معرفت سے اپنی عقل کو روشن کریں۔ عارف اس برہم کے جاننے ہی سے براہمن کہلاتے ہیں۔" (ایضا" کنڈکا 20)

"یاگیہ ولکیہ جی (گارگی کو مخاطب کر کے) فرماتے ہیں کہ اے گارگی! پرمیشور کو جاننے والے براہمن اس کو فنا' موٹے پن' پتلے پن' چھٹائی لالی' چکنائی' سایہ' اندھیرے' ہوا' آکاس' تعلق' آواز' لمس بو' ذائقہ' آنکھ' کان' دل' روشنی پران (نفس)' منہ خام' گوتر (خاندان)' بڑھاپے' موت' خوف' شکل' خلا' سمٹاؤ' تقدم' تاخر اندرون اور بیرون ان سب باتوں سے منزہ' مبرا اور موکش سو روپ (عین نجات) بتاتے ہیں۔ مجسم اشیاء کی طرح کوئی اس کو حاصل نہیں کر سکتا اور نہ وہ مثل اشیائے مجسم کسی کو محسوس ہو سکتا ہے۔ وہ حواس کے احاطہ سے باہر اور سب کا آتما ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 6- کنڈکا 8)

اس ہست مطلق، عین علم اور عین راحت وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کو مکتی پائے ہوئے جیو ہی پا سکتے ہیں۔ اس کو پا کر جیو ہمیشہ سکھی رہتا ہے۔

"جو انسان مذکورہ بالا طریق سے گیان (علم و معرفت) کی مدد اور اپنے آتما کو پرمیشور کی نذر کرتا ہے۔ وہ مکتی پا کر موکش کے سکھ میں رہتا ہے۔ جو انسان اس طرح پرمیشور کے ساتھ مترتا (رابطہ و اتحاد) حاصل کرتے ہیں۔ ان کو اعلیٰ راحت (بھدر) حاصل ہوتی ہے۔ اور ان کے پران (بذریعہ پرانا یام) ان کی عقل کو روشن کرتے ہیں۔ اور مکتی پائے ہوئے جیو اس نئے مکتی پانے والے انسان کو اپنے قریب آنند میں رکھتے ہیں۔ وہ اپنے علم سے باہم ایک دوسرے سے محبت کے ساتھ ملتے اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔" (رگ 8-2-4-1 منتر 1)

"وہی پرمیشور ہمارا بندھو (دکھ کا مٹانے والا) اور جنتا (سب سکھوں کو پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) ہے۔ وہی ہماری سب مرادوں کو پورا کرنے والا اور تمام لوگوں دنیاؤں کو جاننے والا ہے۔ عالم موکش پا کر ہمیشہ اس میں آنند پاتے ہیں اور تیسرے دھام یعنی خالص ستو (نور علم) سے منور ہو کر ہمیشہ آزادی کے ساتھ سکھ میں رہتے ہیں۔" (یجر وید۔ ادھیائے 32 منتر 10)

باب: 15

جہاز اور غبارہ وغیرہ کے علم کا بیان

مندرجہ ذیل منتروں میں علم صنعت (شلپ ودیا) کا بیان ہے۔

جہاز کی سواری اور اس کے فوائد

"جس شخص کو دولت حاصل کرنے کی خواہش ہو (تگر) وہ راحت و پرورش کے سامان یعنی دولت یا فتح کو حاصل کرنے کے لئے علم طبیعیات (پدارتھ ودیا) کے ذریعہ سے اپنی خواہش کو پورا کرے اس کو چاہئے کہ زمین سے پیدا ہونے والی لکڑی و لوہے وغیرہ اشیاء سے جہاز بنا کر آگ اور پانی کی طاقت سے سمندر میں چلائے اور اس کے ذریعہ سے مال و دولت پیدا کرے۔ اس طرح کرنے سے انسان کو اس قدر مال و دولت حاصل ہوتا ہے کہ وہ کبھی بھوکا نہیں مرتا۔ کیونکہ محنت کا ہمیشہ نیک نتیجہ ملتا ہے۔ اس لئے دوسرے برا عظموں میں جانے کے لئے ہمیشہ بڑی تدبیر و محنت سے سمندر کے اوپر جہاز چلانے چاہئیں جہاز رانی کے لئے دو قسم کے سامان (اشون) کی ضرورت ہے۔ ایک دیو یعنی روشنی دینے والی چیزیں مثلاً آگ وغیرہ۔ دوسرے پرتھوی مئے یعنی زمین سے پیدا ہونے والی چیزیں مثلاً لوہا' تانبا' چاندی وغیرہ دھاتیں اور لکڑی وغیرہ کی اشیاء' ان دونوں سے جہاز وغیرہ سواریاں بنا کر دوسرے ملکوں میں آرام کے ساتھ آمدورفت کرنی چاہئے۔ راج پرش (سرکاری حکام) اور بیوپاریوں (تاجروں) اور نیز دیگر لوگوں کے آرام کے لئے جو جو بحری سفر کا ارادہ رکھتے ہوں بذریعہ جہاز سمندر میں آمدورفت قائم کرنی چاہئے۔ نیز سامان مذکورہ بالا سے اور بھی کئی قسم کی سواریاں مثل غبارہ وغیرہ کے تیار کرنی چاہئیں۔ انترکش (خلا بالائے زمین) میں سفر کرنے والوں کو ومان (غبارہ) بنانا چاہئے۔ اور اس طرح ہر انسان کو بڑی حشمت اور دولت حاصل کرنی چاہئے۔ جہاز پانی کے اثر سے بالکل محفوظ ہونے چاہئیں۔ یعنی ان پر نہایت چکنا روغن

کرنا چاہئے تاکہ ان کے اندر پانی نہ بھر جائے اس طرح زمین پر چلنے والی سواریوں کے ذریعہ سے خشکی پر اور پانی میں چلنے والے جہازوں وغیرہ کے ذریعہ سے پانی میں اور انترکش میں چلنے والی سواریوں کے ذریعہ سے ہوا کے اندر سفر کرنا چاہئے۔ گویا ہر سہ قسم کے سفر کے لئے مذکورہ بالا تین قسم کی سواریاں بنانی چاہئیں۔" (رگ وید۔ **اشٹک** 1۔ ادھیائے 8۔ ورگ 8۔ منتر 3)

"تگر۔" تج مصدر سے علامت رک ایزاد کر کے بنتا ہے۔ تج کے معنی ہنسا (مارنا)، بل (طاقت ہونا یا زور کرنا)، آدان (لینا) اور نکیتن (مکان میں بسنا) ہے۔ اس لئے تگر سے وہ شخص مراد ہے۔ جو دشمن کو مار کر اور اپنی قوت بازو سے فتح پا کر مال و دولت حاصل کرے۔ اور بذریعہ سواری ایک مقام سے دوسرے مقام کو پہنچے۔

"اس منتر میں اد بتہ کی بجائے اوہتھ "تم آمدورفت کرو۔" آیا ہے۔ یعنی صیغہ کا بدل ہو کر بجائے غائب کے حاضر استعمال کیا گیا ہے۔"

لفظ "اشون" کی بابت چند حوالے درج کئے جاتے ہیں :-

لفظ اشون کی تشریح

"روشن اور لطیف دیوتاؤں یعنی حرارت اور ہوا کو اشون کہتے ہیں۔ ان میں سے حرارت یا بجلی اور **دھننجے** نام کی ہوا سب جگہ محیط ہے۔ آگ اور پانی کا نام بھی اشون ہے کیونکہ آگ روشنی کے ذریعہ سے اور پانی اپنے رس (ذائقہ) کے ذریعہ سے سب میں موجود اور سرایت کئے ہوئے ہے، اورن وابھ آچاریہ کی رائے ہے کہ تیزی اور حرکت پیدا کرنے والی ہوا، آگ اور پانی کو اشون کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ روشنی یا حرارت اور زمین کا نام اشون ہے۔ اور بعض اشون سے دن اور رات اور بعض لوگ سورج اور چاند مراد لیتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 12۔ کھنڈ 1)

حرارت سے تیزی پیدا کرنے کا بیان

اشون سے جربھری اور ترپھری مراد ہیں۔ جربھری سے (غبارہ وغیرہ) کو بھرنے والی یا اٹھانے والی چیزیں (یعنی آگ اور ہوا وغیرہ) اور ترپھری سے کاٹنے والی، ضرب کرنے والی، دھکا دینے والی یا خشکی و تری کی سواریوں میں حرکت یا رفتار کی تیزی کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔ یعنی اس سے سمندر میں پیدا ہونے والے موتیوں کی مانند **اونیج** یعنی پانی سے پیدا

ہونے والی دو چیزیں متر (ہائیڈروجن) اور ورن (آکسیجن) یا بھاپ بھی مراد ہیں۔"

"تین رات دن میں پانی سے بھرے سمندر کے پار یا خشکی اور انترکش (خلا) میں سے دور دور پہنچانے والی نہایت تیز رفتار جہاز و غبارہ وغیرہ سواریاں بنانی چاہئیں۔ جو (پتنگ) سر توڑ تیزی سے چلیں۔ ان تین قسم کی جگہ (ہوا، پانی اور خشکی) میں جانے والی سو درجہ کی (یعنی نہایت تیز رفتار) سواریوں کے ذریعہ سے جن میں تیزی پیدا کرنے والے سولہ (ا) اوزار یا حرارت پہنچانے کی نالیاں یا حرارت کے جمع رہنے کے خانے موجود ہوں تین قسم کے راستوں سے آرام کے ساتھ سفر کرنا چاہئے اس قسم کی سواریوں کا مصالحہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ یعنی ایک حرارت پیدا کرنے والی آگ اور دوسری معدنیات ارضی۔ ان دونوں سے یہ سواریاں چلتی ہیں (یہاں بھی پہلے منتر کی طرح (اوبتہ) کی جگہ (اوہتہ) آیا ہے۔ یعنی **اشٹادھیائی** ادھیائے 3- پاد 1- سوتر 85 کے بموجب ویدوں میں صیغہ کا تغیر و تبدل ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہاں اسی قاعدہ سے بجائے غائب کے حاضر آیا ہے۔"

"مہابھاشیہ کے مصنف نے بھی اس بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے' الغرض خود رفتار سواریوں کے بیان میں زیادہ تر یہی دو قسم کی چیزیں کارآمد ہوتی ہیں اس طرح سواریاں بنا کر مال و دولت اور ہر قسم کا عمدہ سامان راحت حاصل ہوتا ہے۔" (رگ وید **اشٹک** 1- ادھیائے 8- ورگ 8- منتر 4)

"اے انسانو! مذکورہ بالا طریق سے بنائی ہوئی سواریوں کے ذریعہ سے سمندر یا انترکش (خلا) کے اندر جن میں سے گذرنے کے لئے جہاز یا غبارہ کے سوائے کوئی ٹھہرنے یا بیٹھنے یا پکڑنے کا سہارا نہیں ہے۔ اپنے کاروبار کے سرانجام کے لئے سفر کرو اور آگ اور پانی (اشون) کی قوت سے دولت و حشمت پیدا کرو۔ اس قسم کی سواریاں عمدہ اور اعلیٰ اصول پر بنائی ہوئیں تیز رفتار اور نہایت کارآمد ہوتی ہے۔ ان جہازوں میں سینکڑوں ارتر یعنی چپو یا سمندر میں ٹھہرنے کے لئے آہنی لنگر اور زمین پر یا ہوا میں ٹھہرنے یا موڑنے کی کل اور پانی کی تھاہ لینے کا آلہ ہونا چاہئے۔ یہ ارتر خشکی پر چلنے والی سواریوں اور تیز ہوا میں اڑنے والے غباروں میں لگانے چاہئیں اور تینوں قسم کی سواریاں سینکڑوں کلوں اور جوڑوں سے نہایت عمدہ اور مضبوط بنانی چاہئیں اور ان کے ذریعہ سے ہمیشہ پائیدار رہنے والی دولت حشمت حاصل کرنی چاہئے۔" (رگ وید۔ **اشٹک** 1- ادھیائے 8- منتر 8)

بھاپ کا بیان

"جس ذریعہ سے سامان راحت حاصل ہو سکتا ہو۔ انسان کو ہمیشہ اسی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ آگ اور پانی کے ذریعہ سے جو سفید رنگ کی بھاپ (اشو) پیدا ہوتی ہے۔ علم صنعت کے استاد (شلپ ودیا ود) اس کے ذریعہ سے مذکورہ بالا سواریوں میں رفتار کی تیزی پیدا کرتے ہیں۔ ان سے ہمیشہ بڑا بھاری سکھ حاصل ہوتا ہے۔ یہ قوت آگ اور پانی کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے انسان کو ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ان کی یہ طاقت جو سکھ دینے والی اور قوت پیدا کرنے والی ہے۔ قابل استعمال ہے۔ اس میں بڑی بڑی خوبیاں ہیں۔ جن کا بیان کرنا اور دوسروں کو سکھانا انسان کا فرض ہے۔ اس کے ذریعہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا چاہئے۔ (یہاں لٹ (فعل حال) کی بجائے لنگ (مضارع) آیا ہے) آگ نہایت تیز حرکت پیدا کرنے والی اور سواریوں کو نہایت تیزی سے چلانے والی (پیڈوا) ہے (**نگھنٹو** ادھیائے 1 کھنڈ 14 میں پیدو پتنگ (تیز رفتار) اور اشو (زود رو) کا مترادف آیا ہے) اس تیز حرکت پیدا کرنے والی حرارت کا علم آریہ یعنی اہل تجارت و حرفت (ویشیوں) اور اہل مقدرت لوگوں کو ضرور حاصل کرنا چاہئے۔ (**اشتادھیائی** میں لفظ آریہ کے معنی سوامی (مالک) اور ویش بتائے ہیں۔") (رگوید **اشٹک** 1۔ ادھیائے 8۔ ورگ 9۔ منتر 1)

"خوش رفتار سواریوں میں فولاد کے برابر مضبوط چکروں یا پہیوں کے تین مجموعے رفتار میں تیزی پیدا کرنے کے لئے رکھنے چاہئیں۔ جن میں تمام کلیں اور اوزار لگے رہیں۔ اسی طرح علم صنعت کے عالموں کو تین سمبھ (مستول یا ستون) بنانے چاہئیں۔ جن کے سہارے تمام سامان اور کلیں ٹھیک ٹھیک قائم رہ سکیں۔ تمام عالم اور اہل صنعت جانتے ہیں کہ ان سواریوں سے امن، حفاظت، سکھ اور جملہ مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ ان سواریوں کی رفتار کا مدار آگ اور پانی ہی پر ہے۔ اس کے بغیر یہ سواریاں نہیں بن سکتیں۔ (ان کے ذریعہ سے وہ تیزی پیدا ہو سکتی ہے کہ) تین دن رات میں کہیں سے کہیں کالے کوسوں دور پہنچا دیویں۔" (رگ وید۔ **اشٹک** 1۔ ادھیائے 3۔ ورگ 4۔ منتر 1)

جہاز وغیرہ بنانے کا مصالحہ اور اندرونی تفصیل

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ زمین سمندر اور انترکش (خلا) میں سفر کرنے کے لئے جو سواریاں بنائی جائیں۔ وہ کس قسم کی ہونی چاہئیں؟

"ان کو لوہے، تانبے اور چاندی وغیرہ تین دھاتوں سے بنانا چاہئے۔ اور وہ ایسی تیز رو ہونی چاہئیں۔ جس طرح آتما اور من (دل) تیز پرواز ہیں۔ کلوں کے ذریعہ سے تحریک پا کر ہوا اور آگ ان سواریوں کو سریع الحرکت بنا دیتی ہیں۔" (رگوید۔ **اشٹک** 1۔ ادھیائے 3۔ ورگ 5۔ منتر 7)

جہاز کو بہت وسیع اور مستول لنگر اور کیل کانٹے سے درست بنا کر آگ کے گھوڑے کے ذریعہ سے بحر ذخار کے پار لے جانا چاہئے مذکورہ بالا تینوں قسم کی سواریوں میں حرکت کی تیزی پیدا کرنے کے لئے اند یعنی پانی اور بھاپ کو باقاعدہ استعمال کرنا چاہئے تاکہ وہ نہایت تیز رفتار ہو جائیں۔" (رگوید۔ **اشٹک** 1۔ ادھیائے 3 ورگ 34۔ منتر 8)

"اند پانی کا مترادف ہے۔" (نگھنٹو۔ کھنڈ 12)

"اند اندر مصدر سے او علامت ایزاد کر کے اور پہلے حرف یعنی کو سے بدل کر بنتا ہے۔ جو چیزوں کو مرطوب کرے۔ اسے اندو کہتے ہیں یعنی پانی اور چاند۔" (ان آدکوش پاد 1۔ سوتر 12)

"اے انسانو! مذکورہ بالا تین قسم کی سواریوں میں دل یا ہوا کی طرح تیز رفتار پیدا کرنے کے لئے کلوں اور اوزاروں کے ذریعہ سے حرکت پیدا کرو یعنی ان میں پانی بھرو اور پھر حرارت کے ذریعہ سے بھاپ پیدا کرو۔ جس سے نہایت تیزی اور سرعت پیدا ہو۔" (رگوید۔ **اشٹک** 1۔ ادھیائے 6۔ ورگ 9۔ منتر 4)

"سمندر زمین اور انترکش (خلا) کے سفر کو طے کرنے کے لئے مختلف قسم کی سواریاں بنانی چاہئیں۔ مثلاً بحری سفر کے لئے متی (**عقلمندوں**) کو جہاز اور کشتیاں بنانی چاہئیں۔ جس طرح صاحب عقل و دانش سواریوں میں آگ اور پانی سے کام لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہئے۔ انسان کو سمندر وغیرہ کے آر پار جانے کے لئے تدبیر و کوشش سے مذکورہ بالا قسم کی سواریاں بنانی چاہئیں۔" (رگ وید۔ **اشٹک** 1۔ ادھیائے 3۔ ورگ 34۔ منتر 7)

"متی میدھاوی یعنی صاحب عقل و فراست کا مترادف آیا ہے۔" (**نگھنٹو**۔ کھنڈ 15)

"اے انسانو! جب آپودسان یعنی جل پاتر (ظرف آب یا بائلر) کے نیچے لکڑی وغیرہ کی نہایت تیز آگ روشن کر کے حرکت کی تیزی پیدا کرنے والی اشو یعنی بھاپ کلوں میں گردش پیدا کرتی ہے۔ تب کرشن (معدنیات ارضی سے بنا ہوا یا کھینچنے والا) زمان (غبارہ) نہایت تیزی سے روشن آکاش کے اندر اڑتا ہے اور بڑی تیزی سے اوپر چڑھتا ہے۔"

(رگ وید۔ **اشٹک** 2۔ ادھیائے 3۔ ورگ 23۔ منتر 47)

"غبارہ میں 12 چکر ہونے چاہئیں۔ جن میں آرے لگے ہوئے ہوں اور جو تمام کلوں کو گھما دیں اور ان سب کے بیچ میں ایک چکر ہونا چاہئے۔ جس سے ان سب میں گردش پیدا ہو اور درمیانی اجزاء کو قائم رکھنے کے لئے بیچ میں تین کھمبن (نیتو) بنانی چاہئیں۔ ان میں تین تین سو شنکو (دندانہ یا پیچ) ہونے چاہئیں اور چلنے والی اور ٹھیرنے والی ساٹھ کلیں ہونی چاہئیں۔ الغرض اس میں مذکورہ بالا سب سامان رکھنا چاہئے۔ اس سامان کو کوئی کاریگر ہی جانتا ہے۔ سب کوئی اس کو نہیں سمجھ سکتے۔" (رگوید۔ **اشٹک** 2۔ ادھیائے 3۔ ورگ 24۔ منتر 48)

اس مضمون کے اور بہت سے منتر ویدوں میں موجود ہیں۔ جن کو یہاں موقع نہ ہونے کی وجہ سے نہیں لکھتے۔"

باب: 16

علم تار برقی کے اصول کا بیان

مندرجہ ذیل منتر میں علم تار برقی کے اصول کو بیان کیا ہے :-

بجلی کے گن اور آلہ برقی کے فوائد

"اے انسانو! اشون یعنی معدنیات ارضی اور حرارت سے بہت سے عالموں کے کام میں آنے والی نہایت اعلیٰ صفات سے بھرپور اور آگ کی خاصیت والی صاف دھاتوں سے پیدا ہوئے والی بجلی کا شرارہ یا رو پیدا کرنا چاہئے۔ اور اس کو محکمہ جنگی کے کاروبار میں غیر موصل اشیاء کے ذریعہ سے (قابو میں کر کے) ہر قسم کے کام کے لئے استعمال کرنا چاہئے اور تار کے مُنیم (آلہ برقی) کو بنانا چاہئے اس بجلی میں ضرب کرنے اور حرکت دینے کی صفت ہوتی ہے اور اس سے بڑے بڑے عمدہ اور اعلیٰ کام نکلتے ہیں۔ یہ لڑنے والے دشمن کو شکست دینے اور اپنی فوج کے بہادروں کو فتح حاصل کرانے میں نہایت کار آمد ہے فوج کے لوگوں کا سب کام اسی سے چلتا ہے۔ سورج کی طرح دور بیٹھے ہوئے لوگوں کو حالات کی اطلاع پہنچانے کے لئے اشون یعنی معدنیات ارضی اور بجلی کو ٹھیک ٹھیک استعمال میں لانا چاہئے اور تار نیتر (آلہ برقی) کے استعمال سے ہمیشہ فائدہ اٹھانا چاہئے۔" (رگ وید۔ اشٹک 1۔ ادھیائے 8۔ ورگ 21۔ منتر 10)

باب: 17

علم طب کے اصول کا مختصر بیان

"مندرجہ ذیل منتر میں علم طب کے اصول کو بیان کیا ہے۔"

استعمال دوا اور پرہیز

"اے شافی مطلق پرمیشور! آپ کی نظر رحمت سے ہمارے لئے سوم وغیرہ تمام ادویات راحت اور شفا عطا کرنے والی اور مرض کو جڑ اکھاڑنے والی ہوں۔ ہمیں ان کا علم ہو۔

جل اور پران (آب و ہوا) ہمارے موافق ہوں اور پاپ یا خواہشات اور غصہ یا بیماری وغیرہ جو ہمارے دشمن ہیں اور جن پاپوں یا بیماریوں وغیرہ سے ہم نفرت کرتے ہیں۔ ان کے لئے بھی مخالف اثر کرنے والی اور ان کو دفع کرنے والی اشیاء ہوں۔" (یجر وید۔ ادھیائے 6۔ منتر 22)

جو لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ ان کے لئے دوائیں موافق اثر دینے والی اور دکھ مٹانے والی ہوتی ہیں۔ مگر جو لوگ بد پرہیزی کرتے ہیں ان کے لئے دوا دشمن کی طرح دکھ بڑھانے والی ہوتی ہے۔

اس طرح ویدوں میں بہت سے منتر ہیں۔ جن میں علم طب کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ چونکہ یہاں ان کا موقع نہیں ہے۔ اس لئے نہیں لکھتے۔ مگر جہاں جہاں ایسے منتر آئیں گے۔ ان کی مفصل تشریح اسی موقع پر تفسیر کے اندر کر دی جائے گی۔"

باب: 18

پنر جنم یعنی تناسخ کا بیان

"مندرجہ ذیل منتروں میں گذشتہ اور آئندہ کئی جنم ہونے کا بیان ہے۔"

اگلے جنم میں انسانی جسم اور سکھ ملنے کے لئے التجا

"اے پرانوں کے قائم رکھنے والے ایشور! ہم اگلے جسم میں ہمیشہ سکھ پاویں یعنی جب ہم پچھلے جسم کو چھوڑ کر اگلا آنے والا جسم اختیار کریں۔ تو اس جسم میں ہمیں پھر آنکھ اور پران ملیں (یہاں آنکھ اور پران تمثیلاً آئے ہیں۔ دراصل آنکھ سے تمام اندریاں اور پران سے تمام پران (انفاس) اور انتہ کرن بھی مراد ہیں) اے بھگون! ہمیں اگلے جنم میں تمام سامان راحت دیجیو ..... ہم تمام جنموں میں سورج کی روشنی دیکھ سکیں اور اندر اور باہر آنے جانے والے پران سے بہرہ یاب ہوں اے سب کو عزیز رکھنے والے پرمیشور! ہم آپ سے یہی التجا کرتے ہیں کہ آپ کی رحمت سے ہمیں تمام جنموں میں سکھ ہی حاصل ہو۔"
(رگوید- اشٹک 8- ادھیائے 1- ورگ 23- منتر 6)

"اے بھگون! آپ کی عنایت سے ہمیں پران' اشیاء خوردنی اور قوت ہر جنم میں حاصل ہوں۔ زمین' سورج' انترکش (خلا بالائے زمین) اور سوم (نباتات) ہمارے لئے پھر اگلے جنم میں زندگی دینے والے اور جسم کی پرورش کرنے والے ہوں۔ اے قوت عطا کرنے والے پرمیشور! ہمیں اگلے جنم میں پھر دھرم کا راستہ دکھائیو۔ ہمیں ہر جنم میں آپ کی رحمت سے ہمیشہ سکھ حاصل ہو' یہی آپ سے التجا ہے۔" (ایضاً" منتر 7)

"اے جگدیشور (مالک جہان)! مجھے اگلے جنم میں آپ کی عنایت سے علم وغیرہ نیک گنوں سے آراستہ من (دل) اور عمر' نیک خیالات سے پر اور پاک آتما اور آنکھ اور کان عطا ہوں۔ تمام دنیا کو نور یا بصارت چشم عطا کرنے والا پرمیشور جو مکر وغیرہ تمام عیبوں سے

پاک اور جسم وغیرہ کا محافظ' عین علم و راحت مطلق ہے۔ جنم جنم میں ہمیں پاپ کے کاموں سے بچائیو اور ہماری حفاظت کریئو تاکہ ہم پاپ سے بچ کر ہر جنم میں سکھ پاویں۔" (یجر وید ادھیائے 4- منتر 15)

"اے بھگون! مجھے ہر جنم میں تمام اندریاں (حواس) اور پرانوں کو قائم رکھنے والی آتما' قوت علم وغیرہ' عمدہ سامان' ایشور کی محبت اور جسم انسانی پا کر ہون وغیرہ کرنے کی عادت عطا ہو۔ اے مالک جہان! جیسے ہم پچھلے جنم میں زبردست یاد رکھنے والی قوت حافظہ' عقل' عمدہ اور سڈول جسم اور حواس رکھتے تھے۔ ہمارے اس دوسرے جنم میں بھی ویسی ہی عقل اور ہر فعل کو انجام دینے کی قوت عطا ہو تاکہ ہم کسی قسم کی تکلیف یا مصیبت میں گرفتار نہ ہوں۔" (اتھروید- کانڈ 7- انوواک 1- ورگ 17- منتر 1)

جیو اپنے اعمال کے مطابق مختلف جونوں میں پڑتا ہے

"جو جیو پچھلے جنم میں جس قسم کے دھرم کے کام کئے ہوتا ہے۔ انہیں کے مطابق اگلے جنموں میں بہت سے اعلیٰ اعلیٰ جسم حاصل کرتا ہے اور اسی طرح جو پاپ کے کام کئے ہوتا ہے۔ وہ اگلے جنم میں انسان کا جسم نہیں پاتا۔ بلکہ حیوان وغیرہ کا جسم پا کر دکھ بھوگتا ہے پچھلے جنم کے کئے ہوئے پاپ اور پن کے مطابق سزا یا جزا پانے والا جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا' پانی اور نباتات وغیرہ اشیاء میں داخل ہو کر اپنے پاپ اور پن کے مطابق کسی جون میں پڑتا ہے۔ جو جیو ایشور کے کلام یعنی وید کو بخوبی جان اور سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے وہ مثل سابق پھر عالموں کا جسم پا کر سکھ بھوگتا ہے اور اس کے خلاف عمل کرنے سے تریک (یعنی حیوانات وغیرہ) کا جسم پا کر دکھ پاتا ہے۔" (اتھروید کانڈ 5- انوواک 1- ورگ 1- منتر 2)

"اس دنیا میں پاپ اور پن کا نتیجہ بھوگنے کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک عارفوں یا عالموں کا اور دوسرا علم و معرفت سے غافل انسانوں کا (ان کو پتری یان اور دیویان بھی کہتے ہیں۔) ان میں سے پتری یان وہ ہے۔ جس میں جیو ماں باپ سے جسم حاصل کر کے پاپ اور پن کے عوض میں متواتر سکھ دکھ بھوگتا رہتا ہے یعنی بار بار جنم پاتا ہے۔ اور دیویان وہ ہے جس میں انسان موکش کے درجے کو حاصل کر کے مرنے اور پیدا ہونے کے جنجال یعنی دنیوی بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے ان میں سے پہلے میں جیو اپنے کمائے ہوئے پن کے

پھل کو بھوگ کر پھر پیدا ہوتا ہے اور پھر مرتا ہے۔ (اور دوسرے راستہ پر چلنے سے دوبارہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ مرتا ہے) میں نے یہ دو راستے سنے ہیں۔ یہ تمام دنیا انہیں دو راستوں پر چلی جا رہی ہے۔ اور متواتر ان راستوں سے آتی اور جاتی ہے۔ یعنی ہر وقت آواگون (آمدورفت) جاری ہے۔ جب جیو پچھلے جسم کو چھوڑ کر ہوا' پانی اور نباتات وغیرہ میں سے گذرتا ہوا باپ یا ماں کے جسم میں داخل ہوتا اور دوبارہ جنم پاتا ہے۔ تب وہ جیو جسم اختیار کرتا ہے۔" (یجر 19- 47)

اسی طرح نرکت کے مصنف نے بھی بار بار جنم ہونے کی بابت لکھا ہے کہ

"میں مرا ہوں اور پھر پیدا ہوا ہوں۔ اور پھر پیدا ہو کر پھر مرا ہوں۔ ہزاروں قسم کی جون میں پڑ چکا ہوں۔ قسم قسم کی غذائیں کھائیں اور مختلف پستانوں کا دودھ پیا۔ بہت سی مائیں دیکھیں اور بہت سے باپ اور دوستوں سے تعلق ہوا اوندھے منہ بڑی تکلیف میں حمل کے اندر رہا۔" (نرکت 13- 19)

پتنجلی منی جی اپنے یوگ شاستر میں اور ویاس جی اس کی شرح میں دوبارہ جنم ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

مرنے کا عالمگیر خوف تناسخ کی تصدیق کرتا ہے

"تمام جانداروں کو پیدا ہونے کے وقت سے ہی برابر مرنے کا خوف لگا رہتا ہے۔ جس سے اگلے اور پچھلے جنم کا ہونا ثابت ہے کیونکہ کیڑا بھی پیدا ہوتے ہی مرنے سے خوف کھاتا ہے عالموں کو بھی یہی خوف دامنگیر ہے۔ پس ثابت ہوتا ہے کہ جیو کئی جنم پاتا ہے اگر گذشتہ جنم میں مرنے کا تجربہ نہ ہوا ہوتا تو اس کا کوئی اثر یا خیال نہیں رہنا چاہئے تھا اور اثر یا خیال کے بغیر یادداشت بھی نہیں ہوتی۔ پھر پچھلی یاد کے بغیر مرنے سے کیوں خوف لگتا ہے؟ اس لئے ہر جاندار میں خوف مرگ کے دیکھنے سے اگلے اور پچھلے جنموں کا ہونا ثابت ہے۔" (پاتنجل یوگ شاستر ادھیائے 1- پاد 2- سوتر 9)

اسی طرح عالم و فاضل گوتم رشی نے نیائے درشن میں اور واتسیاین رشی نے اپنی شرح میں دوبارہ جنم ہونے کو مانا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ

"پہلے جسم کو چھوڑ کر دوسرا جسم اختیار کرنا پریت بھاؤ کہلاتا ہے۔ پریت بھاؤ سے ایک جسم کو چھوڑنے (پریت) کے بعد پھر دوسرا جنم پا کر جیو کا دوبارہ جسم میں آنا (بھاؤ) مراد

ہے۔" (نیائے ا- سوتر 19)

انسان کا کمزور حافظہ پچھلے جنم کی بات یاد نہیں کر سکتا

"تناسخ کی بابت بعض لوگ جو ایک ہی جنم مانتے ہیں۔ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اگر کوئی پچھلا جنم تھا تو اس کی یاد کیوں نہیں رہتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گیان نیتر (چشم ہوش) کھول کر دیکھنا چاہئے کہ اسی جسم میں پیدا ہونے کے وقت سے پانچ برس کی عمر تک جو جو سکھ یا دکھ ہوا ہے اور جو جو کام حالت خواب یا بیداری میں کئے ہیں۔ ان کی یاد نہیں رہتی۔ پھر پچھلے جنم کی بات یاد رہنے کا تو ذکر ہی کیا ہے؟

دکھ سکھ کے نشیب و فراز سے تناسخ ثابت ہے

سوال۔ اگر ایشور پچھلے جنم میں کئے ہوئے پاپ اور پن کے عوض کے اندر سکھ دکھ دیتا ہے تو ہمیں ان (اعمال) کا علم نہ ہونے سے ایشور نامنصف ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے ہماری درستی نہیں ہوتی۔"

جواب۔ علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک پرتیکش (بدیہی) اور دوسرا انومانک (قیاسی) مثلاً ایک طبیب اور ایک علم طب سے ناواقف شخص کے جسم میں بخار پیدا ہو۔ ان میں سے جو طبیب ہے وہ علت و معلول اور دلیل سے بذریعہ قیاس بخار کے باعث کو جان لیتا ہے مگر دوسرا ناواقف شخص اس کو نہیں جان سکتا۔ لیکن وہ علم طب سے ناواقف شخص بھی بخار کے موجود ہونے سے اتنا ضرور جان لیتا ہے کہ میں نے کوئی بد پرہیزی کی ہے۔ کیونکہ وہ اس بات کو جانتا ہے کہ علت کے بغیر کوئی معلول نہیں ہوتا۔ اس لئے عادل و منصف ایشور پاپ اور پن کے بغیر کسی کو دکھ یا سکھ نہیں دیتا۔ دنیا میں سکھ اور دکھ کے نشیب و فراز کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلے جنم میں ضرور پاپ اور پن کئے ہیں۔"

اس مضمون کے متعلق ایک ہی جنم ماننے والوں کے اسی قسم کے اور بھی اعتراض ہوتے ہیں۔ جن کا جواب (1) ذرا غور کرنے سے بخوبی دے سکتے ہیں عقلمندوں کے لئے اتنا ہی کافی ہے' زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اہل دانش ذرا سے اشارہ سے بہت کچھ سمجھ جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کتاب کے بڑھ جانے کا بھی خوف ہے۔ اس لئے زیادہ نہیں لکھتے۔"

باب: 19

بیاہ کا بیان

اب بیان کے مضمون پر لکھا جاتا ہے:۔

بیاہ کا مقصد

"اے کماری (کنواری جوان لڑکی)! میں اولاد حاصل کرنے کی غرض سے تیرا ہاتھ پکڑتا ہوں یعنی تیرے ساتھ بیاہ کرتا ہوں اور تیرا بیاہ میرے ساتھ ہوتا ہے۔ اے عورت! تو مجھ (اپنے خاوند) کے ساتھ عمر بسر کر۔ ہم دونوں بڑھاپے تک باہم مل کر رہیں اور ہمیشہ آپس میں محبت اور سلوک کے ساتھ رہتے ہوئے دھرم اور آنند حاصل کریں۔ قادر مطلق، عادل و منصف، خالق جہان و کارساز عالم پرمیشور نے سرانجام کارخانہ داری کے لئے تجھے میرے ساتھ منسوب کیا ہے۔ اس امر میں تمام عالم گواہ ہیں۔ اگر ہم اس عہد کو توڑیں گے تو پرمیشور اور نیز عالموں کے سامنے سزاوار ہوں گے۔" (رگوید- **اشٹک** 8- ادھیائے 3- ورگ 27- منتر 1)

اصول خانہ داری

جس طریق سے مرد اور عورت کو بیاہ کے بعد مل کر رہنا چاہئے۔ اس کی نسبت ایشور ہدایت کرتا ہے کہ "اے زن و مرد! تم دونوں اس دنیا میں گرہ آشرم (خانہ داری) میں داخل ہو کر ہمیشہ سکھ کے ساتھ رہو اور کبھی باہم نفاق نہ کرو اور سفر میں باہر جانے کے وقت یا اور کسی طرح کبھی باہم جدا نہ ہوں۔ اسی طرح میری آشیرباد پاکر دھرم کی ترقی اور تمام دنیا کی بھلائی کرتے ہوئے میری بھگتی (اطاعت) میں مشغول ہو کر سکھ کے ساتھ عمر بسر کرو۔ اور اپنے گھر میں بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ خوش رہو اور ہر قسم کے آنند کو حاصل کرو۔ اور ہمیشہ سچے دھرم پر قائم رہو۔" (رگوید- **اشٹک** 8- ادھیائے 3- ورگ 28- منتر 2)

اس سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ایک عورت کا ایک ہی خاوند ہونا چاہئے اور اسی طرح ایک مرد کو ایک ہی عورت سے بیاہ کرنا چاہئے۔ یعنی مرد کو ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ اور نیز عورت کو ایک سے زیادہ مرد کے ساتھ بیاہ کرنے کی ممانعت ہے۔ اس میں یہ دلیل ہے کہ

"وید کے منتروں میں مرد اور عورت کا لفظ واحد میں آیا ہے۔ ویدوں میں بیاہ کے مضمون پر اس قسم کے بہت سے منتر ہیں۔"

باب: 20

نیوگ کا بیان

"مندرجہ ذیل منتروں میں بیوہ عورت اور رنڈوے آدمی کے نیوگ کا ذکر ہے۔"

خاوند بیوی کو سفر میں ساتھ رہنا چاہئے

"اے بیاہے ہوئے مرد عورتو! تم دونوں رات کو کہاں ٹھہرے تھے؟ اور دن کہاں بسر کیا تھا؟ تم نے کھانا وغیرہ کہاں کھایا تھا؟ تمہارا وطن کہاں ہے؟ جس طرح بیوہ عورت اپنے دیور (دوسرے خاوند) کے ساتھ شب باش ہوتی ہے یا جس طرح بیاہا ہوا مرد اپنی بیاہتا عورت کے ساتھ اولاد کے لئے یکجا شب باش ہوتا ہے۔ اسی طرح تم کہاں شب باش ہوئے تھے؟" (رگوید **اشٹک** 7- ادھیائے 8- ورگ 18- منتر 2)

اس منتر میں مرد عورت کے باہمی سوال و جواب میں تشنیہ (1) کے آنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مرد کو ایک ہی عورت کرنی چاہئے۔ اور ایک عورت کو ایک ہی مرد سے بیاہ کرنا چاہئے۔ اور دونوں کو ہمیشہ آپس میں محبت سے رہنا چاہئے۔ اور کبھی جدا یا زناکاری میں مبتلا نہ ہونا چاہئے۔"

لفظ "دیو" کی نسبت نرکت میں لکھا ہے کہ

"دیور دوسرے ور یعنی خاوند کو کہتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 3- کھنڈ 15)

نیوگ بیوہ اور رنڈوے کا اور بیاہ کنوارے اور کنواری کا ہوتا ہے

اس لئے بیوہ عورت کو دوسرے مرد کے ساتھ اور نیز ایسے مرد کو جس کی عورت مرگئی ہو بیوہ عورت کے ساتھ نیوگ کرنے کی اجازت پائی جاتی ہے۔ بیوہ عورت کا اولاد کے لئے صرف اسی مرد سے نیوگ ہونا چاہئے۔ جس کی عورت مرگئی ہو نہ کہ کنوارے لڑکے سے اور اسی طرح کنوارے لڑکے کا بیاہ بیوہ عورت کے ساتھ نہیں کرنا چاہئے۔ گویا کنوارے

لڑکے اور کنواری لڑکی کا ایک ہی بار بیاہ ہوتا ہے اور نیوگ صرف بیوہ عورت اور رنڈوے مرد کے مابین ہوتا ہے۔ ودج یعنی (براہمن کشتری اور ویش) پہلے تین ورنوں کو دوسری بار بیاہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

دوسری شادی صرف شودروں میں ہوتی ہے

دوبارہ شادی صرف شوودروں کے لئے بتائی گئی ہے۔ کیونکہ یہ درن علم وغیرہ سامان سے بے بہرہ ہوتا ہے (اس سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ) نیوگ شدہ مرد عورت کو اولاد پیدا کرنے کے لئے اسی طرح برتاؤ رکھنا چاہئے۔ جس طرح بیاہے ہوئے عورت مرد کا باہمی برتاؤ ہوتا ہے۔

نیوگ بیاہ کی طرح برادری کے سامنے کیا جاتا ہے

"اے مرد! یہ بیوہ عورت اپنے خاوند کے مرجانے پر خاوند سے حاصل ہونے والے سکھ کی خواہش کرتی ہوئی تجھے اپنا خاوند قبول کرتی ہے اور نیوگ کے قاعدے سے تیرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ تو اس کو قبول کر اور اس سے اولاد پیدا کر۔ یہ بیوہ عورت ویدوں میں بیان کئے ہوئے قدیم دھرم کو پالتی ہوئی بطریق نیوگ خاوند کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے تو بھی اسے قبول کر اور اس بیوہ عورت سے اس وقت یا اس دنیا میں اولاد پیدا کر اور اس کو درون یعنی دردیہ (مال و دولت) یا دیریہ (نطفہ) عطا کر۔ گویا بطریق گربھا دھان اس سے ہم صحبت ہو۔" (اتھروید کانڈ 18- انوواک 3- ورگ 1- منتر 1)

نیوگ کی اولاد

"اے بیوہ عورت! اپنے اس مرے ہوئے اصلی خاوند کو چھوڑ کر زندہ دیور یعنی دوسرے خاوند کو قبول کر۔ اس کے ساتھ رہ کر اولاد پیدا کر۔ وہ اولاد جو اس طرح پیدا ہو گی۔ تیرے اصلی خاوند کی ہو گی۔ جس کو تو نے بیاہ میں اپنا ہاتھ دیا تھا۔ اگر نیوگ کئے ہوئے خاوند کے لئے اولاد پیدا کرنے کی غرض سے نیوگ کیا ہے۔ تو اس صورت میں یہ اولاد اس کی ہو گی اور اگر اپنے لئے کیا ہے تو وہ اولاد تجھ بیوہ کی ہو گی۔ اے بیوہ عورت! تو اپنے اصلی خاوند کے مرنے پر کسی ایسے مرد کو بطریق نیوگ خاوند قبول کر جس کی بیاہتا عورت مر گئی ہو۔ اور اس طرح اولاد پیدا کر کے سکھ حاصل کر۔" (رگوید۔ منڈل 1- سوکت

18- منتر 8)

اب اس بارہ میں لکھا جاتا ہے کہ نیوگ سے کیسے اولاد پیدا کرنی چاہئیں؟ اور کیسے بار نیوگ کرنا چاہئے؟

اولاد کی تعداد

"اے دیریہ (نطفہ) عطا کرنے والے اصلی خاوند! تو اس بیاہتا عورت کو رتو دان (2) (ہمبستری) سے باامید کر اور اس کو صاحب اولاد اور ہر قسم کے اعلیٰ سے اعلیٰ سکھ سے بہرہ ور کر۔ اس بیاہتا عورت سے دس اولاد پیدا کر لے اس سے زیادہ ہرگز پیدا نہ کر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشور نے مرد کو صرف دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت دی ہے۔

"اسی طرح اے عورت! تو اپنے بیاہے ہوئے خاوند سمیت گیارہویں خاوند تک نیوگ کر۔" (رگوید۔ اشٹک 8- ادھیائے 3- ورگ 28- منتر 5)

یعنی اگر اتفاق سے ایسی آفت یا مصیبت واقع ہو کہ خاوند مرتے چلے جائیں تو اولاد کے لئے بیوہ عورت دسویں خاوند تک نیوگ کرے اور اگر خواہش نہ ہو تو مرد یا عورت ایسا نہ کریں۔ (3)

"اب مختلف خاوندوں کی اصطلاحیں بیان کرتے ہیں۔"

نیوگ کے خاوند

اے عورت! تیرا پہلا جو بیاہا ہوا خاوند ہے وہ کنوارے پن کی صفت سے موصوف ہونے کی جہ سے سوم نامزد ہوتا ہے اور جو تیرا دوسرا نیوگ کا خاوند ہے اور جس کو تو بیوہ ہونے پر قبول کرتی ہے اس کی اصطلاح گندھرو ہے۔ کیونکہ وہ بھوگ (صحبت) کئے ہوئے اور اس سے واقف ہوتا ہے اور جس سے تو تیسری بار نیوگ کرتی ہے۔ اس کی اصطلاح اگنی ہے۔ کیونکہ جب وہ تجھ دو مردوں کی صحبت بھگتی ہوئی کے ساتھ نیوگ کرتا ہے تو اس کے جسم کی دھات اس طرح جل جاتی ہے، جیسے آگ میں ایندھن، اے عورت! چوتھے سے لے کر دسویں تک جس قدر تیرے خاوند ہیں۔ ان کی طاقت اور نطفہ معمولی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ منش نامزد ہوتے ہیں اسی طرح عورتوں کی بھی (حلم اور دھرم وغیرہ نیک اوصاف سے بہرہ مند ہونے کی وجہ سے) سومیا اور علم موسیقی میں ماہر ہونے کی وجہ سے) گندھرویا اور (حرارت یا جوش نفاس کی وجہ سے) آگنا شی اور (عقل و تمیز یا مونس مرد ہونے کی وجہ

سے) منشیہ جا اصطلاحیں ہوتی ہیں۔ (رگوید- **اشٹک** 8- ادھیائے 3- ورگ 27- منتر 5)

"اے دیور (دوسرے خاوند) کی خدمت کرنے والی عورت! اور اے بیاہے ہوئے خاوند کی فرمانبردار بیوی! تو نیک اوصاف والی ہو (یعنی خاوند کو ہمیشہ سکھ دے اور اس کے ساتھ ہرگز ناچاقی نہ رکھ) تو گھر کے کاروبار میں عمدہ اصول پر عمل کر اور اپنے پالے ہوئے جانوروں کی حفاظت کر۔ اور عمدہ کمال و خوبی اور علم و تربیت حاصل کر۔ طاقتور اولاد پیدا کر اور ہمیشہ اولاد کی پرورش میں مستعد رہ! اے نیوگ کے ذریعہ سے دوسرے خاوند کی خواہش کرنے والی! تو ہمیشہ سکھ دینے والی ہو کر گھر میں ہون وغیرہ کرنے کی آگ کا استعمال اور تمام خانہ داری کے کاروبار کو دل لگا کر بڑی احتیاط سے کر۔" (اتھروید کانڈ 14- انوواک 2- منتر 18)

مندرجہ بالا منتروں میں مرد اور عورت کے لئے آپت کال (آفت یا مصیبت) کی حالت میں نیوگ کرنے کی اجازت (4) دی گئی ہے۔"

باب: 21

راجہ اور رعیت کے فرائض کا بیان

"مندرجہ ذیل منتروں میں راج دھرم (اصول جہانداری) کا بیان ہے۔"

تین سبھائیں سلطنت کا انتظام کریں

"جس طرح سورج اور چاند اپنی روشنی سے تمام مجسم اشیاء کو روشن کرتے ہیں۔ اسی طرح ماہ و خورشید کے برابر پرجاہ و جلال اور عدل و انصاف کے نور سے منور تین سبھائیں (پارلیمنٹ جیسے ادارے یا انجمنیں) سلطنت کو زینت دیتی ہیں۔ ان سبھاؤں کے ذریعہ سے رعایا جنگ میں فتح پا کر سکھ بھوگتی ہے۔ اصول جہانداری سے واقف کار سبھائیں تمام قلمرو کی مخلوقات کو سکھی اور رعیت کو دولت و حشمت سے مالا مال کرتی ہیں۔ (مذکورہ بالا تین سبھاؤں کے نام یہ ہیں:۔ راج آریہ سبھا (انجمن نظم و نسق سلطنت) جس میں خصوصاً مہمات سلطنت کا انصرام کیا جاتا ہے۔ آریہ دھرم سبھا (انجمن اشاعت علم) جس میں خصوصاً علم کی اشاعت اور ترقی کا انتظام کیا جاتا ہے آریہ دھرم سبھا (انجمن اشاعت دھرم) جس میں خصوصاً ودیا کی ترقی اور ادھرم کا انسداد بذریعہ اپدیش (ہدایت و نصیحت) کیا جاتا ہے۔ یہ تینوں سبھائیں باہم مل کر کل کاروبار سلطنت کو انجام دیتی ہیں اور ملک میں نہایت اعلیٰ انتظام اور عمدہ بندوبست کرتی ہیں۔ جس قلم رو میں یہ تین سبھائیں موجود ہوتی ہیں۔ اور ان میں دھرماتما (نیک نہاد) اور عالم لوگ معاملہ کے کھرے کھوٹے اور نیک بد یا حق و ناحق کی چھان بین اور تحقیقات کر کے اچھی باتوں کی ترقی اور اشاعت اور بری باتوں کی روک اور انسداد کرتے ہیں۔ اس قلمرو میں تمام رعایا ہمیشہ سکھی رہتی ہے اور جہاں ایک ہی شخص (مطلق العنان) بادشاہ ہوتا ہے۔ وہاں رعایا سخت تکلیف پاتی ہے۔ اس لئے ایشور ہدایت کرتا ہے کہ) میں دیکھتا ہوں کہ جہاں سبھاؤں کے ذریعہ سے سلطنت کا انتظام کیا جاتا ہے

وہاں رعایا بہت خوش و خرم رہتی ہے۔ جو شخص اپنے علم و یقین اور صدق دل سے سچائی اور انصاف پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے وہی صاحب علم شخص راج سبھا میں داخل ہونے کے لائق ہوتا ہے اور جو ایسا نہ کرے اس کو سبھا میں داخل نہیں کرنا چاہئے۔ مذکورہ بالا سبھاؤں میں گندھرو یعنی روئے زمین یا قلمرو کی حفاظت کرنے والوں کاروبار سلطنت میں ہوشیار وایوکیش یعنی ہوا کی طرح جاسوسوں کو سب جگہ پھیلا کر ہر مقام کی خبر رکھنے والوں اور قلمرو کے تمام حالات سے واقف کار شخصوں مثل شعاع آفتاب سچے انصاف کی روشنی سے دنیا میں اجالا کرنے والوں اور رعایا کے خیر اندیش دھرماتماؤں کو سبھا سد (اراکین انجمن) مقرر کرنا چاہئے نہ کہ ان کو جن میں یہ اوصاف نہ ہوں (ایشور کی یہ ہدایت سب کو ماننی چاہئے) (رگ وید۔ **اشٹک** 3۔ ادھیائے 2۔ ورگ 24۔ منتر 6)

"اے پرمیشور! تمام کاروبار سلطنت تیری ذات سے قائم ہے۔ تو ہی سلطنت کا انتظام کرنے والا ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اپنی رحمت سے حفاظت رعایا اور انتظام جہانداری کی طاقت و لیاقت عطا کر۔ ہمارے درمیان کوئی شخص تیری ذات سے منکر نہ ہووے۔ ہمیں کبھی ذلت نصیب نہ ہو۔ ہم اس دنیا میں ہمیشہ راجیہ ادھکاری (حاکمان سلطنت) ہوں۔" (یجر وید ادھیائے 20۔ منتر 1)

براہمن اور کشتریہ باہم مل کر فرائض سلطنت انجام دیں

"جس ملک میں برہم یعنی وید اور ایشور کو جاننے والے براہمن اور شجاعت و استقلال وغیرہ صفات سے آراستہ کشتریہ صاحب علم اور باہم اتفاق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اس ملک کے لوگ پنیہ (نیکی یا سخاوت) اور یگیہ (رفاہ عام کے کام) کرنے والے ہوتے ہیں۔ جس ملک میں عالم لوگ پرمیشور کو مانتے ہیں اور اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کرتے ہیں۔ اس ملک کی رعایا خوشحال رہتی ہے۔" (یجر وید ادھیائے 20۔ منتر 25)

وید میں ایشور کا حکم ہے کہ :-

"اے سبھادھیکش (میر انجمن یا راجہ)! منور بالذات اور خالق جہان پرمیشور کی مخلوقات میں ماہ خورشید کے برابر جاہ و جلال اور اپنے دست قدرت سے رعایا کو پرورش کرنے والے! اے جان کو لینے اور بخشنے کی طاقت رکھنے والے، اے یمن اور آکاش میں رہنے والی تمام ادویات سے جملہ امراض عالم یا ظلم کی جڑ اکھاڑنے والے! میں (راج

پروہت یا سبھاسد) انصاف وغیرہ نیک گنوں کی ترقی اور کامل علم کی اشاعت کے لئے تیرا ابھشیک کرتا ہوں یعنی بطریق رسم تخت نشینی تیرے سر پر خوشبودار پانی کا چھینٹا دیتا ہوں۔ میں تجھے پرمیشور کی غیر متناہی قدرت اور علم و معرفت کے خزانہ سے جاہ و جلال اور عالمگیر حکومت اعلیٰ ناموری اور نیک سیرت حاصل کرنے اور فرائض سلطنت کو انجام دینے کے لئے مقرر کرتا ہوں۔" (یجروید ادھیائے 20- منتر 3)

"(راجہ کہتا ہے) "اے پرمیشور! آپ راحت مطلق ہیں۔ ہمیں بھی اچھے راج کے ذریعہ سے سکھی کیجئے۔ آپ عین مسرت ہیں۔ ہمیں بھی بذریعہ انتظام راج سبھا نہایت اعلیٰ سکھ اور سرور سے بہرہ مند کیجئے۔ ہم راحت دوام کے لئے آپ کی پناہ لیتے ہیں۔ آپ ہی ایسے راج کو دینے والے ہیں، جس میں سکھ ہو۔ اس لئے ہم آپ کی اپاسنا کرتے ہیں۔ اے سچے نامور! اے سچی خوشی کے مخزن اور سچی راحت عطا کرنے والے! اے سچائی کو ظاہر اور سچے راج کو ہمارے درمیان قائم کرنے والے ایشور! ہم آپ ہی کو اپنی راج سبھا (انجمن نظم و نسق) کا مہاراج ادھیراج مانتے ہیں۔" (یجروید۔ ادھیائے 20- منتر 4)

راجہ اور اراکین سبھا کا سراپا

سبھاد ھیکش یعنی راجہ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ "اقبال سلطنت بمنزلہ میرے سر کے ہے۔ اعلیٰ شہرت بمنزلہ منہ سچے انصاف کا اجالا بمنزلہ میرے سوئے سر اور ابرو کے ہے۔ پران یعنی پرمیشور یا جسم میں رہنے والی ہوا جو باعث حیات ہے وہ بمنزلہ میرے حاکم یا راجہ کے ہے مئوکش کا سکھ، برہم اور وید بمنزلہ میرے سمراٹ (شہنشاہ) کے ہیں۔ سچے علوم اور دیگر ہر قسم کے نیک گنوں کی افزائش و ترقی بمنزلہ آنکھ اور کان کے ہیں۔" (ایضا" منتر 5)

"اوپر جو راجہ کا مرقع کھینچا گیا ہے۔ وہی سراپا سبھاسدوں (اہالیان سبھا) کا سمجھنا چاہئے۔"

"اعلیٰ اقتدار و حکومت بمنزلہ میرے بازو کے ہے اور پاک علم سے بہرہ مند دل اور کان وغیرہ اندریاں (حواس) میرے ہاتھوں کی مانند پکڑنے کے آلات ہیں۔ اعلیٰ ہمت حوصلہ و استقلال میرا کام ہے۔ اور میرا راج میرے دل کی مثال ہے۔" (ایضا" منتر 7)

"میری قلمرو میری پشت ہے اور فوج اور خزانہ میری قوت بازو یا بمنزلہ پیٹ ہیں۔ رعیت کو آرام و راحت سے آراستہ و پیراستہ کرنا اور اس کو صاحب محنت و تدبیر بنانا بمنزلہ

میرے کولہے کے ہے۔ رعایا کو اصول تجارت اور علم ریاضی میں کامل و ماہر بنانا بمنزلہ میری ران اور کہنی کے ہے اور رعایا اور راج سبھا (انجمن نظم و نسق سلطنت) کے مابین میل ملاپ اور کلی اتحاد و اتفاق قائم رکھنا بمنزلہ میرے زانو کے ہے۔ الغرض مذکورہ بالا فعل میرے اعضاء کی مثال ہیں۔" (ایضا" منتر 8)

جس طرح انسان کو اپنے اعضاء کی محبت اور ان کی پرورش کا خیال ہوتا ہے۔ اسی طرح رعایا کی حفاظت اور پرورش کے لئے مذکورہ بالا باتوں کا خیال رکھنا واجب ہے۔

سلطنت کی بنیاد ایشور اور دھرم پر قائم ہو

"میں پرمیشور اس راج میں جہاں دھرم کی پابندی ہوتی ہے' قائم ہوتا ہوں۔ جس ملک میں علم اور دھرم کی ترقی اور اشاعت ہوتی ہے۔ وہ میرا مقام مالوف ہے۔ میں اس راج میں فوج کے گھوڑوں اور بیلوں کو قوت عطا کرتا ہوں۔ میں ان میں اور نیز تمام کائنات کے جزو جزو میں قائم ہوں۔ میرا قیام ہر آتما' پران (نفس) اور زبردست سے زبردست شئے' آکاش' زمین اور ہر یگیہ (نیک کام) میں ہے۔ میں سب جگہ محیط و بسیط ہوں۔ جو راجہ مجھ معبود کل کا سہارا لے کر فرائض سلطنت کو انجام دیتے ہیں۔ وہ ہمیشہ اقبال مند اور فتح نصیب ہوتے ہیں۔" (یجروید ادھیائے 20- منتر 10)

اس طرح حاکمان سلطنت کا فرض ہے کہ رعیت کی حفاظت اور پرورش کریں۔ اور عدل و انصاف اور علم سے کام لیں تاکہ ظلم و جہالت ملک سے کافور ہو۔"

"میں اس محافظ کائنات' صاحب جاہ و جلال' نہایت زور آور' فاتح کل' تمام کائنات کے راجا' قادر مطلق اور سب کو قوت عطا کرنے والے پرمیشور کو' جس کے آگے تمام زبردست بہادر سر اطاعت خم کرتے ہیں اور جو انصاف سے مخلوقات' حفاظت کرنے والا اندر (قادر مطلق پرمیشور) ہے' ہر جنگ پر فتح پانے کے لئے مدعو کرتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں۔ وہ اعلیٰ دولت و حشمت کا عطا کرنے والا قادر مطلق ایشور ہمارے تمام کاروبار سلطنت میں امن و امان' فتح و نصرت اور خیر و عافیت قائم رکھے۔" (یجروید ادھیائے 20- منتر 50)

اراکین سبھا کے فرائض

"اے عالم و فاضل اراکین سبھا! تم بے نظیر اعلیٰ اصول جہانداری پر عمل اور علم غیر متناہی کی ترقی و اشاعت کرو۔ تمام کاروبار سلطنت کو سنبھالو۔ اور صاحب علم و تہذیب رعایا

کے درمیان عمدہ اور اعلیٰ راج کرو۔ اور ملک میں سورج کی روشنی کی مثال عدل و انصاف کا اجالا اور ظلم و تاریکی کا منہ کالا کرو۔ اپنے زیرسایہ کل رعایا کو پورا پورا سکھ پہنچانے کے لئے اس قلمرو کو دشمنوں سے خالی اور ہر قسم کے خلل سے پرامن کرو۔ نیک اصول جہانداری پر عمل کر کے قلمرو میں عروج و اقبال کو ترقی دو۔ وید کے علم سے ماہر اہالیان سبھا کے درمیان جو شخص اعلیٰ درجہ کے کمال و خوبی سے آراستہ اور تمام علوم سے پیراستہ ہو۔ اسی کو سبھاد ھیکشن (انجمن کا سربراہ یا راجہ) بناؤ۔ اے اہالیان سبھا! تم رعایا کو یہ امر ذہن نشین کراؤ کہ ہمارے اور تمہارے لئے جو بات راج سبھا (انجمن نظم و نسق) میں قرار پاتی ہے۔ وہی راجہ کی مثال ہمارے سر آنکھوں پر ہے اس لئے ہم اس نامور شخص کو جو مشہور و معروف ماں کا بیٹا ہے۔ بذریعہ ابھیشک (رسم تخت نشینی) سبھا دھیکشن (راجہ) قبول کرتے ہیں۔" (یجر وید۔ ادھیائے 9۔ منتر 40)

"اندر (پرمیشور) کی عنایت سے سبھا کے انتظام میں ہمیشہ اعلیٰ فتح و کامیابی حاصل ہو اور کبھی شکست نصیب نہ ہو۔ راجہ ادھیراج پرمیشور روئے زمین کے راج یا ملکی سلطنتوں میں ہمارے درمیان اپنے سچے نور اور عدل و انصاف سے جلوہ گر ہو۔ وہ مالک جہاں ہر انسان کا معبود حقیقی ہمارا ممدوح و معظم، ملجا و ماویٰ اور مخدوم و مکرم ہے۔ اے مہاراج! راجاؤں کے راجا پرمیشور! آپ ہمارے راج میں بطریق احسن رونق افروز ہو جائیں اور آپ کے لطف و احسان سے ہم بھی اس عالمگیر حکومت میں ہمیشہ شرف و عزت پاویں۔" (اتھرو وید کانڈ 1- انوواک 10- ورگ 68- منتر 1)

"اے اندر (پرمیشور)! تو تمام دنیا کا مہاراج ادھیراج اور سب کی سننے والا ہے۔ ہمیں بھی اپنی رحمت سے ایسا ہی کر۔ اے بھگوان! تو قائم بالذات اور مخلوقات کو من مانگا سکھ اور اقتدار عطا کرنے والا ہے۔ ہمیں بھی اپنا مرہون عنایت کر۔ اے خالق جہان! جیسے تو اعلیٰ صفات سے موصوف اور تمام بڑی سے بڑی سلطنتوں کی حفاظت کرنے والا اور مخلوقات کو سچے عدل و انصاف سے پرورش کرنے والا ہے۔ ہم بھی ویسے ہی ہوں۔ اے مہاراج ادھیراج پرمیشور! یہ قدیم اور اٹل راج دھرم سے معمور، لازوال اور گوناگوں تیرا ہی ہے۔ آپ کے فضل و کرم سے یہ ہمیں حاصل ہو (اس طرح التجا کرنے پر ایشور آشیر باد دیتا ہے کہ) میری پیدا کی ہوئی یہ تمام روئے زمین تمہارے تابع ہو۔" (ایضاً" منتر 2)

"اے انسانو! تمہارے آیدھ یعنی توپ۔ بندوق وغیرہ آتش گیر اسلحہ اور تیر کمان تلوار

وغیرہ ہتھیار میری عنایت سے مضبوط اور فتح نصیب ہوں۔ بدکردار دشمنوں کی شکست اور تمہاری فتح ہو۔ تم مضبوط' طاقتور اور کارہائے نمایاں کرنے والے ہو۔ تم دشمنوں کی فوج کو ہزیمت دے کر انہیں رو گرداں و پسپا کرو۔ تمہاری فوج جرار و کارگذار اور نامی گرامی ہو تاکہ تمہاری عالمگیر حکومت روئے زمین پر قائم ہو۔ اور تمہارا حریف نابنجار شکست یاب ہو اور نیچا دیکھے۔ مگر میری یہ آشیرباد انہیں لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال اور خصال ہیں نہ کہ ان کے لئے جو عوام یعنی رعیت کے لوگوں پر ظلم و ستم کرنے والے ہیں۔ میں بدکردار ظالموں کو کبھی آشیرباد نہیں دیتا۔" (رگوید۔ اشٹک 1۔ ادھیائے 3۔ ورگ 18۔ منتر 2)

"راج سبھا اور رعایا کو چاہئے کہ صفات بالا سے موصوف مہاراج ادھیراج پرمیشور کو اور نیز ادھشٹت (تخت نشین) سبھا و ھیکشن (میرانجمن) کو راجہ سمجھیں اور اس کے جھنڈے کے نیچے جنگ میں شامل ہوں۔ فوج کے بہادر جوان بھی پرمیشور' سبھاد ھیکشن' سبھا اور اپنے سینانی (سپہ سالار) کے زیر حکم جنگ کریں۔" (اتھرو وید۔ کانڈ 15۔ انوواک 2۔ ورگ 9۔ منتر (2

"ایشور کل نوع انسان کے لئے ہدایت کرتا ہے۔"

"اے دشمنوں کو مارنے والے! اصول جنگ میں ماہر' بے خوف و ہراس' پرجاہ و جلال عزیز اور جوانمردو! تم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو۔ پرمیشور کے حکم پر چلو اور بد فرجام دشمن کو شکست دینے کے لئے لڑائی کا سر انجام کرو۔ (راجہ کہتا ہے) تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن اور فولاد بازو ہو۔ اپنے زور و شجاعت سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو تاکہ تمہارے زور بازو اور ایشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو۔" (اتھرو 6۔ 10۔ 97۔ 3)

"اے سبھا کے دانشمند رکن یا اے پرمیشور! میری اور میری سبھا کی اچھی طرح حفاظت کر۔ (یہاں لفظ "میری" تمثیلاً آیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمام انسانوں کی حفاظت کر) سبھا کے کاروبار میں ہوشیار صاحب عقل و تدبیر اراکین سبھا ہماری مذکورہ بالا تینوں سبھاؤں کی حفاظت کریں۔ اے معبود کل ایشور! جو سبھاد ھیکشن اور اراکین سبھا اصول جہانداری سے واقف ہیں وہی سکھ پاتے ہیں۔ اس طرح سبھا کی حفاظت کرتا ہوا' میں (راجہ) اور تمام لوگ سکھ سے لبریز سو برس کی عمر پاویں۔" (اتھرو وید۔ کانڈ 19۔ انوواک 7۔ ورگ 55۔ منتر (6

یہاں تک اصول جہانداری کا بیان اختصار کے ساتھ ویدوں کے مطابق لکھا گیا ہے۔ اب آگے اسی مضمون کو آیتریہ اور شتپتھ براہمن وغیرہ کتابوں کے مطابق اختصار سے لکھتے ہیں۔"

اصول جہانداری کے دو پہلو

"راج سبھا کے معزز اراکین کو چاہئے کہ عالموں' دھرماتماؤں اور نیک منش انسانوں پر ہمیشہ لطف و مہربانی مبذول رکھیں۔ اور ان کو ہمیشہ سکھ دیں اور بدوں کا سخت تدارک کریں کیونکہ اصول جہانداری کے دو پہلو ہیں' ایک حلم و حمایت اور دوسرا سختی و سیاست یعنی کہیں وقت' موقع اور شئے (کی حیثیت) کے لحاظ سے حلم اختیار کرنا واجب ہے اور کہیں اس کے خلاف صورتوں میں حاکمان سلطنت کا یہ فرض ہے کہ بدوں کو سخت سزا دیں۔ اسی کا نام حفاظت رعایا ہے یعنی اصول جہانداری یا حفاظت رعایا کی یہی تعریف ہے کہ نیک کردار لوگوں پر مہربانی اور بدوں پر سختی کی جاوے اور نہایت لائق اور بہادر جوانوں کی فوج اور دیگر سامان ہر وقت مکمل رہے۔" حفاظت رعایا کا کام تمام کاموں سے اہم اور عظیم الشان ہے یہی سب کی پشت و پناہ' کمزوروں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور اعلیٰ سکھ پیدا کرنے والا مذکورہ بالا طریق پر حفاظت رعایا کے ذریعہ سے انسان (راجہ) اصول سلطنت میں اصلاح و اسلوبی پیدا کر سکتا ہے اور اس کے خلاف عمل کرنے سے حفاظت رعایا میں بہتری پیدا نہیں ہو سکتی۔ حفاظت رعایا سب فرائض سے مقدم ہے۔ اس سے یجمان (یعنی رعایا کے لوگوں) اور نیز اراکین سلطنت کو حسب دلخواہ راحت حاصل ہوتی ہے۔ تمام دنیا میں بے غل و غش سکھ پھیلانے کا یہی ذریعہ ہے۔ پس حفاظت رعایا سے بڑھ کر کوئی کام نہیں ہے۔"

سلطنت سے متعلق براہمنوں اور کشتریوں کے فرائض

"برہم یعنی تمام علوم سے ماہر براہمن (ورن) پر حفاظت رعایا کا دار و مدار ہے۔ کیونکہ سچے علم کے بغیر حفاظت رعایا کی ترقی یا قیام ناممکن ہے۔ اور سچے علم کی قدر و منزلت کرنا راجنیہ یعنی کشتریہ یا سلطنت کا فرض ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر علم کی ترقی یا حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے علم اور انتظام سلطنت دونوں کے ذریعہ سے سلطنت میں سکھ کی ترقی ہو سکتی ہے۔"

"حاکمان سلطنت کو ہمیشہ پرہمت و حوصلہ اور حواس پر قابو پانے کا حامل ہونا چاہئے کیونکہ قوت و شجاعت اور حفاظت رعایا ہی کشتری کی صفت ہے۔ کشتریہ کا فرض ہے کہ قوت و شجاعت کے ساتھ فرائض سلطنت کو انجام دے اور رعایا کے عروج اور راحت کو مدنظر رکھے۔ اس کام کا فکر رکھنا اس کے لئے مقدم اور سب سے ضروری ہے۔" (آیتریہ براہمن پنجکا 8- کنڈ کا 2 و 3)

انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ محنت اور کوشش کرتا رہے اور ایسا ارادہ رکھے کہ۔

"میں پرمیشور کی عنایت سے سبھا دھیکش (میرانجمن) کا رتبہ حاصل کروں مانڈلک (ملک ملک) کے راجاؤں پر میری حکومت قائم ہو۔ تمام روئے زمین میرے زیر نگین ہو۔ میں دھرم اور انصاف سے سلطنت کی حفاظت کرتا ہوا اقبال و شوکت حاصل کروں۔ اپنی قوت بازو سے سلطنت فتح کروں۔ اور تمام راجاؤں کے درمیان اعلیٰ رتبہ اور شہرت پاؤں اپنی سلطنت عظیم کے قیام کے لئے عمدہ انتظام کروں۔ اور عالمگیر حکومت کا سکھ بھوگوں اور تسخیر عالم کر کے رعایا کو قابو میں رکھتا ہوا نہایت اعلیٰ درجہ کے عالموں سے (دربار کو) آراستہ کروں اور ہر قسم کے وصف و کمال اور عیش و راحت کو ترقی دیتا ہوا پھلوں اور پھولوں۔" (ایضاً" کنڈ کا 6)

"اس پرمیشور کو تین چار بار نمسکار کر کے فرائض سلطنت کا انصرام شروع کرنا چاہئے جو سلطنت برہم یعنی پرمیشور کے حکم کے مطابق چلتی ہے وہ اعلیٰ ترقی عروج اور قوت حاصل کرتی ہے۔ اسی ملک میں بہادر لوگ پیدا ہوتے ہیں نہ کہ اس کے خلاف کسی دوسری سلطنت میں۔" (ایضاً" کنڈ کا 9)

راجہ کیسا ہونا چاہئے؟

"تمام اراکین سبھا اور رعایا کے لوگوں کو مالک کل و معبود مطلق پرمیشور کے حکم کا فرمانبردار رہنا چاہئے۔ سب کو مل کہ ایسی تجویز اور کوشش کرنی چاہئے۔ کہ کبھی سکھ میں زوال نہ آئے اور نہ کبھی شکست رونما ہو۔ عالموں کے درمیان جو سب سے افضل' پرحوصلہ' بہادر' نہایت جفاکش و بردبار اور تمام اعلیٰ اوصاف سے موصوف' رعایا کو جنگ وغیرہ کی آفتوں سے پار اتارنے والا' فتح نصیب اور سب سے برتر و اشرف ہو بالیقین اسی شخص کو ابھیشک (رسم تخت نشینی) سے راجہ بنانا چاہئے۔ چونکہ صفات بالا سے موصوف

شخص کو تخت نشین کرنے سے اعلیٰ اقبال اور بہبود حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو اندر کہتے ہیں۔" (آیتریہ 8-12)

"جو روئے زمین کی حکومت اور اعلیٰ سامان راحت کو پیدا اور حفاظت کرنے والا' کاروبار سلطنت میں ہوشیار اور سچے علم وغیرہ صفات سے موصوف' روشن دل' رعایا کی حفاظت کرنے والا' تمام راجاؤں پر سبقت اور حکومت حاصل کرنے والا' اعلیٰ بہبودی و حشمت سے اقبال مند' سلطنت کی حفاظت کرنے والا اور عظیم الشان سلطنت کا شہنشاہ مقرر کرنے کے لائق ہو اس صاحب مراد اور سب سے افضل انسان کو ہم ابھیشک کی رسم سے تخت نشین کریں۔ اسی قسم کے شخص کو تخت نشین کرنے سے سلطنت میں راحت اور امن پیدا ہوتا ہے۔ "چھندسی لنگ لنگ لٹ" کے بموجب اس منتر میں لفظ "اجنی" (پیدا ہوتا ہے) باوجود لنگ (مضارع) ہونے کے لٹ (فعل حال) کے معنی دیتا ہے۔ کل جانداروں کا پرشجاعت کشتری حاکم یعنی سبھاو ھیکش (میرانجمن) پاپی یا جرائم پیشہ رعیت کے لوگوں کو کھانے یا فنا کرنے' دشمنوں کے شہر کو غارت' بدوں کو قتل ویدوں کی حفاظت اور دھرم کی حمایت کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے سبھا و ھیکش (میرانجمن) وغیرہ کو پرمیشور کے حکم کے مطابق فرائض سلطنت ادا کرنے چاہئیں اور کسی انسان کو اس کے حکم کے خلاف کبھی کوئی ارادہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ سب کو پرمیشور ہی کی اطاعت و عبادت کرنی چاہئے۔" (ایضاً" کنڈکا 14)

"جس انسان کو راج کرنے کی امنگ ہو وہ مذکورہ بالا تمام سامان حشمت و اقتدار سے سلطنت حاصل کرے۔ اور بطریق ابھیشک تخت نشین ہو کر حفاظت رعایا میں مشغول ہو۔ ایسا شخص تمام لڑائیوں میں فتح پاتا ہے اور سب جگہ فتح و کامرانی اور اعلیٰ لوک (سکھ یا مقام) کو حاصل کرتا ہے تمام راجاؤں میں شرف و عزت اور دشمنوں پر فتح پاکر خوشی اور دشمنوں کو زیر کر کے رعب حاصل کرتا ہے۔ اور اپنی مشیر و معاون سبھاؤں کے ذریعہ سے بطریق مذکور تسخیر عالم سے سامان راحت' حفاظت رعایا' پررعب و داب اعلیٰ حکومت اور مہاراج اودھیراج کا درجہ حاصل کرتا ہے اور ملک کو فتح کر کے اس دنیا میں چکرورتی یعنی تمام روئے زمین کا شہنشاہ بن جاتا ہے اور جسم چھوڑنے کے بعد سورگ لوک یعنی عین راحت' قائم بالذآت اور نور مطلق پرمیشور کو پا کر موکش کا سکھ اور تمام مرادیں حاصل کرتا ہے اس کی سب مرادیں بر آتی ہیں اور اسے موت اور بڑھاپا نہیں ستاتا جب کوئی جملہ صفات

حمیدہ سے موصوف کشتری حسب بالا حکومت و اقتدار حاصل کرتا ہے تب سبھا سد (اراکین سبھا) اس کو **پرتگیہ** (عہد) دے کر ابھیشک کرتے ہیں اور سبھاد ھیکش کے درجہ پر ممتاز کرتے ہیں۔ اس کی عملداری میں کوئی نامرغوب بات نہیں ہوتی۔" (آیتریہ براہمن۔ پنچکا 8- کنڈکا 19)

"جب راج سبھا رعایا کی حفاظت کا قرار واقعی انتظام کرتی ہے۔ تب بڑی راحت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے تمام جرائم بند ہو جاتے ہیں۔ اور رعایا امن و امان کے ساتھ رہتی ہے۔ اسی کو اعلیٰ اور عمدہ راج کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 12- ادھیائے 8- براہمن 2)

"جو برہم یعنی وید اور پرمیشور کو جانتا ہے وہی براہمن ہوتا ہے اور جو حواس کو ضبط میں رکھنے والا عالم شجاعت وغیرہ صفات سے موصوف اور بہادر کاروبار سلطنت کو قبول کرتا ہے اس کو راجنیہ یعنی کشتری کہتے ہیں۔ ان براہمنوں اور کشتریوں کی باہمی اتحاد کوشش سے سلطنت میں اقبال و حشمت اور ہر قسم کا ہنر و کمال فروغ پاتا ہے۔ اس طرح فرائض سلطنت کو ادا کرنے سے اقبال میں کبھی زوال نہیں آتا۔ کشتری کی بہادری اور شجاعت یہی ہے کہ جنگ کرے۔ کیونکہ اس کے بغیر اعلیٰ دولت اور سکھ حاصل نہیں ہو سکتا۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 1- براہمن 5)

نگھنٹو ادھیائے 2- کھنڈ 17 میں سنگرام (جنگ) اور مہادھن (دولت عظیم) کو مترادف بتایا ہے۔ چونکہ جنگ سے بے شمار دولت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے کا نام مہادھن ہے۔ جنگ کے بغیر اعلیٰ عزت اور دولت کثیر حاصل نہیں ہو سکتی۔"

"سلطنت کی حفاظت کرنا ہی کشتریوں کی اشو میدھ یگیہ کہلاتی ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 1- براہمن 6)

اس لئے گھوڑے کو مار (1) کر اس کے اعضاء سے ہوم کرنے کا نام اشو میدھ نہیں ہے۔

"جب مذکورہ بالا صفات سے موصوف راجنیہ یعنی کشتری شجاعت، عزت اور شہرت کے ذریعہ سے اپنا رعب و داب بٹھاتا ہے، تب اس کی حکومت روئے زمین پر بے خلل قائم ہوتی ہے۔ اس لئے کشتری بہادر، جنگجو، بے خوف، اسلحہ کے فن میں ہوشیار، دشمنوں کو فنا کرنے والا اور خشکی تری اور انترکش (خلا) میں سفر کرنے کی سواریاں رکھنے والا ہوتا

ہے۔ جس سلطنت میں ایسے کشتری پیدا ہوتے ہیں۔ اس میں کبھی خوف یا دکھ پیدا نہیں ہوتا۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 1- براہمن 9)

علم وغیرہ اعلیٰ گنوں والی نیتی (اصول) ہی کو راشٹر (سلطنت) کہتے ہیں۔ حکومت اور اقبال ہی سلطنت کا بھار (بیخ و بنیاد) ہے اور شری (اقبال) سلطنت کا مرکز ہے۔ کشیم (یعنی حفاظت مال و جان) سلطنت میں بے خلل امن قائم رہنے کا ذریعہ ہے۔ پرجا (یعنی ویش) سلطنت میں گبھ (صاحب دولت) ہوتے ہیں اور سلطنت کو پس (عصا) کہتے ہیں۔ اس لئے سلطنت کا تمام کاروبار رعیت کے ہاتھ میں ہے۔ راجہ رعیت سے معقول معاملہ اور محصول اور ان کی عمدہ عمدہ چیزوں کو لیتا ہے۔ جہاں شخصی حکومت ہوتی ہے اور کوئی سبھا (پارلیمنٹ یا انجمن) نہیں ہوتی وہاں رعیت ہمیشہ تکلیف پاتی ہے۔ اس لئے ایک شخص کو ہرگز راجہ نہیں بنانا چاہئے کیونکہ اکیلا شخص فرائض سلطنت کو بخوبی انجام نہیں دے سکتا بلکہ سبھا کی مدد سے ہی سلطنت کا انتظام ہو سکتا ہے۔

شخصی حکومت سے رعیت پر ظلم ہوتا ہے

جہاں راجہ مطلق العنان ہوتا ہے وہاں کی سلطنت رعیت کو کھا جاتی ہے اور بڑا ظلم ہوتا ہے۔ کیونکہ مطلق العنان راجہ اپنے آرام کے لئے رعیت کے عمدہ عمدہ سامان معیشت کو لے کر اس پر ظلم کرتا ہے۔ پس شخصی حکومت رعیت کے لئے آفت ہے جس طرح گوشت خوار (یا قصائی) موٹا تازہ جانور دیکھ کر اس کو مارنے کی نیت کرتا ہے اسی طرح مطلق العنان راجہ بھی یہی چاہتا ہے کہ کوئی بڑھنے نہ پائے' وہ حسد کے مارے رعیت کے کسی شخص کی آسودگی یا عروج کو نہیں دیکھ سکتا اس لئے سبھا کے انتظام سے کاروبار سلطنت کا انصرام کرنا بہتر اور مناسب ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 2- براہمن 3)

اس قسم کے اصول سلطنت کو بیان کرنے والے منتر ویدوں میں بہت سے ہیں۔

باب: 22

ورن اور آشرم کا بیان

ورن

ورن (1) کا مضمون "براہمن اس پرش کے بمنزلہ مکھ" الخ منتر میں آ چکا ہے اب یہاں اس مضمون کو مفصل بیان کرتے ہیں۔

"لفظ "ورن" "ورنوتی" بمعنی "قبول کرتا ہے" سے نکلا ہے۔" (نرکت ادھیائے 2- کھنڈ 3)

"اس لئے جو چیز قبول کی جاوے یا قبول کرنے کے لائق ہو اور جو گن (صفات) اور اعمال کے لحاظ سے مانا یا قبول کیا جاتا ہے اس کو ورن کہتے ہیں۔"

"برہم یعنی وید کو جاننے اور پرمیشور کی اپاسنا (عبادت) کرنے والا اور علم وغیرہ اعلیٰ صفات سے موصوف شخص براہمن نامزد ہوتا ہے۔ اسی طرح جو شخص صاحب اقتدار و حکومت، دشمنوں کو فنا کرنے والا، جنگجو اور حفاظت رعایا میں مستعد ہو وہی کشتریا "کشتریہ کل" یعنی کشتریہ خاندان والا ہوتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 5- ادھیائے 1- براہمن 1)

"متر (سب کو سکھ دینے والا) اور ورن (اعلیٰ صفات سے موصوف اور نیک) ہونا یہی دو صفتیں کشتری کے دو باوز کی مثال ہیں یا حوصلہ اور قوت یہ دو کشتری کے بازو ہیں۔" (شت پتھ کانڈ 5- ادھیائے 4- براہمن 3)

"رعایا کو پران (جان کی امان) یا آنند (راحت) بخشنے سے کشتری کی قوت ترقی پاتی ہے۔ اس کے تیر ہمیشہ آتش فگن یا مشہور و معروف ہونے چاہئیں" (یہاں لفظ تیر تمثیلاً آیا ہے دراصل کل اسلحہ سے مراد ہے)۔ (شت پتھ براہمن کانڈ 5- ادھیائے 4- براہمن 4)

آشرم

آشرم (2) بھی چار ہوتے ہیں۔ برہم چریہ۔ گرہستھ۔ بان پرستھ اور سنیاس۔
برہم چریہ آشرم میں سچا علم اور نیک تربیت حاصل کرنی چاہئے۔
گرہستھ آشرم میں نیک چلنی سے رہنا یا نیک کام کرنا اور راحت دنیوی کا سامان حاصل کرنا چاہئے۔

بان پرستھ میں خلوت گزینی' پرمیشور کی اپاسنا' تحصیل علم اور عاقبت یا انجام کی فکر کرنی چاہئے۔ اور سنیاس یعنی ترک دنیا کر کے پرمیشور اور موکش یعنی راحت اعلیٰ کو حاصل کرنے کی تدبیر کرنا اور سچی نصیحت اور ہدایت سے سب کو سکھ پہنچانا چاہئے۔ الغرض ان چار آشرموں کے ذریعہ سے دھرم' ارتھ (دولت)' کام (مراد) اور موکش (نجات) کو حاصل کرنا واجب ہے ان میں سے خصوصاً برہم چریہ میں سچے علم اور نیک تربیت وغیرہ اوصاف کو بخوبی حاصل کرنا چاہئے۔

اب برہمچریہ کے متعلق ویدوں کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

"آچاریہ یعنی علم پڑھانے والا برہمچاری کو "اپ نین" یعنی علم پڑھنے کا پختہ برت (عہد) کرا کر اپنی گربھ یعنی "حفاظت" اور سپردگی میں لیتا ہے اور تین رات اور دن تک اس کو اپنی زیر نظر (3) رکھتا ہے۔ اس کو ہر قسم کی ہدایت و نصیحت کرتا ہے۔ پڑھنے کا طریقہ بتلاتا ہے۔ اور جب علم کو پورا کر کے عالم ہو جاتا ہے تب دیو یعنی عالم اس علم میں نام پائے ہوئے کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں اور بڑی خوشی سے اس کو عزت بخشتے ہیں اور اس کی یوں تعریف و توصیف کرتے ہیں کہ "ایشور کی عنایت سے تو ہمارے درمیان بڑا صاحب قسمت اور کل نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے عالم پیدا ہوا ہے۔" (اتھرو وید۔ کانڈ 11- انوواک 3- ورگ 5- منتر 3)

"برہمچاری زمین' آکاش یا عالم نور اور انترکش (خلا بالائے زمین) کو بھرپور کرتا ہے یعنی اپنے علم اور ہوم کے ذریعہ سے مقامات مذکور میں رہنے والے جانداروں کو راحت پہنچاتا ہے اور اگنی ہوتر میکھلا (تجرد کا نشان یعنی لنگر کا رسی یا ڈور) اور برہمچریہ کے نشانات سے مزین ہو کر محنت کرتا ہے اور دھرم پر چلنے' پڑھانے اور اپدیش (ہدایت و نصیحت) کرنے سے تمام جانداروں کو قوت اور سکھ پہنچاتا ہے۔" (ایضاً- منتر 4)

"جو برہم یعنی ایشور اور وید کو حاصل کرنے میں مصروف ہوتا ہے اسے برہمچاری کہتے ہیں۔ برہمچاری نہایت سخت محنت کے ساتھ وید اور ایشور کا علم حاصل کرتا ہوا سب

آشرموں میں ممتاز اور تمام آشرموں کا زیور بن جاتا ہے۔ دھرم کی پابندی سے اعلیٰ درجہ کے علم کی تحصیل اور نیک کام میں مصروف ہو کر وہ برہم یعنی پرمیشور اور علم کو سب سے افضل اور مقدم مانتا ہے۔ جب برہمچاری امرت یعنی پرمیشور اور موکش کا علم حاصل کر کے راحت اعلیٰ کو پا لیتا ہے اور برہم کا جاننے والا مشہور ہو جاتا ہے' تب تمام عالم اس کی تعریف کرتے ہیں۔" (ایضاً' منتر 5)

"برہمچاری بطریق بالا علم کے نور سے منور ہو کر مرگ (4) چھالا وغیرہ کو اوڑھتا اور سر مونچھ اور ڈاڑھی کے بال لمبے رکھتا ہوا دیکشا (5) پا کر راحت اعلیٰ حاصل کرتا ہے اور پہلے سمندر یا منزل یعنی برہمچریہ کے عہد کو پورا کر کے دوسرے سمندر یعنی گرہ آشرم (خانہ داری کی منزل) میں داخل ہوتا ہے اور پر راحت و عمدہ گھر میں بس کر ہمیشہ دھرم کی تعلیم دیتا ہے۔" (اتھروید کانڈ 11- انوواک 3- منتر 6)

"برہمچاری وید کے علم کو حاصل کرتا ہوا پران (نفس)' لوک (مخلوقات) اور پرجاپتی یعنی محافظ مخلوقات اور مظہر کل پرمیشور کو عیاں اور بیاں کرتا ہوا موکش کے علم و اصول کا کیڑا بن کر یعنی دل و جان سے اس میں مشغول ہو کر' کامل علم کو حاصل کرتا ہوا اور مثل آفتاب روشن و منور ہوتا ہے اور پاپ کرنے والوں جاہلوں' پاکھنڈیوں اور دیت (تن پرور) لوگوں اور راکشس (ایذا دینے والے پاپیوں) کو ندامت دیتا اور ان کی بیخ کنی کرتا ہے۔ جس طرح سورج آسر یعنی بادل یا رات کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح برہمچاری تمام نیک اوصاف کو ظاہر کرتا ہوا برے گنوں کو دفع کرتا ہے۔" (ایضاً" منتر 7)

"تپ (ریاضت) اور برہمچریہ کی بدولت راجہ سلطنت کا انتظام اور خصوصاً رعیت کی حفاظت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ آچاریہ (استاد) بھی برہمچریہ کے ذریعہ سے عالم ہو کر برہمچاری کو پڑھانے کی خواہش یا جرات کرتا ہے۔ اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔" (ایضاً" منتر 17)

لفظ "آچاریہ" کی نسبت نرکت کا حوالہ درج کیا جاتا ہے۔"

"آچار (نیک اطوار) سکھانے' نکات و معانی کا علم کرانے اور عقل پیدا کرنے والے کو "آچاریہ" کہتے ہیں۔" (نرکت ادھیائے 2- کھنڈ 4)

"کنیا (کنواری لڑکی) بھی برہمچریہ کر کے جوان ہو جاتی ہے۔ تب اپنے دل کی پسند اور مزاج کے موافق جوان خاوند کو قبول کرتی ہے۔ اس کے برعکس برہمچریہ سے جوان ہونے

کے بغیر یا اپنے مزاج کے خلاف خاوند کو قبول نہیں کرتی۔ بیل بھی برہمچریہ کے ذریعہ سے قوت پا کر گھاس کھاتا ہوا اپنے مخالف جانوروں کو پچھاڑتا ہے۔ یعنی گاؤ زوری سے ان کو جیتنے کی خواہش کرتا ہے (یہاں بیل تمثیلاً آیا ہے دراصل گھوڑے وغیرہ تمام زور آور جانوروں سے مراد ہے۔" (اتھرووید۔ کانڈ 11۔ انوواک 3۔ منتر 18)

"اس لئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کو ضرور ہی برہمچریہ کرنا چاہئے۔"

"عالم برہمچریہ کے ساتھ ویدوں کو پڑھ کر ایشور کا علم و معرفت حاصل کر کے تپ (ریاضت) اور دھرم کی پابندی سے پیدا ہونے اور مرنے کے دکھ سے چھٹ جاتے ہیں نہ کہ اس کے خلاف کرنے سے۔ برہمچریہ یا عمدہ اصول و قواعد پر چلنے سے اندر (جیو) اندریوں (حواس) کو سکھی اور سورج دیو (موجودات عالم) کو روشن کرتا ہے۔ برہمچریہ کرنے کے بغیر کسی کو بھی واقعی علم یا سکھ نہیں ہو سکتا۔" (ایضاً" منتر 16)

اس لئے اس برہمچریہ کر کے پھر گرہ آشرم وغیرہ باقی تین آشرموں میں داخل ہونے سے سکھ حاصل ہوتا ہے اگر جڑ ہی ٹھیک نہ ہو۔ تو شاخیں کب درست ہو سکتی ہیں۔ جب جڑ مضبوط جم جاتی ہے۔ تب ہی شاخیں پھل پھول اور سایہ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔"

"مندرجہ ذیل منتروں میں آگرہ آشرم کا بیان ہے۔"

گرہ آشرم

"ہم لوگ گرہ آشرم میں رہتے ہوئے جو کچھ پن (نیک کام) علم کی اشاعت اور اولاد پیدا کریں اور جو جو اعلیٰ اور عمدہ ساماجک (مجلسی) قواعد باندھیں اور دنیا کو فائدہ پہنچائیں۔ اسی طرح ہم بان پرستھ آشرم میں رہتے ہوئے جو کچھ ایشور کا دھیان' علم کی تحصیل اور ریاضت کریں یا سبھا کے متعلق جو کچھ بہتری کی بات تجویز کریں اور دل سے جو کچھ نیک بات سوچیں یا کریں وہ سب ایشور اور موکش کے لئے ہو اور جو پاپ ہم نے لاعلمی یا بھول سے کئے ہوں ہم ان کو چھوڑ دیں۔ اسی لئے ہم آشرموں کی پابندی کرتے ہیں۔" (یجر وید۔ ادھیائے 3۔ منتر 45)

پرمیشور حکم دیتا ہے کہ

"اے جیو! تو اس طرح کہہ کہ مجھے یہ دیجئے۔ میرے سکھ کے لئے علم اور دولت عطا کیجئے۔ میں بھی تجھے ہی دیتا ہوں۔ مجھ میں تو عمدہ عادات فیاضی' عادت نیک چلنی وغیرہ قائم

کر۔ میں تجھ میں ان کو قائم کرتا ہوں مجھے خرید و فروخت یا لین دین میں دھرم ویوہار (سچائی اور دیانت داری) عطا کر۔ میں تجھ کو یہی عطا کرتا ہوں۔ سواہا یعنی سچ بولنا' سچ ہی کو ماننا اور سچ ہی پر عمل کرنا اور سچی بات کو سننا چاہئے اور ہم سب آپس میں سچائی سے برتیں۔"
(ایضا" منتر 50)

"اے گرہ آشرم کی خواہش رکھنے والے انسانو! سوئمبر یعنی خود باہمی پسند و رضامندی سے بیاہ کر کے گھر بساؤ اور گرہ آشرم میں داخل ہونے سے خوف مت کرو اور اس سے مت کانپو۔ تم کو قوت اور حوصلہ کے ساتھ یہ ارادہ رکھنا چاہئے کہ ہم جملہ سامان راحت کو حاصل کریں۔ میں تم کو کل سامان راحت عطا کروں گا۔ (جیو کہتا ہے کہ اے ایشور!) پاک دل' اعلیٰ دماغ اور نیک و روشن عقل حاصل کر کے میں بخوشی خاطر گرہ آشرم قبول کرتا ہوں۔" (ایضا" منتر 41)

"پرراحت مکان میں آباد ہو کر انسان اپنے سکھ دینے والے محسنوں کو یاد کرتا ہے۔ حالت خانہ داری میں بیاہ وغیرہ کے موقع پر اپنے خاندان کے رشتہ داروں' دوستوں' بھائیوں اور استاد وغیرہ کو عزت کے ساتھ بلاتا ہے تاکہ وہ اس امر کے شاہد رہیں کہ ہم نے بیاہ کے متعلق اپنا عہد قائم رکھا۔ یعنی پورا علم حاصل کرنے کے بعد عین شباب میں بیاہ کیا ہے۔"
(ایضا" منتر 42)

"اے پرمیشور! آپ کی عنایت سے ہمیں گرہ آشرم کے اندر گائے' بھیڑ اور بکری وغیرہ جانور اور زمین کے علاوہ حواس اور علم کی روشنی اور راحت و خوشی وغیرہ بخوبی حاصل ہوں اور سب چیزیں ہمارے ساتھ موافق رہیں اور مذکورہ بالا اشیاء حاصل ہونے کے علاوہ گھر میں کھانے پینے کا عمدہ سامان' گھی اور شہد وغیرہ عمدہ عمدہ اشیاء خورد و نوش موجود ہوں۔ مذکورہ بالا چیزوں کو میں اپنی حفاظت اور سکھ کے لئے بہم پہنچاتا ہوں۔ ان کے حصول سے مجھ کو عمدہ بہبود یعنی اعلیٰ مقصد انسانی یا موکش کا سکھ اور دنیوی راحت یعنی اقبال و حشمت نصیب ہو اور ہم دوسروں کی بھلائی کرتے ہوئے گرہ آشرم کے اندر مذکورہ بالا دونوں قسم کے سکھ کو ترقی دیں۔" (ایضا" منتر 43)

اس منتر میں لفظ "وہ" کا ترجمہ صیغہ کا تغیر ہونے کی وجہ سے بجائے "تم" کے "ہم" کیا گیا ہے اور لفظ "شم" کا ترجمہ سکھ کیا گیا ہے۔ کیونکہ **نگھنٹو** میں اس کو "پد" کا مترادف بتلایا ہے۔

بان پر ستھ آشرم

"تمام آشرموں میں دھرم کی تین شاخیں ہیں۔ ایک ادھین (پڑھنا) دوسرے یگیہ (اعمال) اور تیسرے دان (خیرات)۔ ان میں سے پہلے کو "برہمچاری آچاریہ کل" یعنی استاد کے گھر میں رہ کر نیک تعلیم و تربیت پانے اور دھرم کی پابندی کرنے سے۔ دوسرے کو گرہ آشرم میں داخل ہو کر اور تیسرے کو بان پر ستھ آشرم کے اندر اپنی آتما کو قابو میں لا کر اور دل کو دھیان میں قائم کر کے خلوت گزینی اور حق و ناحق کی تمیز حاصل کرنے سے پورا کرتا ہے۔ یہ برہمچریہ وغیرہ تینوں آشرم پن اور سکھ کے مقام اور پر راحت ہوتے ہیں۔ چونکہ انہیں کے آشرے پن کیا جاتا ہے۔ اس لئے ان کو آشرم کہتے ہیں۔" (چھاندوگیہ اپنشد۔ پرپاٹھک 2۔ کھنڈ 23)

برہمچریہ آشرم میں تحصیل علم اور دھرم اور ایشور وغیرہ کی نسبت بخوبی تحقیق و اطمینان کر کے پھر گرہ آشرم میں اس کے مطابق عمل اور علم و معرفت کی ترقی کرنی چاہئے۔ بعد ازاں بن میں جا کر یعنی خلوت گزین ہو کر ٹھیک ٹھیک حق و ناحق اور دنیوی اشیاء اور کاروبار کی نسبت تحقیقات کرنی چاہئے پھر بان پر ستھ آشرم کو پورا کر کے سنیاسی ہونا چاہئے۔

سنیاس آشرم

شت پتھ براہمن کانڈ 14 میں سنیاس کے متعلق پہلا قاعدہ کلیہ یہ لکھا ہے کہ "برہمچریہ آشرم کو پورا کر کے گرہ آشرم میں داخل ہو اور گرہ آشرم کو طے کر کے بان پر ستھ ہو جائے اور بان پر ستھ میں رہنے کے بعد سنیاس لے لیوے۔" دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ "بان پر ستھ آشرم نہ کر کے گرہ آشرم ہی سے سنیاس لے لیوے" اور تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ "برہمچریہ ہی سے سنیاس لے لیوے" یعنی ٹھیک ٹھیک باقاعدہ برہمچریہ آشرم پورا کر کے گرہ آشرم اور بان پر ستھ آشرم کرنے کے بغیر ہی سنیاس آشرم میں داخل ہو جاوے۔ چنانچہ شت پتھ براہمن میں کہا ہے کہ "جس دن ویراگ (پاپ سے نفرت) پیدا ہو اسی دن سنیاس لے لیوے۔ خواہ بان پر ستھ کے آشرم میں ہو یا گرہ آشرم میں۔"

واضح رہے کہ برہم چریہ کے سوائے اور سب آشرموں کے لئے استثنائیں بیان کی گئی ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ برہم چریہ آشرم کی پابندی ہمیشہ لازمی ہے۔ کیونکہ برہمچریہ آشرم کے بغیر دوسرے آشرم ہو ہی نہیں سکتے۔ پہلے آشرم والا یعنی ایشور کے دھیان میں

لگا ہوا سنیاسی موکش کو حاصل کرتا ہے۔" (چھاندوگیہ اپنشد پرپاٹھک 2- کھنڈ 23)

"تمام آشرم والوں میں سے خصوصاً سنیاسی کا فرض ہے کہ وید کو پڑھنے اور پڑھانے اور اس کے سننے (اور سنانے) اور نیز اس کے مطابق عمل کرنے سے تمام موجودات کے مالک و محافظ پرمیشور کو جاننے کی کوشش کرے۔ برہمچریہ تپ (ریاضت) اور دھرم کی پابندی' شردھا (دلی عقیدت)' نہایت ملنساری' یگیہ۔ (رفاہ عام کا کام) اور بے زوال علم و معرفت اور نیز دھرم کے کام کرنے سے اس پرمیشور کو جان کر منی (تارک الدنیا عالم) بنے۔ یہ لوگ ایشور کی لگن میں اس ارادہ سے سنیاس لیتے ہیں کہ جس قابل وید لوک (مقام یا سکھ) کو سنیاسی لوگ پاتے ہیں' ہم بھی اس کو حاصل کریں۔ جو اس قسم کی خواہش رکھنے والے اعلیٰ درجہ کے عارف یعنی ایشور کو جاننے والے براہمن پورے عالم اور تمام شکوک رفع کر کے دوسروں کے شکوک دور کرنے والے ہوتے ہیں اور گرہ آشرم یعنی اولاد کی خواہش نہیں کرتے' وہ علم کے نور اور معرفت کے سرور سے مست ہو کر یہ کہتے ہیں کہ ہم اولاد کو کیا کریں گے؟ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں۔ آتما اور پرمیشور ہی ہمارا منزل مقصود یعنی مطلوب خاطر ہے۔ اس طرح وہ اولاد پیدا کرنے کی خواہش اور ناچیز دولت جمع کرنے کی حرص اور دنیا میں اپنی عزت یا مدح و مذمت کا خیال چھوڑ کر ویراگ یعنی پاپ سے متنفر ہو کر سنیاس آشرم لے لیتے ہیں۔ کیونکہ جس کو اولاد کی خواہش ہوتی ہے۔ اس کو دولت کی پہلے خواہش ہوتی ہے اور جو دولت کا طلبگار ہو گا وہ بالیقین دنیوی عزت بھی چاہے گا اور جو دنیوی عزت کا خواستگار ہے اس کو پہلی دو خواہشیں یعنی اولاد اور دولت کی آرزو بھی ضرور دامنگیر ہے اور جس کو صرف پرمیشور کے پانے یعنی موکش حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے اس کی یہ تینوں خواہشیں مٹ جاتی ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 7 براہمن 2)

برہم آنند (معرفت الٰہی کے سرور) کے خزانہ کے سامنے دنیوی دولت ہیچ ہے۔ وہ ہرگز اس کی برابری نہیں کر سکتی۔ جس کی عزت پرمیشور کی نظر میں ہے' پھر اس کو کسی دوسری عزت کی خواہش نہیں رہتی۔ ایسا شخص تمام انسانوں کو سچی ہدایت اور نصیحت سے ممنون کرتا ہوا سکھ پاتا ہے۔ اس کو صرف دوسروں کی بھلائی یعنی سچائی کے پھیلانے سے مقصد ہوتا ہے۔

"سنیاسی صرف ایک پرمیشور کی لگن میں اپنے دل کو مضبوط کر کے بالوں اور کپڑوں

وغیرہ (آرائش ظاہری) کو خیر باد کہہ کر سنیاس لیتا ہے اور ایشور کے دھیان (تصور) میں محو و مست رہتا ہے۔"

(یہ وید کے الفاظ ہیں جن کو شت پتھ برہمن میں نقل کیا گیا ہے)

واضح رہے کہ پورے عالم اور راگ دویش (ہوا و ہوس اور دشمنی) سے آزاد اور سب انسانوں کی بھلائی کرنے کی نیت رکھنے والے لوگوں ہی کو سنیاس لینے کا ادھکار (حق) ہے کم علم انسان کو اجازت نہیں ہے۔"

(اب سنیاسیوں کے پانچ مہا یگیہ (6) بیان کرتے ہیں)

1- سنیاسیوں کا اگنی ہوتر یہ ہے کہ پران (اندر سے باہر آنے والے سانس) اور اپان (باہر سے اندر جانے والے سانس) کا ہوم (7) کریں۔ یعنی اندریوں (حواس) اور دل کو عیب اور پاپ کی بات سے روک کر ہمیشہ سچے دھرم کی پابندی میں لگاویں۔ پہلے تین آشرم والوں کا اگنی ہوتر وہی ہے جس کا تعلق خارجی فعل سے ہے۔ مگر وہ سنیاسی کے لئے نہیں ہے۔ سنیاسیوں کی دیو یگیہ صرف ایشور کی اپاسنا کرنا ہے۔"

2- سنیاسیوں کی برہم یگیہ سچی نصیحت اور ہدایت (اپدیش) کرنا ہے

3- عالموں اور عارفوں کی عزت کرنا' ان کی پتر یگیہ ہے۔

4- علم سے بے بہرہ لوگوں کو علم و معرفت عطا کرنا اور تمام جانداروں پر مہربانی کی نظر رکھنا یعنی ان کو تکلیف نہ دینا بھوت یگیہ ہے۔

5- تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے سب جگہ جانا اور غرور و نخوت کو چھوڑ کر سچی نصیحت و ہدایت (اپدیش) کرنا اور سب لوگوں کی عزت و تعظیم کرنا **اتتھی** یگیہ ہے۔

الغرض علم و معرفت اور دھرم کی پابندی ہی سنیاسیوں کی پنچ مہا یگیہ سمجھنی چاہئے۔ ایک بے عدیل قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کی اپاسنا (عبادت) کرنا اور سچے دھرم پر چلنا تمام آشرم والوں کے لئے یکساں ہے۔"

"پاک باطن انسان جن جن مرادوں اور جس جس سکھ کی خواہش کرتا ہے اسے وہی مراد اور سکھ نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے بہبودی اور اقبال کے خواہشمند انسان کو آتما اور پرمیشور کے عارف سنیاسیوں کی ہمیشہ تعظیم کرنی چاہئے۔ کیونکہ انہیں کی صحبت اور تعظیم سے انسان کو راحت کا درجہ یا مقام اور تمام مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔" (منڈک اپنشد۔ منڈک 3- کھنڈ 1- منتر 10)

اس کے خلاف جو جھوٹا اپدیش (ہدایت و نصیحت) کرنے والے اور خودغرضی میں ڈوبے ہوئے پاکھنڈی لوگ ہیں' ان کی ہرگز تعظیم نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ ان کی تعظیم کرنا بے سود بلکہ دکھ کا باعث اور ضرر رساں ہے۔"

باب: 23

پنچ مہا یگیہ یعنی پانچ روزانہ فرائض کا بیان

1- برہم یگیہ یا سندھیو پاسن

اب پنچ مہا یگیہ کا بیان اختصار کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ ان پانچ یگیوں کا روزانہ ادا کرنا ہر انسان پر فرض ہے۔ ان میں سے اول یعنی برہم یگیہ کا یہ طریق ہے کہ ویدوں کو ان کے انگوں (1) سمیت باقاعدہ پڑھنا اور پڑھانا چاہئے اور سب کو سندھیو پاسن یعنی ایشور کا دھیان اور اس کی عبادت کرنی چاہئے۔ پڑھنے اور پڑھانے کا قاعدہ آگے پڑھنے اور پڑھانے کے مضمون (2) میں بیان کیا جائے گا اور سندھیو پاسن کا طریق پنچ مہا یگیہ ودھی (3) میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ اسی میں اگنی ہوتر کا طریق بھی لکھا گیا ہے جس کو اسی کے مطابق کرنا چاہئے۔ اب یہاں برہم یگیہ اور اگنی ہوتر کے متعلق ویدوں کے حوالے درج کئے جاتے ہیں۔"

2- دیو یگیہ یا اگنی ہوتر

"اے انسانو! ہوا، پودوں اور بارش کے پانی کی صفائی (تقویت) کے ذریعہ سے دنیا کی بھلائی کرنے کے لئے تم ہمیشہ گھی وغیرہ عمدہ صاف کی ہوئی چیزوں سے **اتتھی** یعنی آگ کو روشن کرو اور اس میں ہوم کرنے کے لائق خوب صاف کی ہوئی مقوی، شیریں، خوشبودار اور دافع مرض وغیرہ تاثیروں والی چیزوں سے ہوم کرو۔ اس طرح ہمیشہ اگنی ہوتر کرتے رہو۔ اور اس فیض عام کے کام کو ہمیشہ جاری رکھو۔" (یجروید۔ ادھیائے 3- منتر 1)

اگنی ہوتر کرنے والے کو اپنے دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ

"میں ہوا اور بادل کے کرے میں مذکورہ بالا اشیاء کو پہنچانے کے لئے آگ کو قاصد

بناتا ہوں۔ وہ آگ ہوم کی ہوئی چیزوں کو دوسرے مقاموں میں لے جاتی ہے۔ میں اس آگ کی تعریف یا علم متلاشیان علم و معرفت کے سامنے بیان کروں۔ وہ آگ اگنی ہوتر کے ذریعہ سے ہوا اور بارش کے پانی کو صاف کر کے اس دنیا میں اعلیٰ اور عمدہ گنوں اور تاثیروں کو پیدا کرتی ہے۔" (یجروید۔ ادھیائے 22- منتر 17)

اسی منتر کا دوسرا ترجمہ یہ ہے:

"اے پرمیشور! میں تجھ اگنی (علیم کل) اور سچے ہادی و ناصح کو اپنا معبود مانتا ہوں۔ تو نیک گنوں سے بھرپور اور اس علم و معرفت کا عطا کرنے والا ہے جس کا حاصل کرنا سب پر فرض ہے۔ اس لئے میں تیرا ذکر یا حمد و ثناء دوسروں کے روبرو کرتا ہوں۔ آپ اپنی رحمت سے اس دنیا میں عمدہ اور نیک گنوں کو پیدا کیجئے۔"

"ہم خانہ داروں کو اگنی (پرمیشور) کی صبح شام اپاسنا کرنی چاہئے۔ وہ پرمیشور ہمیں صحت اور راحت بخشتا ہے۔ وہی ہم کو عمدہ عمدہ چیزیں عطا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے پرمیشور کا نام وسو دان (امر رکا) ہے۔ اے پرمیشور! تو ہمارے انتظام سلطنت وغیرہ کاروبار اور ہمارے دلوں میں جلوہ گر ہو۔ اسے پرمیشور! ہم تیرے نور سے اپنے دلوں کو روشن کرتے ہوئے اپنی قوت کو بڑھاتے ہیں۔" (اتھروید۔ کانڈ 19- انوواک 7- منتر 3)

"اسی کا دوسرا ترجمہ یہ ہے۔"

"ہم خانہ داروں کو صبح شام (اگنی ہوتر وغیرہ میں) آگ کا استعمال کرنا چاہئے آگ ہمیں صحت او سکھ دینے والی ہے۔ اس کی بدولت ہمیں عمدہ عمدہ چیزیں ملتی ہیں۔ اس مخزن دولت یعنی آگ کا علم ہمیں حاصل ہو۔ ہم اگنی ہوتر ...... وغیرہ میں آگ کو روشن کر کے جسمانی صحت اور طاقت حاصل کریں۔"

"اس طرح اگنی ہوتر اور ایشور کی اپاسنا کرتے ہوئے ہم سو جاڑوں یعنی سو برس تک پھلیں پھولیں اور اس طرح عمل کرتے ہوئے ہمیں کبھی ضرر نہ پہنچے۔ یہی ہماری خواہش ہے۔" (اتھروید کانڈ 19- انوواک 7- منتر 4)

اس منتر کا باقی جزو پچھلے منتر کے مطابق ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ نہیں کیا' جتنا زیادہ تھا۔ اسی کا ترجمہ کیا گیا۔

ہون کرنے کا طریقہ اور اس کے منتر

"اگنی ہوتر کرنے کے لئے ایک تانبے یا مٹی کی ویدی (4) بنانی چاہئے۔ اور لکڑی اور

چاندی یا سونے کا چمسہ (چمچہ) اور آجیہ ستھالی (تھالی) استعمال کرنی چاہئے۔ ویدی میں ڈھاک یا آم وغیرہ کی لکڑی رکھ کر آگ جلانی چاہئے۔ اور اس مذکورہ بالا چیزوں سے ہوم کرنا چاہئے۔ صبح شام ہون کرنے کے منتر نیچے لکھے جاتے ہیں۔

सूर्यो ज्योतिर्ज्योतिः सूर्यः स्वाहा ।	(۱) سُوریو جیوترجیوتر سُوریہ سُواہا۔
सूर्यो वर्चो ज्योतिर्वर्चः स्वाहा ।	(۲) سُوریو ورچو جیوتر ورچہ سُواہا۔
ज्योतिः सूर्यः सूर्यो ज्योतिः स्वाहा ॥	(۳) جیوتہ سُوریہ سُوریو جیوتہ سُواہا۔
सजूर्देवेन सवित्रा सजूरुषसेन्द्रवत्या ।	(۴) سجُور دیوین سوترا سجُورُش سیندروتیہ
जुषाणः सूर्यो वेतु स्वाहा ॥	جُشانہ سُوریو ویتُ سُواہا۔
इति प्रातःकालमन्त्राः ॥	(یہ صبح کے منتر ہوئے)
अग्निर्ज्योतिर्ज्योतिरग्निः स्वाहा ।	(۱) اگنر جیوتر جیوتِ رگنہ سُواہا۔
अग्निर्वर्चो ज्योतिर्वर्चः स्वाहा ॥	(۲) اگنر ورچو جیوتر ورچہ سُواہا
अग्निर्ज्योतिरिति मन्त्रं मनसोच्चार्य तृतीयाहुतिर्देया ॥	(۳) اگنر جیوتر جیوت رگنہ سُواہا (دل ہی میں کہو)
सजूर्देवेन सवित्रा सजूरात्र्ये-	(۴) سجُور دیوین سوترا سجُو راتری اینڈروتیا جُشانو
न्द्रवत्या अग्निर्वेतु स्वाहा ॥	اگنر ویتُ سواہا (یہ شام کے منتر ہوئے)
य० अ० ३। मं० ९। १० ॥	یجروید ادھیائے ۳ منتر ۹ و ۱۰

صبح کے منتروں کا ترجمہ

1- جو ساکن و متحرک کائنات کا آتما اور سورج وغیرہ روشن اجرام کو روشنی عطا کرنے والا سب کا پران (باعث حیات) پرمیشور ہے اس کے لئے سواہا یعنی میں اس کے حکم کی تعمیل کرنے اور تمام دنیا کی بھلائی کے لئے ایک آہوتی (5) دیتا ہوں۔

2- جو عالموں اور اہل علم و معرفت جیووں کے دلوں میں موجود منتظم کل اور ان کو سچی ہدایت و نصیحت کرنے والا سب کا آتما نور مطلق پرمیشور ہے' اس کے لئے سواہا۔

3- جو منور بالذات تمام دنیا کو ظاہر و روشن کرنے والا نور مطلق خالق جہاں ہے اس کے لئے سواہا۔

4۔ وہ سب کو روشن کرنے والا خالق جہاں سوریہ لوک (کرہ آفتاب) اور جیو کے اندر موجود منور بالذات (پرمیشور جو ادتیہ (شفق) اور جیو کا مالک اور علم و عرفان کی کان ہے۔ یہی نظر محبت و رحمت سے ہمیں علم وغیرہ سچے اوصاف سے آراستہ اور علم و معرفت سے پیراستہ کرے۔ اس ایشور کے لئے سواہا۔

شام کے منتروں کا ترجمہ

1۔ جو عین علم نورالانوار علیم کل پرمیشور ہے اس کے لئے سواہا۔

2۔ جو صفات اوپر نمبر(2) میں لکھی گئیں۔ ان سے موصوف علیم کل پرمیشور کے لئے سواہا۔"

3۔ تیسری آہوتی انہیں الفاظ کو جو ابھی (نمبر1) میں لکھے گئے ہیں۔ دل ہی دل میں کہہ کر دینی چاہئے۔ اور اس کا ترجمہ بھی وہی سمجھنا چاہئے۔"

4۔ مذکورہ بالا منور بالذات خالق جہان پرمیشور جو اندر یعنی ہوا' چاند اور رات کا مالک ہے ہمیں اپنی عنایت بے غایت سے راحت جاودانی یعنی موکش کا سکھ عطا کرے' اس خالق جہان کے لئے سواہا۔

ان سے الگ الگ صبح شام کا ہون کرے یا سب سے ایک ہی وقت ہون کرے (اور آخر میں ایک آہوتی ان الفاظ سے دے)۔ "سروم وی پورن گنگ سواہا۔" ان کا ترجمہ یہ ہے "اے مالک جہان ہم نے جو یہ کام دنیا کی بھلائی کے لئے کیا ہے۔ وہ آپ کی عنایت سے پورا ہو' اس لئے ہم اس کام کو تیری نذر کرتے ہیں۔"

اس کے علاوہ ایتریہ براہمن پنچکاہ۔ کنڈکا 31 میں صبح اور شام دونوں وقت کے اگنی ہوتر کے لئے "بھور بھوہ سوردم" الخ وغیرہ منتر دیئے ہیں۔ اب وہ منتر لکھے جاتے ہیں۔ جو دونوں وقت کے ہون کے لئے یکساں ہیں۔"

मोाभूगग्नये माषाय स्वाहा ॥ १॥ (۱) اوم بھور گنیے پرانایہ سواہا

ओ३म्भुवर्वायवेऽपानाय स्वाहा ॥ २ ॥ (۲) اوم بھوور وایوے اپانایہ سواہا

ओं स्वरादित्याय ..नाय स्वाहा ॥ ३ (۳) اوم سور ادتیائے ویانایہ سواہا

ओम्भू- र्भुवः स्वरग्निवाय्वादित्येभ्यः
प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा ॥ ४ ॥
ओमापो ज्योतीरसोमृतं ब्रह्म भूर्भुवः
स्वरों स्वाहा ॥ ५ ॥
सर्वं वै पूर्णं्स्वाहा ॥ ६ ॥

(۴) اوم بھور بھوہ سوَرگنی وایوادِتیے بھیہ
پرانا پان ویانے بھیہ سواہا
(۵) اوم آپو جیوتی رسومرتم برہم بھور بھوہ
سوردم سواہا
(۶) اوم سروم وَی پورن گنگ سواہا

ان منتروں میں بھور وغیرہ سب ایشور کے نام ہیں۔ ان کا ترجمہ گایتری (6) کے ترجمہ میں دیکھنا چاہیے۔

لفظ اگنی ہوتر کی تشریح اور اس کا مقصد

اگنی ہوتر اسے کہتے ہیں۔ جس میں اگنی یعنی پرمیشور کے نام پر یا پانی اور ہوا کو پاک صاف کرنے کے لئے ہوتر یعنی ہون یا دان کیا جاتا ہے یا یوں کہو کہ جو فعل ایشور کے حکم کی تعمیل میں کیا جاتا ہے اسے اگنی ہوتر کہتے ہیں۔

خوشبودار، مقوی، شیریں، عقل، شجاعت، استقلال اور قوت بڑھانے والی دافع مرض وغیرہ چیزوں سے ہون کرنے پر ہوا اور بارش کے پانی کی صفائی ہوتی ہے اور پانی اور ہوا کے پاک صاف ہونے سے روئے زمین کی تمام چیزوں کی درستی ہو کر تمام جیووں کو بڑا بھاری سکھ پہنچتا ہے اس لئے اگنی ہوتر کرنے والوں کو اس نیک کام کے عوض میں نہایت اعلیٰ سکھ اور ایشور کا فضل و کرم حاصل ہوتا ہے اور یہی اگنی ہوتر کرنے کا مقصد ہے۔"

3- پتر یگیہ

پتر یگیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کو ترپن اور دوسری کو شرادھ کہتے ہیں۔ ان میں سے ترپن وہ فعل ہے جس کے ذریعہ سے عالموں، فاضلوں، رشیوں اور بزرگوں کو سکھی اور تریت (سیر) کیا جاتا ہے۔ اور شرادھ ان کی شردھا یعنی صدق دل سے خدمت و تواضع کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ فعل زندہ عالموں کے لئے موزوں ہے نہ کہ مردوں کے لئے کیونکہ مردوں کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے ان کی خدمت و تواضع کرنا ناممکن ہے اور چونکہ اس صورت میں وہ مقصد جس کے لئے یہ فعل کیا جاتا ہے حاصل نہیں ہوتا، اس لئے وہ عبث اور فضول ثابت ہوتا ہے۔ اس فرض کو ادا کرنے کی ہدایت اسی غرض سے کی گئی ہے کہ زندوں کی خدمت وغیرہ کی جاوے، کیونکہ خادم و مخدوم دونوں کے موجود ہونے پر یہ فعل

عمل میں آ سکتا ہے خاطر خواہ تواضع کرنے کے لائق تین ہوتے ہیں۔ دیو (عالم)، رشی (استاد) اور پتر (بزرگ)۔

دیو ترپن

اب ان میں سے ہر ایک کی نسبت حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اول دیو یعنی عالموں کی بابت حوالے لکھے ہیں۔ "اے پرمیشور! آپ مجھے سراپا پاک کیجئے۔ دیو یعنی آپ کا دھیان رکھنے والے اور آپ کے حکم پر چلنے والے عالم اور اعلیٰ درجے کے عارف ہمیں اپنے علم کی بخشش سے مرہون و ممنون فرما کر (جہالت وغیرہ سے) پاک کریں۔ آپ کے عطا کئے ہوئے وگیان (علم و معرفت) اور آپ کے دھیان (تصور) سے ہماری عقلیں پاک و روشن ہوں۔ دنیا کی تمام مخلوقات پاک اور نیک ہو۔ آپ کے فضل و کرم سے سب سکھی خوش، پاک اور نیک ہوں۔" (یجر وید۔ ادھیائے 19۔ منتر 39)

"انسان کی دو مختلف خصلتوں یا صفات کی وجہ سے دو اصطلاحیں ہوتی ہیں۔ ایک دیو اور دوسری منشیہ یہ تقسیم سچائی اور جھوٹ کے امتیاز سے ہے دیو وہ ہیں جو راست گفتاری، سچی عقیدت اور راست اعمال کو اختیار کرتے ہیں۔ اور جو جھوٹ بولتے یا جھوٹی بات کو مانتے یا جھوٹے کام کرتے ہیں، وہ منشیہ ہیں۔ اس لئے جو شخص جھوٹ کو چھوڑ کر سچائی کو اختیار کرتا ہے، وہی دیو شمار کیا جاتا ہے۔ اور جو سچائی کو چھوڑ کر جھوٹ کو اختیار کرتا ہے اسے منشیہ کہتے ہیں۔ پس ہمیشہ سچ بولنا چاہئے اور سچ ہی کو ماننا اور سچ ہی پر عمل کرنا چاہئے۔ جو سچائی کے پابند یعنی دیو ہوتے ہیں۔ وہ نیک کاموں میں شہرت پاتے ہیں اور جو اس کے خلاف کرتے ہیں، وہ منشیہ کہلاتے ہیں۔" (**شتپتھ** براہمن کانڈ ادھیائے 1۔ براہمن 6)

اب رشی ترپن کے متعلق حوالے درج کئے جاتے ہیں۔

رشی ترپن

"تمام دنیا کو پیدا کرنے والے یگیہ یعنی معبود کل پرمیشور کو جو قدیم سے دلوں یا انترکش (خلا) میں موجود ہے اور جس کی سب تعظیم کرتے آئے ہیں اور آئندہ بھی کریں گے۔ وید سے ہدایت پا کر تمام عالم اور سادھیہ یعنی منتروں کے معنی کو قرار واقعی جاننے والے گیانی، رشی اور دیگر انسان پوجتے ہیں۔" (یجر وید ادھیائے 31۔ منتر 9)

"تمام علوم کو پڑھ کر پھر دوسروں کو وہی تعلیم دینا اور اس پر عمل کرنا رشی کرتیہ یعنی رشی کا کام کہلاتا ہے۔ علم کے پڑھنے اور پڑھانے سے ہی خدمت کرنے کے لائق رشی پیدا ہوتے ہیں۔ جو شخص ان کی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے۔ وہی ان کی خدمت کرنے والا ہے اور وہی سکھ پاتا ہے۔ جو شخص تمام علوم سے ماہر ہو کر دوسروں کو پڑھاتا ہے' اسی کو رشی کہتے ہیں۔" (شتپتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 7- براہمن 5- کنڈکا 3)

جب کوئی شخص پڑھانے کے کام کو اختیار کرتا ہے۔ اس کو آرشیہ کرم یعنی رشیوں کا کام کہتے ہیں۔ جو شخص رشیوں (استادوں)' دیووں' عالموں اور ودیارتھیوں (طالب علموں) کو ان کی من بھاتی نذر دے کر ہمیشہ تحصیل علم میں مصروف رہتا ہے وہ عالم اور صاحب جلال ہو کر یگیہ یعنی علم و معرفت حاصل کرتا ہے۔ اس لئے یہ آرشیہ کرم یعنی رشیوں کا کام سب انسانوں کو قبول کرنا چاہئے۔ (شتپتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 4- براہمن 5- کنڈکا 3)

اب پتری ترپن کے متعلق حوالے لکھے جاتے ہیں۔

پتری ترپن

ہر انسان کو مندرجہ ذیل ہدایت پر عمل کرنا اور دوسروں کو عمل کرنے کی ہدایت کرنی چاہئے۔

"تم لوگ میرے باپ دادا وغیرہ بزرگوں اور نیز آچاریہ (استاد) وغیرہ کو خدمت و تواضع سے خوش کرو۔ اور سچے علم اور بھگتی (عبادت) میں مصروف ہو کر اپنی اپنی چیز پر صبر و قناعت رکھو۔ مقوی' خوشبودار' شیریں' دلکش' روح افزا یا قسم قسم کی کھانے کی چیزوں جیسے گھی' دودھ اور نہایت عمدہ بنائے ہوئے قسم قسم کے لذیذ پکوانوں' شہد اور پکے ہوئے پھلوں وغیرہ سے پتروں (بزرگوں) کی تواضع کرو۔" (یجروید۔ ادھیائے 2- منتر 34)

"سلیم الطبع عالم یا سوم (7) ولی وغیرہ کے رس کو تیار کرنے کے علم میں ہوشیار' پرمیشور کا دھیان رکھنے والے یا حشمت و دولت کے لئے علم حرارت کو حاصل کرنے والے' ہوم کرنے کے لئے۔ یا صنعت اور ہنر کے کاموں میں آگ کو استعمال کرنے والے پتر یعنی صاحب علم و معرفت اور پرورش کرنے والے بزرگ ہمارے ہاں تشریف لاویں۔ اور ہم ان کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہیں۔ ان عالموں یا بزرگوں کو آتے ہوئے دیکھ کر ہمیں فوراً اٹھ کر تعظیم دینی چاہئے کہ "اے پتر (بزرگوار)! آیئے تشریف لایئے اور یہ کہہ کر بڑی خاطر

داری سے ان کو آسن وغیرہ دے کر عزت سے بٹھانا چاہئے۔ اور یہ عرض کرنا چاہئے ...... کہ اے بزرگوار میری اس یہ (تواضع) کو قبول فرمایئے اور ہمیں سچا علم عطا کر کے دکھوں سے حفاظت کیجئے۔ اور نیک ہدایت کیجئے۔" (یجر وید۔ ادھیائے 19- منتر 58)

"اے پترو (بزرگوار) اس سبھا (مجلس) یا پاٹھ شالا (مدرسہ) میں ہمیں علم اور معرفت عطا کر کے سکھی کیجئے۔ اور اپنے اپنے درجہ علمی کے مناسب ہماری تواضع کو قبول کیجئے اور سچی ہدایت و نصیحت (اپدیش) اور علم عطا کرنے کے کام میں بخوشی خاطر اور پوری پوری ہمت استقلال کے ساتھ قائم ہو جایئے ہم آپ کی لیاقت کے مناسب آپ کی عزت و تعظیم کرتے ہیں۔ آپ ہمارے نیک اطوار کو دیکھ کر خوش ہو جایئے۔" (یجر وید ادھیائے 2- منتر 31)

"اے پتر (بزرگوار!) رس یعنی سوم لتا وغیرہ کے عرق کو علم' آنند (راحت) اور آگ اور ہوا کا علم' معیشت کے لئے علم و روزگار اور نیز موکش کا علم حاصل کرنے' مصیبت کا دفعیہ' بدوں پر سختی اور غصہ کی عادت چھوڑنے اور تمام علم حاصل کرنے کے لئے ہم تم کو بار بار نمسکار کرتے ہیں۔ اے بزرگوار! خانہ داری کے متعلق جملہ کاروبار کی واقفیت عطا کیجئے۔ اے بزرگوار! جو عمدہ سامان میرے اختیار و ملکیت میں ہے۔ اس کو ہم آپ کی نذر کریں اور آپ سے علم حاصل کر کے ہم کبھی زوال نہ پاویں۔ اے بزرگوار! ہم کپڑا وغیرہ جو چیز آپ کو دیویں' اس کو آپ خوشی سے قبول کیجئے۔" (ایضاً" منتر 32)

"اے پتر (بزرگوار)! آپ انسان کو علم کے زیور سے آراستہ کیجئے اور پھولوں کی مالا پہنے ہوئے جوان برہمچاری کو پڑھانے کے لئے اپنی خدمت میں قبول کیجئے' تاکہ اس دنیا میں انسان علم و تربیت سے بہرہ یاب ہوں۔ آپ کو ایسی تدبیر و کوشش کرنی چاہئے کہ انسانوں میں اعلیٰ علم کی ترقی ہووے۔" (ایضاً" منتر 33)

"جو میرے استاد وغیرہ بزرگ جیو (زندہ اور موجود) ہیں جو سب لوگوں کی بہتری اور بہبودی چاہنے والے اور دھرم اور ایشور کو ماننے والے اور دھرم ایشور اور سچے علم وغیرہ نیک صفات سے آراستہ اور نصیحت سننے والوں یا شاگردوں کو سچا علم عطا کرنے والے اور دغا و فریب وغیرہ عیبوں سے پاک عالم ہیں' وہ سچے علم وغیرہ گنوں سے آراستہ و پیراستہ اپنے اوصاف و خوبی اور اقبال و دولت کے ساتھ سو برس تک قائم رہیں۔ تاکہ ہم ہمیشہ سکھ پاویں۔" (یجر وید ادھیائے 19- منتر 46)

"اعلیٰ متوسط و ادنیٰ گنوں والے اور سلیم الطبع' دشمنی سے خالی اور ایشور اور وید کو جاننے والے گیانی پتر (بزرگ) ہر قسم کے کاروبار مثلاً لین دین وغیرہ کا علم عطا کر کے ہمیشہ ہماری حفاظت کریں۔ جو پران (روحانی زندگی) کو حاصل کرتے یعنی دونوں جنموں (8) سے عالم ہوتے ہیں وہی بزرگ عالم جو زندہ اور ہمارے سر پر موجود ہیں' خدمت اور تواضع کرنے کے لائق ہیں نہ کہ مرے ہوئے (کیونکہ اگر وہ دوسرے مقام پر ہوں اور پاس نہ ہوں۔ تو ہماری خدمت و تواضع کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہم ان کی خدمت کر سکتے ہیں)" (یجروید۔ ادھیائے 19- منتر 49)

"جو عضو عضو میں سمائے ہوئے اور انسان کی حیات کے باعث پران (نفس) کو اور نیز پرمیشور کو جانتے' تمام نیک کاموں اور اعلیٰ سے اعلیٰ اور جدید سے جدید علم میں کمال رکھتے' اتھرووید اور دھنر وید کو جانتے اور پختہ عقل' نیک رائے اور سلیم الطبع ہیں ہم ان دنیا کی بھلائی کرنے والوں اور کھیتی وغیرہ نیک کاموں میں ہوشیار لوگوں سے علم وغیرہ نیک اوصاف حاصل کریں اور بہبودی اور رفاہ عام کے کاموں میں جن سے راحت قلبی حاصل ہوتی ہے ان سے اپدیش (نصیحت) پا کر دھرم' ارتھ (دولت)' کام (مراد) اور موکش (نجات) کو نصیب ہوں۔" (ایضاً" منتر 50)

"ہمارے درمیان دھرم اور ایشور کو ماننے والے زندہ بزرگ اور عدالت ہائے سرکاری میں حاکموں کے درجے پر شرف و عزت پائے ہوئے عالم پیدا ہوں اور ملک میں عدل و انصاف' لازوال سکھ' حفاظت رعایا اور وہ انتظام سلطنت قائم اور مستحکم ہو جو عالموں کے درمیان مشہور ہے۔ جو اس طرح سچا انصاف کرتے ہیں ان کے لئے ہمارا نمسکار ہو۔ اور ایسے سچے اور منصف حاکم ہمیشہ ہمارے درمیان قائم رہیں۔" (ایضاً" منتر 45)

"سوم ودیا (علم نباتات) کی تعلیم دینے والے اور ودشٹھ یعنی تمام علوم اور نیک گنوں کا شوق و رغبت رکھنے والے' علم نباتات کے محافظ اور اول آپ تمام علوم کو پڑھ کر دوسروں کو پڑھانے والے یا اس کا تجربہ و تحقیقات کرنے والے اور ہمارے قدیم بزرگ (پتر) اور دھرم کی خواہش رکھنے والے اور سچے علوم کا دان یا اشاعت کرنے والے یہ سب کو علم و معرفت عطا کرتے ہوئے' اس عالم و منصف حقیقی پرمیشور کو پاتے ہیں' ہر انسان کو اسی پر عمل کر کے تمام مرادیں حاصل کرنی چاہئیں۔" (یجروید ادھیائے 19- منتر 51)

"بزرگ و جلیل پرمیشور کا دھیان کرنے والے اور علم میں کامل بزرگ' بہبودی و خیر

اندیشی کی نظر سے ہماری حفاظت کرنے والے ہمارے ہاں رونق افروز ہوں اور ان کے تشریف لانے پر ہم ان سے یہ عرض کریں کہ اے عالمو! آپ تشریف لایئے اور ہماری نذر و نیاز کو بنظر محبت قبول فرمایئے۔ اے بزرگوار! آپ کا سایہ عافیت ہمارے سروں پر ہمیشہ برقرار رہے اور ہم ہمیشہ آپ کی خدمت کرتے رہیں۔ ہماری تواضع قبول فرما کر ہمیں سکھ کا چشمہ یعنی علم و معرفت عطا کیجئے اور ہماری جہالت اور پاپ کو دور کر کے ہمیں عیب اور گناہ سے پاک کیجئے تاکہ ہم ہمیشہ پاپ سے الگ رہیں۔" (ایضا" منتر 55)

"ایشور کا دھیان کرنے والے عالم ہمارے ہاں تشریف لا کر کھانا تناول فرماویں اور سوم ولی وغیرہ سے تیار کئے ہوئے عرق کو نوش فرما کر سیر ہوں ان نیک گنوں کے عطا کرنے والے بزرگوں سے میں علم حاصل کرتا ہوں (یہاں فعل کے تغیر کی وجہ سے پر سمی پد (فعل متعدی) کی بجائے آتمنے پد (فعل لازمی) آیا ہے اور فعل لازمی کے واحد متکلم کی علامت (اٹ) گر گئی ہے) انہیں کی صحبت سے مجھے یہ علم ہوا ہے کہ محیط کل پرمیشور نے گوناگوں صنعت سے یہ کائنات بنائی ہے اور انہیں کے طفیل سے اس لازوال موکش پد (نجات کے درجہ) کا علم ہوا ہے۔ جس درجہ کو پا کر مکتی پائے ہوئے جیو فوراً اس دنیا میں واپس نہیں آتے۔ یہ سب علم مجھے عالموں کی صحبت سے حاصل ہوا ہے۔ اس لئے ہر انسان کو ہمیشہ عالموں کی صحبت کرنی چاہئے۔" (ایضا" منتر 56)

"واجب التعظیم بزرگ (پتر) ہماری التجا کو قبول فرما کر نہایت دلکش، خوشنما اور عمدہ عمدہ آرائشوں سے مزین اور طبیعت کو فرحت بخشنے والے آسنوں پر بیٹھیں اور متواتر ہمارے پاس تشریف لا کر ہماری تعظیم و تکریم کو قبول فرماویں۔ اور ہمارے سوالوں کو سنیں اور سن کر ان کا جواب بیان فرماویں اور اس طرح علم عطا کر کے اور کاروباری دنیوی کی بابت نصیحت فرما کر ہمیشہ ہماری حفاظت کریں۔" (ایضا" منتر 57)

"اے پرمیشور کے جاننے والے اور علم حرارت کے ماہر پتر (بزرگوار) براہ نوازش ہمارے ہاں تشریف لایئے۔ اور تشریف لا کر نہایت عمدہ اور اعلیٰ نیتی یعنی اصول معاشرت کو تلقین فرمایئے، ہماری تعظیم و تکریم کو قبول کیجئے۔ اور گھرانوں اور سبھاؤں میں اپدیش (وعظ) کے لئے قیام فرمایئے، سب جگہ دورہ کیجئے، ہماری کوشش و محنت کو منظور فرمایئے، ہمارے گھر کھانا تناول فرما کر آسن پر بیٹھئے اور ہمیں اور ہمارے تمام کنبے کو اپنے علم و نصیحت کی دولت سے نہال کیجئے تاکہ ہمارے درمیان اہل دماغ اور توانا جوان پیدا ہوں۔ اور ہمارا علم حقیقی کا

خزانہ بھرپور رہے۔" (ایضا"۔ منتر 59)

"آگ' ہوا' پانی اور بھوگربھ (علم طبقات ارضی یا جیولوجی) وغیرہ علوم میں ماہر روشن ضمیر' پرمیشور کو جاننے والے' سچے علوم کو بیان کرنے والے اور اس ودیا (علم طب) سے جسم اور دماغ کی قوت کو حاصل کرنے والے بزرگ ہم سے خوش و مسرور ہو کر ہمیں راحت بخشیں۔ ان عالموں سے ہم ہمیشہ انصاف اور حق سے بھری ہوئی پران نیتی (اصول معاشرت یا یوگ) کے علم کو حاصل کریں۔ وہ عالم اور ہم بھی علم معرفت کے حصول اور رفاہ عام کے اصول کی تعمیل میں دوسروں کے تابع اور اپنے ذاتی فائدے کے کاموں میں خودمختار ہیں۔ منور بالذات اور سب کو نور عطا کرنے والا پرمیشور عالموں کے جسم کو ہماری خاطر اپنی رحمت سے قائم رکھے تاکہ ہمارے درمیان بہت سے عالم ہوں۔" (ایضا"۔ منتر 60)

"اے انسانو! جس طرح ہم موسموں کے عالم یا مصلحت وقت کے مطابق تدبیر و کوشش کرنے والے' بزرگوں (پتروں) کی دعوت کرتے ہیں' اسی طرح تم کو بھی انہیں بلانا اور ان کی خدمت و تواضع کرنی چاہئے۔ جو سوم کا عرق پینے والے اور دنیا میں سب کے ممدوح' نیک اعمال' دانشمند اور عالم لوگ ہیں۔ وہ ہمارے معاون اور رہنما ہوں۔ سوم ودیا (علم نباتات) کو پڑھنے اور پڑھانے والوں کی صحبت سے ہم سچے علوم کو حاصل کریں اور عالمگیر حکومت اور اقبال و حشمت کو اپنے قبضہ تصرف میں لاویں (یجروید ادھیائے 19 منتر 16)

"اے پرمیشور! جو پتر (بزرگ) عالم ہمارے درمیان موجود ہیں یا جو ہم سے دور کسی دوسرے ملک میں رہتے ہیں۔ جن کو ہم جانتے ہیں۔ اور جن کو بوجہ دور دراز مقاموں میں رہنے کے ہم نہیں جانتے تو ان سب کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اس لئے تیری عنایت سے ہمیں ان کا شرف نیاز حاصل ہو۔ ہم غلہ وغیرہ یا دیگر اشیاء سے یگیہ (رفاہ عام کا کام) کرتے ہیں آپ اس کو قبول کیجئے تاکہ ہمیں دنیوی حشمت اور موکش (نجات) حاصل ہو۔ اور ہمارے اعمال ٹھیک رہیں اور جو عالم غائب ہیں۔ یعنی یہاں موجود نہیں ہی ہمیں ان کا درشن نصیب ہو۔" (ایضا"۔ منتر 67)

"جو پتر (بزرگ) اس وقت ہمارے قریب پڑھنے اور پڑھانے کے کام میں مشغول ہیں اور جو پیشتر پڑھ کر عالم ہو چکے ہیں۔ نیز جو سطح ارضی سے تعلق رکھنے والے بھوگربھ ودیا (علم طبقات ارضی یا جیولوجی) میں پورے کامل و ماہر ہیں۔ جو صاحب مقدرت اور خوشحال

رعایا کے سبھا دھیکش (میرانجمن یا راجہ) اور سبھاسد (ارائین سلطنت) ہیں اور جو اہل سیاست و حکومت ہیں وہ ہمارے حال پر نوازش کی نظر رکھیں۔ ایسے پتروں (بزرگوں) کے لئے ہمارا ہمیشہ نمسکار ہو۔" (ایضاً" منتر 68)

"اے پرمیشور! ہم تجھے اپنا معبود حقیقی مان کر اپنے دل کے آکاش میں اور اپنا عادل و منصف حاکم سمجھ کر سلطنت میں متمکن و قائم کرتے ہیں۔ اے خالق جہان! ہم ہمیشہ تیرا ذکر سنیں اور دوسروں کو سناویں تاکہ ہمیں سچا علم حاصل ہو اور دولت وغیرہ عمدہ سامان اور راحت و مسرت حاصل ہو۔ تو ہمیں یہی ہدایت اور علم جس کی ہمیں خواہش ہے عطا کر۔" (ایضاً" منتر 70)

پتروں بزرگوں کے درجے

"جن کو امرت یعنی موکش (نجات) کا علم حاصل ہے' ان وسو کا درجہ پائے ہوئے عالموں اور خانہ دار بزرگوں کے لئے ہم کھانا وغیرہ عمدہ چیزیں دیں۔ جو چوبیس سال تک برہمچرج کے ساتھ علم پڑھ کر دوسروں کو پڑھاتے ہیں۔ ان کو سودھائی یعنی وسو کہتے ہیں۔ اور جو چوالیس برس تک برہمچرج کر کے تحصیل علم کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں ان کو ردر یا پتامہہ کہتے ہیں اور جو اڑتالیس برس تک برہمچریہ کے ساتھ علم کا انتہائی درجہ حاصل کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں ان کو آدتیہ یا پرپتامہ کہتے ہیں وہ بڑے علوم کے مخزن اور سورج کی طرح علم کی روشنی پھیلانے والے ہوتے ہیں۔ ان سب کے لئے ہمارا متواتر نمسکار ہو۔ اے پتر (بزرگوار)! آپ اسی مقام پر رہا کرتے ہوئے یعنی تعلیم دیتے ہوئے ہماری خاطر تواضع یعنی کھانا اور کپڑا وغیرہ قبول کیجئے' اور ہمیشہ آرام و راحت سے زندگی بسر کیجئے۔ اے بزرگوار! ہماری خدمت و تواضع سے خوش اور ترپت (سیر) ہو جایئے اور ہمیں اپنے اپدیش (ہدایت و نصیحت سے) پاک کیجئے۔ یعنی ہمارے جہالت وغیرہ عیبوں کو دور کیجئے۔ (یجر وید۔ ادھیائے 19۔ منتر 36)

"اے پتامہہ اور پرپتامہ کے درجہ والے بزرگوار! آپ میرے دل' فعل اور زبان کو متواتر پاک اور درست کیجئے۔ یعنی ہمیں نیک کام کرنے کی ہدایت و نصیحت کر کے نیک چلن بنایئے۔ ہم آپ کی نصیحت سے برہم چریہ کر کے سو برس تک نیکی کے ساتھ زندگی بسر کریں اور پوری عمر پاویں۔" (ایضاً" منتر 37)

اس منتر میں چھاندوگیہ اپنشد۔ پرپاٹھک 3 کھنڈ 16۔ منتر1 تا 6 کے حوالے سے سودھائی' پتامہہ اور پرپتامہہ کا ترجمہ دسو' ردر اور آدیتہ کیا گیا ہے۔ یہ عالموں کے تین درجے ہیں۔

4۔ بلی ویش دیو یگیہ کا طریق

گھر میں جو کھانا پکا ہو اس میں سے نمکین اور ترش چیز کو چھوڑ کر باقی اشیاء سے بلی ویشو دیو کرنا چاہئے۔

"براہمن وغیرہ گرہستھی' جو چیز گھر میں بنی ہو اس سے چولھے کی آگ میں (ہوا وغیرہ میں) عمدہ گن پیدا کرنے کے لئے ہوم کرے۔" (منوسمرتی۔ ادھیائے 3۔ شلوک 84)

"اے پرمیشور! جس طرح روزمرہ گھوڑے کے آگے بہت سی گھاس یا چارہ ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم تیرے حکم کی تعمیل میں روزانہ آگ کے اندر بلی (پکی ہوئی کھانے کی چیز کا ہون) کرتے ہوئے یا اتتھی (گھر آئے سادھو یا مہمان) کو روٹی کھلاتے ہوئے حسب دلخواہ عالمگیر حکومت اور اقبال و حشمت کو حاصل کر مسرور ہوں اور کبھی تیری حکم عدولی نہ کریں۔ یعنی دنیا کے کسی جاندار کو کبھی تکلیف نہ دیں۔ بلکہ آپ کے فضل و کرم سے تمام جاندار ہمارے خیرخواہ ہوں اور ہم بھی سب کے ساتھ دوستانہ برتاؤ کریں اور اس طرح باہم ایک دوسرے کو فیض پہنچادیں۔" (اتھرووید۔ کانڈ 19۔ انوواک 7۔ منتر 7)

یجروید کے ادھیائے 19 کا 39 واں منتر بھی جس کو پیچھے لکھ چکے ہیں' اور جس میں یہ لفظ آئے ہیں کہ "دنیا کی تمام مخلوقات پاک اور نیک ہو وغیرہ۔" اسی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔

اب آگے وہ منتر لکھے جاتے ہیں۔ جس سے بلی ویشو دیو ہوم کیا جاتا ہے۔

بلی ویشو دیو ہوم کے منتر	
(۱) اوم اگنیے سواہا۔	ओमग्नये स्वाहा ॥
(۲) اوم سومائے سواہا	ओं सोमाय स्वाहा ॥
(۳) اوم اگنی شوم آبھیام سواہا	ओमग्नीषोमाभ्यां स्वाहा ॥
(۴) اوم وشویبھیو دیویبھیہ سواہا	ओं विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा ॥
(۵) اوم دھنونترے سواہا	ओं धन्वन्तरये स्वाहा ॥

(۶) اوم کہوئی شواہا۔	ओं कुह्वै स्वाहा ॥
(۷) اوم انمتی شواہا۔	ओमनुमत्यै स्वाहा ॥
(۸) اوم پرجاپتیے شواہا۔	ओं प्रजापतये स्वाहा ॥
(۹) اوم سہد یاوا پرتھوی بھیام سواہا	ओं सह द्यावापृथिवीभ्यां स्वाहा
(۱۰) اوم شوشٹ کرتے سواہا	ओं स्विष्टकृते स्वाहा ॥

-1 "اگنی" سے علیم کل اور منور بالذات پرمیشور مراد ہے۔

-2 "سوم" سے راحت بخش عالم' خالق جہان ایشور مراد ہے۔

-3 "اگنشوم" سے پران (اندر سے باہر جانے والا سانس) اور اپان (باہر سے اندر آنے والا سانس) مراد ہے۔

-4 "وشویدیوا" سے ایشور کے تجلی بخش' عالم صفات یا تمام عالم لوگ مراد ہیں۔

-5 "دھنونتری" سے تمام بیماریوں کو دفع کرنے والا ایشور مراد ہے۔

-6 "کہو" سے اماوس یعنی ہلال کے دن کی یگیہ یا قوت حافظہ مراد ہے۔

-7 "انومتی" سے پورنماسی یعنی بدر کے دن جو پندرہ روزہ یگیہ کی جاتی ہے یا تحصیل علم کے بعد جو لیاقت تجربہ اور دماغی طاقت حاصل ہوتی ہے اس سے مراد ہے۔

-8 "پرجاپتی" سے تمام کائنات کا مالک و محافظ ایشور مراد ہے۔

-9 "سہ دیاوا پرتھوی" سے یہ مراد ہے کہ آگ یا اجرام روشن اور زمین ایشور کی اعلیٰ قدرت اور صنعت سے پیدا ہوئے ہیں۔ جن سے کامل فیض و فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔

-10 "سوشٹ کرت" سے حسب دلخواہ عمدہ سکھ دینے والا ایشور مراد ہے۔

نیتہ شرادھ

گویا ان کے لئے یہ بلی یعنی گھر میں پکی ہوئی چیز سے چولھے کی آگ میں ہوم کیا جاتا ہے مذکورہ بالا منتروں سے ہوم کرنے کے بعد بلی دان یعنی عالموں کی دعوت یا ضیافت کرنی چاہئے۔ اس کو نیتہ شرادھ یعنی عالموں کی روزانہ تواضع بھی کہتے ہیں۔ اس کے متعلق سولہ

منتر نیچے لکھے جاتے ہیں۔

(۱) اوم سانگائے اندرایہ نمہ۔	ओं सानुगायेन्द्राय नमः ॥ १ ॥
(۲) اوم سانگائے یمایہ نمہ	ओं सानुगाय यमाय नमः ॥ २ ॥
(۳) اوم سانگائے ورنایہ نمہ	ओं सानुगाय वरुणाय नमः ॥ ३ ॥
(۴) اوم سانگائے سومایہ نمہ	ओं सानुगाय सोमाय नमः ॥ ४ ॥
(۵) اوم مُردبھیونمہ	ओं मरुद्भ्यो नमः ॥ ५ ॥
(۶) اوم اَدبھیونمہ	ओमद्भ्यो नमः ॥ ६ ॥
(۷) اوم وَنس پتی بھیونمہ	ओं वनस्पतिभ्यो नमः ॥ ७ ॥
(۸) اوم شری یُی نمہ	ओं श्रियै नमः ॥ ८ ॥
(۹) اوم بھدر کال یُی نمہ	ओं भद्रकाल्यै नमः ॥ ९ ॥
(۱۰) اوم برہم پت یے نمہ	ओं ब्रह्मपतये नमः ॥ १० ॥
(۱۱) اوم واستوپت یے نمہ	ओं वास्तुपतये नमः ॥ ११ ॥
(۱۲) اوم وشوے بھیو دیوے بھیونمہ	ओं विश्वेभ्यो देवेभ्यो नमः ॥ १२
(۱۳) اوم دِواچرے بھیو بھوتے بھیونمہ	ओं दिवाचरेभ्यो भूतेभ्यो नम १३
(۱۴) اوم نکتم چاری بھیونمہ	ओं नक्तंचारिभ्यो नमः ॥ १४ ॥
(۱۵) اوم سروا تم بھوتیے نمہ	ओं सर्वात्मभूतये नमः ॥ १५ ॥
(۱۶) اوم پتری بھیہ سُوَدھائی بھیہ۔ سُوَدھا نمہ	ओं पितृभ्यः स्वधायिभ्यः स्वधा नमः ॥ १६ ॥

لفظ "نمہ" تو "نم" مصدر سے بنتا ہے' جس کے معنی جھکنا' تعظیم کرنا یا اطاعت کرنا اور بولنا ہیں انسان کو اچھے آدمیوں کی عزت۔ نیک باتوں کی قدر اور اعلیٰ مضامین پر غور کرنے سے کامل علم و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

1- "سانو گایہ اندر" سے لازوال صفات سے موصوف اور قادر مطلق پرمیشور مراد ہے۔

2- "سانو گایہ یم" سے بے رو رعایت انصاف اور عدل کی صفت سے موصوف پرمیشور جاننا چاہئے۔

3۔ "سانو گایہ ورن" سے علم وغیرہ عمدہ و اعلیٰ صفات سے موصوف سب سے افضل و اشرف پرمیشور سمجھنا چاہئے۔

4۔ "سانوگایہ سوم" سے راحت بخش عالم اور خالق جہاں ایشور مراد ہے۔

5۔ "مرت" سے ایشور کی قوت سے تمام کائنات کو قائم رکھنے والی اور حرکت دینے والی ہوائیں مراد ہیں۔

6۔ "اپ" سے محیط کل پرمیشور مراد ہے۔

7۔ "ونسپتی" سے ون (دنیاؤں) کا پتی (مالک) ایشور یا ہوا اور بادل وغیرہ اشیاء مراد ہیں۔ (یعنی یہ منشاء ہے کہ ایشور نے جن بڑے بڑے اور عمدہ تاثیر والے درختوں کو پیدا کیا ہے ان سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنا چاہئے)

8۔ "شری" سے سب کا مخدوم و معبود عین راحت اور صاحب جمال ایشور اور اس کی پیدا کی ہوئی تمام خوشنما صنعتیں مراد ہیں۔

9۔ "بھدرکالی" سے ایشور کی بہبودی، بہتری اور سکھ عطا کرنے والی طاقت مراد ہے۔

10۔ "برہم پتی" سے تمام شاستروں کے جاننے والے عالموں کا محافظ یا وید اور تمام کائنات کا مالک ایشور مراد ہے۔

11 "واستوپتی" جس میں تمام موجودات قائم ہے اسے واستو یعنی آکاش کہتے ہیں اور واستو پتی سے آکاش کا مالک ایشور مراد ہے۔

12۔ "وشویدیوا" سے ایشور کی تجلی، عالم صفات یا تمام عالم مراد ہیں۔

13 "دواچر" سے دن میں چلنے پھرنے والے یعنی دن کو جاگنے والے جاندار مراد ہیں۔

14۔ "نکتم چاری" سے رات کو چلنے پھرنے والے یعنی رات کو جاگنے والے جاندار مراد ہیں۔

(یعنی یہ دونوں قسم کے جاندار ہمیں کچھ نقصان نہ پہنچائیں اور ہم ان کے ساتھ صلح سے رہیں)

15 "سرواتم بھوتی" سے تمام جیووں کی پشت و پناہ یا ان کا قائم رکھنے والا ایشور مراد ہے۔

16 "پتر سودھائی" اس کا ترجمہ اوپر کر چکے ہیں۔

ان سب کے لئے نمہ یا نمسکار کرنا چاہئے یعنی عجز و انکسار کے ساتھ ان کو تعظیم ۔ ۔

اور سب کو اپنے سے بڑا مان کر عزت دینا چاہیئے۔

"کتوں، پتت (کنگال یا پنچ لوگوں)، شو پچ (بھنگی وغیرہ) پاپ روگی (کوڑی وغیرہ مریض) اور کوے وغیرہ جانوروں اور چیونٹیوں کے لئے کھانے کی چیز (9) میں سے چھ حصے نکال کر زمین پر رکھے۔" (منوسمرتی ادھیائے 3۔ شلوک 92)

5- اتتھی یگیہ

اور ان میں سے ہر جاندار کو اس کا حصہ دے کر ان کی پرورش کرنی چاہیئے جہاں **اتتھیوں** کی خدمت و تواضع بہ دل و جان کی جاتی ہے وہاں ہر قسم کا سکھ رہتا ہے۔ **اتتھی** انہیں کہتے ہیں۔ جو تمام علوم میں ماہر دنیا کی بھلائی کرنے والے حواس کو ضبط میں رکھنے والے دھرم پر چلنے والے راست گفتار اور مکر و فریب وغیرہ عیبوں سے خالی اور ہمیشہ جگہ بہ جگہ پھرنے والے ہوں اس بارہ میں کئی وید منتر شاہد ہیں۔ مگر یہاں اختصار کے ساتھ صرف دو منتر لکھے جاتے ہیں۔

"جو مذکورہ بالا صفات سے موصوف عالم نہایت اعلیٰ اور عمدہ گنوں سے آراستہ اور خدمت و تعظیم کے لائق ہیں۔ ان کو **اتتھی** کہتے ہیں۔ ان کے آنے جانے کی کوئی **تتھی** (تاریخ) مقرر یا معلوم نہیں ہوتی۔ یعنی جو اپنی خوشی سے ناگہاں آ جائیں اور بلا کہے چلے جائیں وہی براتیہ یا **اتتھی** کہلاتے ہیں۔" (اتھرووید کانڈ 15- انوواک 2- ورگ 11- منتر 1)

"جب وہ گرہستھی (خانہ دار) کے گھر پر تشریف لاویں۔ تو گرہستھی کو بڑی تعظیم و تکریم سے اٹھ کر نمسکار کرنا چاہیئے۔ اور ان کو سب سے اونچی اور اچھی جگہ پر بٹھانا چاہیئے اور حسب مناسب خاطر تواضع کر کے یہ پوچھنا چاہیئے کہ اے براتیہ (بزرگوار)! آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ اے **اتتھی**! یہ پانی لیجئے۔ آپ اپنے سچے اپدیش (نصیحت) سے ہمیں مرہون عنایت کیجئے۔ اور آپ ہماری تواضع کو قبول کر کے خوش اور مسرور ہو جایئے۔ اے براتیہ! جیسا آپ کا حکم یا منشاء ہو ہم ویسا ہی کریں۔ جو شے آپ کے مرغوب خاطر ہو اس کے لئے حکم کیجئے۔ اے براتیہ! جیسی آپ کی خواہش ہو ہم اسی طرح آپ کی خدمت بجا لائیں۔ ہم آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے بہ دل و جان حاضر ہیں۔ ہم آپ کی خاطر تواضع

اور خدمت و صحبت کے ذریعے سے علم کی ترقی حاصل کریں اور ہمیشہ اس سے سکھ پاویں۔
" (ایضاً- منتر 2)

باب: 24

مستند و غیر مستند کتابوں کا بیان

مستند بالذات اور مستند بالغیر کی تشریح

آغاز آفرینش سے لے کر آج تک بے رو رعایت اور ہوا ہوس و دشمنی سے خالی سچائی اور دھرم کو عزیز جاننے والے' نیک چلن' دنیا کی بھلائی کرنے والے آریہ عالم جن جن مستند بالذات اور مستند بالغیر کتابوں کو جس طرح مانتے آئے ہیں۔ اب اس کا حال بیان کیا جاتا ہے۔

جو ایشور کی الہامی کتابیں ہیں۔ وہ سوتہ پرمان (مستند بالذات) مانی چاہئیں۔ اور جو کتابیں انسان کی بنائی ہوئی ہیں۔ وہ پرتہ پرمان یعنی مستند ہونے کے لئے محتاج بالغیر ہیں۔ چار وید ایشور کا الہام ہیں۔ اس لئے وہ مستند بالذات ہیں۔ ایشور کا کلام خطا وغیرہ عیوب سے پاک ہے۔ کیونکہ ایشور علیم کل' ہمہ دان اور قادر مطلق ہے۔ ویدوں میں وید ہی سند مانی جاتی ہے۔ مثلاً آفتاب اور چراغ اپنی ہی روشنی سے عیاں و روشن ہیں۔ اور تمام مجسم اشیاء کو روشن کرتے ہیں اسی طرح وید بھی اپنے ہی نور سے منور ہیں اور تمام دیگر علمی کتابوں کو ضیا بخشتے ہیں۔ جو کتابیں وید کے خلاف پائی جاتی ہیں' ان کی سند کرنا واجب نہیں ہے۔ خواہ وید میں کوئی بات دوسری کتابوں کے خلاف پائی جاوے تاہم وید غیر مستند نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ مستند بالذات ہیں اور ان کے سوائے باقی تمام کتابیں مستند ہونے کے لئے شہادت وید کی محتاج ہیں۔ صرف منتر سنہتائیں جو چار وید کے نام سے مشہور ہیں مستند بالذات ہیں اور ان کے علاوہ براہمن کے نام کی کتابیں جن میں ان کی شرح ہے' جہاں تک وید کے مطابق ہیں مستند ہیں اور نیز ویدوں کی ایک ہزار ایک سو ستائیس شاکھائیں جو وید کے منتروں کی شرح ہیں' جہاں تک وید کے مطابق ہیں' مستند ہیں۔ یہی کیفیت وید کے چھ

انگوں کی ہے' جن کے یہ نام ہیں۔

شکشا (علم قرات) کلپ (سنکاروں کا ہدایت نامہ) ویاکرن (علم صرف و نحو) نرکت (علم لغت) چھند (علم عروض) جیوتش (علم ہیئت و ہندسہ) اس کے علاوہ چار اپ وید ہیں۔ آیر وید (علم طب) دھنر وید (فن جنگ و اسلحہ و انتظام سلطنت) گاندھرو وید (علم موسیقی) ارتھ وید (علم صنعت و ہنر) ان میں سے چرک **مشرت** اور **نگھنٹو** وغیرہ کو آیر وید مانا جاتا ہے اور دھر وید کی کتابیں عموماً کم ہیں۔ مگر چونکہ یہ علم تمام علوم کے تجربات کے نتائج اور امداد سے ماخوذ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اب بھی حاصل ہو سکتا ہے انگرا وغیرہ رشیوں کی بنائی ہوئی بہت سی دھر وید کی کتابیں تھیں۔ گندھرو وید سے سام وید کے گانے وغیرہ کا علم مراد ہے اور ارتھ وید میں وشو کرما' تو شٹری اور مئے کی بنائی ہوئی سنہتا نام کی چار کتابیں شامل تھیں۔ شکشا میں پانی وغیرہ منیوں کی بنائی ہوئی کتابیں' اور کلپ میں مانو کلپ سوتر وغیرہ شامل ہیں۔ ویاکرن کی کتابیں **اشٹادھیائی**' مہابھاشیہ' دھاتوپاٹھ' ان آدی گن' پراتی پدک اور گن پاٹھ ہیں۔ اور نرکت یاسک منی جس میں **نگھنٹو** بھی شامل ہے' وید کا چوتھا انگ ہے۔ چھند میں پنگل آچاریہ کا بنایا ہوا سوتر بھاشیہ ہے۔ جیوتش میں وششٹھ وغیرہ رشیوں کی بنائی ہوئی ریکھا گنت (علم مساحت و اقلیدس) اور بیج گنت (علم جبر و مقابلہ) کی کتابیں شامل ہیں یہ چھ کتابیں وید انگ کہلاتی ہیں۔

اور چھ اپانگ ہیں۔

1۔ جیمنی منی کا پورومیمانسا شاستر جس پر ویاس منی نے بھاشیہ (شرح) لکھا ہے۔ اس میں کرم کانڈ یعنی عمل یا رسوم کا بیان ہے اور دھرم (عرض) اور دھری (جوہر) کی تشریح کی ہے۔

2۔ کنادمنی کا ویشیشک شاستر جس پر گوتم منی نے پرشست پاد شرح لکھی ہے اس میں خصوصاً عرض و جوہر کا بیان ہے۔

3۔ گوتم منی کا نیائے شاستر جس پر واتسیاین رشی نے شرح لکھی ہے' اس میں پدارتھ ودیا (علم طبیعات) کا بیان ہے۔

4۔ پتنجلی منی کا یوگ شاستر جس پر ویاس منی نے شرح لکھی ہے۔

پورومیمانسا' ویشیشک اور نیائے شاستر میں تمام جوہروں کا ثبوت سمعی' ذہنی اور قیاسی علم کے ذریعہ سے دیا جاتا ہے۔ مگر ان کا علم حقیقی یا انکشاف اور اپاسنا (عبادت الٰہی) کا

طریق یوگ شاستر میں بیان کیا گیا ہے۔
5- کپل منی کا **سانکھیہ** شاستر جس کی بھاگری منی نے شرح کی ہے اس میں امتیاز کے لئے **تتونوں** کی تعداد بیان کی گئی ہے۔
6- ویاس منی کا ویدانت شاستر جس پر بودھاین رشی نے شرح لکھی ہے۔

مستند اپنشد

(اس میں براہم یعنی ایشور کا بیان ہے) دس اپنشد بھی اسی اپانگ میں شامل ہیں۔ اس کے نام یہ ہیں : ایش' کین' کٹھ' پرشن' منڈک' مانڈوکیہ' تیتریہ' ایتریہ چھاندوگیہ اور برہدارنیک۔ اس طرح چار وید معہ شاکھاؤں اور تفسیروں (یعنی چاروں براہمنوں) کے اور چار اپ وید اور چھ ویدانگ' جس میں چھ اپانگ بھی شامل ہیں' تمام مل کر چودہ ودیا (علوم) کہلاتے ہیں۔ جن کو حاصل کرنا انسان کا فرض ہے۔ یہ یقین جانا چاہئے کہ ان کے پڑھنے سے انسان کامل ہو جاتا ہے۔ اور تمام باطنی اور خارجی علم اور عمل کا انکشاف ہو کر انسان مہاوِوان (عالم فاضل) بن جاتا ہے اوپر ایشور کے کلام یعنی ویدوں اور اس کے متعلق کتابوں کا بیان ہوا۔ براہمن وغیرہ کتابیں جو رشیوں کی بنائی ہوئی ہیں' جہاں تک وید کے مطابق پائی جائیں' سچے دھرم اور علم سے پر اور عقل و دلیل سے ثابت مانی چاہئیں۔

غیر مستند اور قابل ترک کتابیں

ان کے علاوہ متعصب' کوتاہ عقل' کم علم' ادھرم پر چلنے والے اور ناراستی شعار لوگوں کی بنائی ہوئی وید کے خلاف اور عقل و دلیل سے خالی کتابیں ہرگز کسی کو نہ مانی چاہئیں اس قسم کی کتابوں کو بھی یہاں اختصار کے ساتھ گنایا جاتا ہے۔

1- رور یامل وغیرہ تمام تنتروں کی کتابیں۔
2- برہم ویورت وغیرہ پران۔
3- منوسمرتی کے وہ شلوک جن میں تعریف ہوئی ہے اور نیز منوسمرتی کے علاوہ تمام سمرتیاں۔
4- سارسوت' چندرکا اور کومدی وغیرہ ویاکرن (علم صرف و نحو) کی غلط کتابیں۔
5- پوروا میمانسا شاستر کے خلاف' نرنے سندھو وغیرہ کتابیں۔
6- ویشیشک اور نیائے شاستروں کے خلاف' ترک سنگرہ سے لے کر جاگدیشی تک تمام

نیائے کی فرضی کتابیں۔

7۔ یوگ شاستر کے خلاف ہٹھ پردیپکا وغیرہ کتابیں۔

8۔ سانکھ شاستر کے خلاف سانکھ تتو کومدی وغیرہ کتابیں۔

9۔ ویدانت شاستر کے خلاف ویدانت سار' پنچ وشی' یوگ واششٹھ وغیرہ کتابیں۔

10۔ جیوتش شاستر کے خلاف مہورت چنتا منی وغیرہ کتابیں جن میں مہورت (ساعت)' جنم پتر (زائچہ) اور پھلا دیش (تقویم) وغیرہ کا بیان ہے۔

11۔ شروت سوت کے خلاف ستری کنڈکا سنان سوتر اور پر ششٹھ وغیرہ کتابیں' جن میں منگلبہ وغیرہ مہینوں اور ایکادشی وغیرہ تتھی (تاریخ) کے برت' کاشی (بنارس) وغیرہ مقام یا تیرتھ کی یاترا (زیارت)' نام رٹنے یا اشنان کرنے اور غیر ذی روح مورتی کو پوجنے سے مکتی ملنا یا پاپ سے چھوٹ جانا وغیرہ مہاتم لکھے ہیں۔

نیز پاکھنڈوں اور سمپردائے (مت یا فرقہ) والوں کی بنائی ہوئی کتابیں اور اپدیش جن میں ایشور کی ہستی سے انکار کیا گیا ہے ان سب کو ویدوں کے خلاف ہونے اور عقل و دلیل سے خارج ہونے کی وجہ سے نیک لوگوں کو نہیں ماننا چاہئے۔

غیر مستند کتابوں کا جھوٹ

سوال۔ ان میں جہاں بہت سا جھوٹ ہے وہاں کسی قدر سچ بھی ہے اس کو لینا چاہئے یا نہیں؟

جواب۔ ایسے سچ کی مثال زہریلے کھانے کی مانند ہے۔ یعنی جس طرح اہل بصارت زہریلے کھانے کو خواہ وہ امرت (آب حیات) کے برابر کیوں نہ ہو' امتحان کرنے پر بالکل چھوڑ دیتے ہیں' اسی طرح غیر مستند کتابیں بھی قابل ترک ہیں' کیونکہ اگر ان کو رواج دیا جائے گا' تو ویدوں کے سچے مطالب کی اشاعت نہ ہو گی' اور ان کی اشاعت نہ ہونے سے جھوٹی باتیں شہرت پا کر جہالت کا اندھیرا چھا جائے گا اور جہالت کی تاریکی چھا جانے سے علم حقیقی مفقود ہو جائے گا۔

اب ہم تنتر (1) کی کتابوں کا جھوٹ ہونا ثابت کرتے ہیں۔

ان کتابوں میں پنچ مکاروں (یعنی حرف "م" سے شروع ہونے والی چیزوں کے استعمال سے مکتی بتائی ہے اور اس کے خلاف کسی دوسرے طریق سے مکتی نہیں مانی جاتی۔ ان کے

مسائل یہ ہیں :

"مدیہ (شراب)، مانس (گوشت)، مین (مچھلی) مدرا (کچوری، پکوڑی یا اشارات مخفی) اور میتھن (زناکاری) یہ پانچ مکار یعنی حرف "م" سے شروع ہونے والی چیزیں یگ یگ میں موکش دینے والی ہیں۔" (کالی تنتر)

"شراب پیوے، پھر پیوے، اور پھر بھی پیوے۔ یہاں تک کہ زمین پر گر پڑے اور پھر اٹھ کر پیوے، تو دوسرا جنم نہ ہووے۔" (مہانرمان تنتر)

"بھیروی (2) چکر میں آکر تمام ورن دوجاتی یعنی براہمن ہو جاتے ہیں اور بھیروی چکر سے نکل کر سب کے ورن اپنے اپنے جدا ہو جاتے ہیں۔" (کلا نور تنتر)

"ایک ماں کو چھوڑ کر سب سے ہم بستر ہو اور عضو مخصوص کو عورت کے اندام نہانی میں داخل کر کے ہوشیاری سے منتر کو جپے۔" (گیان سنکلنی تنتر)

"ماں کو بھی نہ چھوڑے۔" (ماتنگی ودیا)

الغرض اسی قسم کی بہت سی بیہودہ اور بے معنی باتیں کم عقل، پاپی، بد اعمال اور اناریہ لوگوں نے عقل اور دلیل سے خالی اور ویدوں سے قطعی خلاف انارش یعنی رشیوں کے اصول سے برعکس لکھی ہیں جنہیں نیک لوگوں کو ہرگز نہ ماننا چاہئے۔ شراب وغیرہ کے استعمال سے عقل وغیرہ میں فتور آکر مکتی تو حاصل نہیں ہوتی البتہ نرک تو ضرور مل سکتا ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس مت کی اکثر باتیں مشہور ہیں اسی طرح برہم دیورت وغیرہ کتابوں میں، جن کا نام غلطی سے پران پڑگیا ہے اور جو دراصل پرانی کی بجائے بالکل نئی اور جھوٹی کتابیں ہیں، بہت سی سراپا لغو کتھائیں لکھی ہیں۔ یہاں ان میں سے بطور "مشتے نمونہ از خروارے" چند کتھائیں لکھی جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک کتھا لکھی ہے کہ۔

تلازمہ آفتاب و شفق

"پرجاپتی برھما جو چار منہ والا آدمی تھا۔ اپنی بیٹی سرسوتی کے پاس بہ نیت بد گیا۔" یہ کہانی بالکل جھوٹ ہے۔ کیونکہ یہ کتھا نہیں ہے بلکہ روپک النکار یعنی تلازمہ ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "سوتا یعنی سورج کو پرجاپتی کہتے ہیں اور صبح کی شفق (اشا) اس کی دختر کی مثال ہے۔ کیونکہ جو شئے کسی سے پیدا ہوتی ہے وہ اس کی اولاد کی مثال ہوتی ہے اور وہ خود بمنزلہ اس کے باپ کے ہوتا ہے (اسی بنا پر یہ تلازمہ باندھا گیا ہے) وہ باپ (سورج) روہتا

یعنی سرخی نما شفق میں جو بمنزلہ اس کی دختر کے ہے بکمال سرعت اپنی کرنوں سے حلول کرتا ہے اور اس طرح شفق میں سورج کے حلول کرنے سے سورج کی روشنی یا دن جو بمنزلہ اس فرزند کے ہے پیدا ہوتا ہے اس فرزند یعنی روشنی یا دن کی ماں اشا (شفق) اور باپ سورج ہے گویا اشا (شفق) کے بطن سے جو سورج کی دختر کے بمنزلہ ہے۔ سورج کی کرن صورت نطفہ سے اس کا فرزند یعنی دن پیدا ہوتا ہے۔ علی الصباح یعنی پانچ گھڑی (دو گھنٹہ) رات رہے سورج کے برآمد ہونے سے پیشتر کسی قدر سرخی نمایاں ہو جاتی ہے اسے اشا (شفق) کہتے ہیں۔ اس وقت باپ (سورج) اور بیٹی (شفق) کے اتصال سے خوشنما روشنی مثل فرزند پیدا ہوتی ہے جس طرح ماں باپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح یہاں بھی سمجھنا چاہئے۔" (انیریہ براہمن پنچکا 3۔ کنڈکا 33 و 34)

"پرجاپتی سے تیز رفتار یا کشش کرنے والا اور نہایت عظیم الشان سورج مراد ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 10۔ ادھیائے 2۔ براہمن 7۔ کنڈکا 4)

بادل اور زمین کا تلازمہ

"بادل اور زمین کا بھی باپ بیٹی کا تعلق ہے کیونکہ بادل یعنی پانی سے زمین کی پیدائش ہوتی ہے اس لئے زمین بمنزلہ اس کی دختر (3) کے ہے بادل اس میں باران صورت نطفہ ڈالتا ہے۔ پانی پڑنے سے زمین زرخیز (حاملہ) ہوتی ہے اور اس سے نباتات وغیرہ بمنزلہ اولاد پیدا ہوتی ہے (یہ بھی ایک تلازمہ ہے)۔" (نرکت ادھیائے 4۔ کھنڈ 21)

اس بارہ میں وید کا حوالہ بھی درج کیا جاتا ہے:

آفتاب و زمین کا تلازمہ

"روشنی (سورج) میرا پتا یعنی محافظ ہے اس سے تمام کاروبار انجام پاتے ہیں۔ یہاں سورج اور زمین کا باہمی تعلق ہے۔ زمین ماتا یعنی جائے قیام ہے زمین اور سورج یا زمین اور بادل چادر چھت اور چاندنی یا دو بالمقابل کھڑی ہوئی فوجوں سے مشابہ ہیں (یہ محض ایک تلازمہ ہے) بادل جو بمنزلہ باپ ہے۔ زمین میں جو بمنزلہ دختر ہے آب باراں صورت حال کو قائم کرتا ہے (اس کو تلازمہ تصور کرنا چاہئے)۔" (رگوید۔ منڈل 1۔ سوکت 164۔ منتر 33)

مندرجہ ذیل منتر میں بھی یہی تلازمہ ہے۔

"ورتھی یعنی سورج جو بمنزلہ باپ ہے، شفق میں جو بمنزلہ اس کی دختر کے ہے۔ کرن

صورت نطفہ سے حمل قائم کرتا ہے۔ جس سے دن جو اس کے فرزند کی مثال ہے پیدا ہوتا ہے۔" (رگوید منڈل 3- سوکت 31- منتر 1)

اس طرح نرکت اور براہمن میں نہایت عمدہ تلازمہ باندھا ہے۔ جو ایک امر واقعی کا بیان ہے مگر براہم دیورت وغیرہ میں اسی کو غلط فہمی سے جھوٹی کہانی کی صورت میں بیان کیا ہے جسے کسی کو ہرگز نہ ماننا چاہئے۔ ایک اور کتھا ہے کہ "اندر دیو راج نام ایک آدمی تھا۔ اس نے گوتم کی عورت سے زنا کیا۔ جس پر گوتم نے بد دعا (شاپ) دی کہ تو ہزار بھگ (4) والا ہو جائے اور اہلیا (اپنی عورت) کو یہ بد دعا دی کہ تو پتھر کی سل بن جائے۔ پھر را مچندر کی خاک پا کے چھونے سے اہلیا کی بددعا دور ہو گئی۔" یہ کتھا بھی بالکل غلط ہے۔

کیونکہ اس میں تلازمہ ہے اس لئے اندر سے پرحرارت آفتاب مراد ہے جو روئے زمین کی تمام چیزوں کو روشن کرتا ہے۔ چونکہ سورج اعلیٰ درجہ کی قوت کا مخزن یا سرچشمہ ہے۔ اس لئے اس کا نام اندر ہے۔ سورج اہلیا (رات) کا جار (زائل کرنے والا) ہے۔ اہلیا (رات) سوم (چاند) کی عورت ہے چاند کا نام گوتم کے معنی "چلنے والا" یا "گورا" (لالہ فام) ہیں۔ اس لئے گوتم سے چاند مراد ہے۔ چاند اور رات کا مرد عورت کا رشتہ ہے۔ رات کو اہلیا اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اہر (دن) لے (زائل یا ختم) ہو جاتا ہے پس اہلیا سے رات مراد ہے۔ چاند تمام جانداروں کو سرور راحت بخشتا ہے اور اپنی بیوی یعنی رات کو مسرور کرتا ہے۔ اندر (سورج) گوتم (چاند) کی بیوی اہلیا (رات) کا جار (فنا کرنے والا) کہلاتا ہے۔ لفظ جار کے معنی بڑھاپا یا فنا کرنے والا ہیں۔ اس لئے سورج رات کو فنا کرنے والا ہے لفظ "جار" جرلیش مصدر سے نکلتا ہے جس کے معنے عمر گھٹانا ہے۔ چونکہ اندر یعنی سورج رات کی عمر کو گھٹاتا ہے۔ اس لئے اس کو جار سمجھنا چاہئے۔ چنانچہ اس بارہ میں حسب ذیل حوالے لکھے جاتے ہیں۔

"جب چاند برآمد ہوتا ہے تو اپنے قدوم میمنت لزوم سے اہلیا کو سرور بخشتا ہے اور سورج اس اہلیا کا جار یعنی فنا کرنے والا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 3- ادھیائے 3- براہمن 1- کنڈکا 18)

"ریت سے سوم (چاند) مراد ہے۔ (ایضا" براہمن 5- کنڈکا 1)

"سورج کے نکلنے پر رات چھپ جاتی ہے۔" (نرکت ادھیائے 12- کھنڈ 11)

"سورج کی کرنوں سے روشنی پانے والے چاند کو گنور (لالہ فام) کہتے ہیں۔" (نرکت

ادھیائے 2- کھنڈ 16)

"سورج کو جار کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ رات کو زوال (جرا) کرتا ہے۔" (نرکت ادھیائے - 3- کھنڈ 16)

"اندر سورج کو کہتے ہیں۔ جو سب کو حرارت پہنچاتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 6- براہمن 3- کنڈکا 8)

اس طرح جو پرصنعت تلازمے سچے شاستروں میں سچے علوم کے اصول کو واضح کرنے کے لئے لکھے ہیں ان کو نئی کتابوں میں بگاڑ کر بالکل لغو کہانیوں کی شکل میں بیان کیا ہے جنہیں کسی کو نہ ماننا چاہئے۔ اس قسم کی اور بھی کتھائیں مشہور ہیں۔

چنانچہ ایک اور کتھا ہے کہ اندر نام ایک دیوتاؤں کا راجہ تھا۔ اس کا **توشٹا** کے بیٹے ورتراسر کے ساتھ سنگرام (جنگ) ہوا۔ ورتراسر نے اندر کو نگل لیا۔ جس سے دیوتاؤں کو بڑا خوف پیدا ہوا۔ اور انہوں نے وشنو سے فریاد کی۔ وشنو نے ان کو یہ تدبیر بتلائی کہ میں سمندر کے اندر داخل ہوتا ہوں پھر جو سمندر کے جھاگ اٹھیں گے۔ ان سے یہ ورتراسر فنا ہو جائے گا۔" اس قسم کی بے سروپا پاگلوں کی سی باتیں نام کے پرانوں مگر اصل میں نئی کتابوں میں لکھی ہیں۔ دانشمند اور نیک لوگوں کو انہیں ہرگز نہ ماننا چاہئے۔ کیونکہ ان کہانیوں میں تلازمہ ہے۔ چنانچہ اس کی اصلیت یہ ہے۔

سورج اور بادل کا تلازمہ

"میں اندر یعنی سورج یا پرمیشور کی قوت اور جلال کو بیان کرتا ہوں۔ جن میں سے اول سورج کا وجر یعنی روشنی اور ایشور کی قوت ہے۔ اس (سورج) نے اہی (بادل) کو مار گرایا اور اس کو مار کر زمین پر پھیلا دیا۔ اس سے زمین پر پانی پھیل پڑا اور ندیاں پانی کے زور سے ٹوٹ پڑیں اور پانی کنارے توڑ کر بہہ نکلا۔ ندیاں میگھ یعنی پہاڑ سے نکلتی ہیں اور بادل کا پانی جو انترکش (خلا) کے اندر سے ٹوٹ کر گرتا ہے۔ وہ ورتر (بادل) کا جسم شکستہ ہے۔" (رگوید منڈل 1- سوکت 32- منتر 1)

"وجر ویریہ یعنی قوت کا مترادف ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 7- ادھیائے 4)

اس سے آگے جس قدر منتروں کا ترجمہ کیا ہے۔ اس میں اختصار کا خیال رکھا گیا ہے۔

سورج اور بادل کی لڑائی اور سورج کی فتح

"**توشٹا** (سورج) نے اہی (بادل) کو مار گرایا۔ اور اس اہی یا ورتراسر یعنی بادل کو مارنے کے لئے بادلوں میں رہنے والی پرنور اور اپنی کرنوں سے پیدا ہونے والی بجلی کو کڑکایا جس سے ورتراسر (بادل) پاش پاش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ زمین پر گرنے کے بعد وہی پانی کے ذرے پھر بخارات بن کر آکاش کو چڑھے اور پانی پھیلتا اور امنڈتا ہوا سمندر کی طرف اس طرح تیزی سے چلا۔ جس طرح گائے اپنے بچھڑے کے پیچھے بھاگا کرتی ہے۔ ورتراسر (بادل) کا جسم پانی ہی سے بنا ہے۔ اور اس ورتر یعنی مجموعہ آب کے زمین پر گرنے سے سورج کو فتح و شادمانی اور بہت مدح و تعریف حاصل ہوتی ہے۔" (رگوید۔ منڈل 1- سوکت 23- منتر 2)

"لفظ اہی میگھ یعنی بادل کا مترادف ہے۔" (**نگھنٹو**۔ ادھیائے 1- کھنڈ 10)

"اندر یعنی سورج وجر یعنی نہایت تیز بجلی یا کرنوں سے نہایت زبردست بادل کو شکستہ بازو یا پاش پاش کر کے مار گراتا ہے۔ (رگوید منڈل 1- سوکت 32- منتر 5)

"اندر (سورج) اورتر (بادل) کا دشمن یا مارنے والا اور فنا کرنے والا ہے یہ اہل لغت کی رائے ہے اور اہل روایت **توشٹا** اور اسر کو سورج اور بادل کہتے ہیں۔ لفظ ورتر ورنوتی (قبول کرتا ہے) اور ورتتی (موجود ہے) یا وردھتی (بڑھتا یا پھیلتا ہے) سے بنتا ہے۔" (نرکت ادھیائے 2- کھنڈ 17)

"وہ اہی (بادل) وجر (سورج کی کرنوں) سے شکستہ بازو یا پاش پاش ہو کر اس طرح زمین پر گرتا ہے۔ جس طرح کسی انسان کے اعضاء کو تلوار سے کاٹ کاٹ کر گرا دیتے ہیں۔ سورج اس کو شکستہ اور بے دست و پا کر کے زمین پر گرا دیتا ہے اور بادل کو مار کر زمین پر سلا دیتا ہے۔" (رگوید۔ منڈل 1- سوکت 32- منتر 7)

ویدوں میں لنگ (ماضی قریب) لنگ (ماضی بعید) اور لٹ (ماضی مطلق) سب لنگ کے معنی دیتے ہیں۔ **نگھنٹو** میں ورتر کو بادل کا مترادف بتایا ہے اور چونکہ اندر (سورج) اس کا شترو (دشمن یا فنا کرنے والا) ہے اس لئے اس کو اندر شترو بھی کہتے ہیں۔ **توشٹا** سورج کا نام ہے اور اسر یعنی بادل اس کی اولاد کی مثال ہے۔ کیونکہ سورج کی کرنوں سے پانی کے بخارات ہلکے ہو کر اوپر چڑھتے ہیں اور وہاں باہم مل کر بادل بن جاتے ہیں۔ اس وقت ان

کی اصطلاح اسر ہوتی ہے پھر سورج ان کو مار کر زمین پر لٹا دیتا ہے اور اس کے زمین پر گرنے سے ندیاں چلتی ہیں۔ پھر وہ سمندر کو اپنا مسکن بنا کر رہتا ہے اور پھر دوبارہ اوپر چڑھتا ہے اور سورج اس کو پھر مار گراتا ہے۔ ورتر کے معنی قبول کرنے کے لائق ہیں۔ چونکہ بادل چھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ہر وقت آکاش میں موجود رہتے ہیں اور پھیلے ہوئے رہتے ہیں اس لئے ان کو ورتر کہتے ہیں۔ اس مضمون کے منتر ویدوں میں بہت سے آتے ہیں۔

"بادل کے جسم میں پانی بھرا ہوا نہایت سیاہ معلوم ہوتا ہے سورج بادل کو زمین پر گرا دیتا ہے اور بارش کا پانی زمین پر لمبے پاؤں پسار کر سو جاتا ہے۔" (رگوید منڈل 1- سوکت 32- منتر 10)

"بادل ہزار گوناگوں شکلیں بنا کر منڈلاتا اور امنڈ کر آتا ہے اور بجلی بھی کڑکتی ہے۔ مگر یہ اندر (سورج) پر غالب نہیں آ سکتے۔ بادل اور سورج دونوں کے درمیان لڑائی گرم ہوتی ہے۔ جب بادل غالب ہوتا ہے۔ تو سورج کی روشنی کو دبا لیتا ہے اور جب سورج کی حرارت کی فوج زوروں پر آتی ہے تب وہ بادل کو ہزیمت دیتی ہے اور سورج بادل پر فتحیاب ہوتا ہے۔ آخرکار بادل شکست کھاتا ہے اور فتح سورج کے ہاتھ رہتی ہے۔" (ایضاً۔ منتر 13)

"بادل میں تمام عالم پر چھایا ہوا سوتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام ورتر ہے۔ یعنی جو زمین اور سورج کے درمیان تمام خلا میں سمایا ہوا یا پھیل کر سویا ہوا ہے اس کو ورتر کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 1- براہمن 3- کنڈکا 4)

"اس ورتر (بادل) کو اندر (سورج) نے مار گرایا۔ سورج سے مضروب، بادل پاش پاش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ لکڑی اور گھاس پات وغیرہ کے سڑنے سے بدبو پیدا ہوتی ہے بادل آکاش کے اندر قائم ہو کر چاروں طرف پانی برساتا ہے اور سورج سے مضروب ہو کر وہی ورتر (بادل) سمندر میں پہنچ کر ہیبت ناک بن جاتا ہے۔ سمندر میں بھرا ہوا پانی بڑا خوفناک معلوم ہوتا ہے، بادل سے گرا ہوا پانی ندیوں یا سمندر میں پہنچ کر یا زمین پر پھیلا ہوا سورج کی حرارت سے اوپر انترکش (خلا بالائے زمین) پر پہنچتا ہے اور پھر برستا ہے اور اسی سے یہ ورںھ گھاس وغیرہ نباتات پیدا ہوتی ہیں۔" (شت پتھ 1- ادھیائے 1- براہمن 3- کنڈکا 5)

"اہل لغت تین دیوتا مانتے ہیں۔ ایک آگ جو زمین پر پائی جاتی ہے دوسرے ہوا یا

اندر (بجلی) جو انترکش (خلا بالائے زمین) میں رہتی ہے اور تیسرے سورج جو چشمہ نور اور آکاش میں قائم ہے۔" (نرکت ادھیائے 7- کھنڈ 5)

اس طرح سچے شاستروں (علمی کتابوں) میں نہایت عمدہ تلازمے پائے جاتے ہیں جو نہایت معقول اور سراسر راست ہیں۔ مگر برہم دیورت وغیرہ نئی کتابوں میں جن کو فرضی طور پر ان کے نام سے مشہور کیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس لغو کہانیاں لکھی ہیں۔ جنہیں نیک لوگوں کو ہرگز نہ ماننا چاہئے۔

جنگ دیواسر کا تلازمہ

اس طرح نئی کتابوں (پرانوں) میں دیواسر کی لڑائی کا قصہ کئی طرح پر پایا جاتا ہے۔ جو بالکل غلط ہے۔ دانشمند لوگوں بلکہ کسی کو بھی انہیں نہ ماننا چاہئے کیونکہ دیواسر کی لڑائی بھی ایک تلازمہ ہے۔ "دیو اور اسر باہم برسر جنگ رہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 13- ادھیائے 3- براہمن 9- کنڈکا 1)

اب یہ بیان کرتے ہیں کہ دیو کون ہیں اور اسر کون؟

"عالموں ہی کو دیو کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 3- ادھیائے 7- براہمن 6- کنڈکا 10)

یعنی بالیقین عالم ہی دیوتا ہیں اور اس کے برعکس جاہل اسر ہیں۔ دیو صاحب علم اور روشن عقل ہوتے ہیں اور اسر جاہل علم سے بے بہرہ اور جہالت کی تاریکی میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان دونو کی باہم ان بن رہتی اور اسی کو دیو آسر سنگرام یعنی عالم و جاہل کی نااتفاقی کہتے ہیں۔

"دنیا میں دو ہی چیزیں ہیں۔ تیسری نہیں ہے یا سچ ہے یا جھوٹ۔ جن میں سچ ہے وہ دیو اور جن میں جھوٹ ہے وہ منشیہ کہلاتے ہیں۔ جو انسان یہ عہد کرتا ہے کہ میں جھوٹ کو چھوڑ کر سچ اختیار کرتا ہوں وہ گویا انسان سے دیو بن جاتا ہے۔ بالیقین جو شخص سچ بولتا ہے وہی دیوتا کے عہد پر چلتا ہے اور جو راستی اختیار کرتا ہے وہی نیک نام پاتا ہے' جو عالم راستی شعار ہوتا ہے وہ انسانوں کے درمیان دیوتا ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 1- براہمن 1- کنڈکا 4 و 5 و 7)

جو انسان سچ بولنے' سچ کو ماننے اور سچ ہی پر عمل کرنے والے ہیں۔ وہ دیو یعنی دیوتا

ہیں اور جو جھوٹ بولنے' جھوٹ کو ماننے اور جھوٹ پر ہی عمل کرنے والے ہیں' وہ انسان اسر ہیں۔ ان کے مابین بھی ہمیشہ ایک قسم کی ان بن رہتی ہے۔

"انسان کے من (دل) کو دیو کہتے ہیں۔ اور پران (نفس) کو اسر کہتے ہیں ان کی بھی آپس میں ضد ہے۔ دل علم و معرفت کے زور سے پران (نفس) کو زیر کرتا ہے اور جب پران زوروں پر آتا ہے تو دل کو دبا لیتا ہے۔ گویا ان میں بھی ایک قسم کی لڑائی رہتی ہے۔ ایشور نے پرکاش (نور) سے دیوؤں یعنی من (دل) سمیت چھ اندریوں (قواء احساس باطنی) کو پیدا کیا۔ اسی وجہ سے وہ روشنی کرنے والے یعنی علم و احساس کا ذریعہ ہیں اور اندھکار (ظلمت) یعنی مٹی وغیرہ سے اسروں یعنی پانچ کرم (5) اندریوں (قواء احساس) خارجی اور پران (نفس) کو پیدا کیا۔" (نرکت ادھیائے 3- کھنڈ 8)

"ان دونوں یعنی روشنی اور تاریکی پیدا کرنے والی قوتوں کے اختلاف کی وجہ سے ہمیشہ ایک قسم کی لڑائی جاری رہتی ہے۔" (نرکت ادھیائے 10- کھنڈ 34)

"جب پرمیشور نے پیدائش عالم کا ارادہ کیا تو آگ کی حالت علت صورت ذروں سے سورج وغیرہ روشن اجرام کو اعلیٰ اوصاف اور فعل سے وابستہ پیدا کیا انہیں کو دیو کہتے ہیں یہ روشن اجرام پرمیشور کے حکم سے روشنی دیتے ہیں۔ ان کو دیوتا اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ آکاش میں اپنے نور و تجلی سے قائم ہیں اس کے بعد ایشور نے حادث پران (نفس) اور ہوا اور زمین وغیرہ کے کرے پیدا کئے۔ اور اسی نے اسروں یعنی غیر روشن کروں کو پیدا کیا۔ ان کروں میں مٹی سے نباتات وغیرہ پیدا ہوتی ہے ان دونوں قسم کی کائنات محسوس یعنی روشن و غیر روشن کا باہم اختلاف ہے۔ گویا ان دونوں کے درمیان ایک قسم کا مجادلہ ہے۔ اسی کو دیو اسر یدھ یعنی اجرام کی کشمکش کہتے ہیں۔ علی ہذا نیک انسان کو دیو اور بد کو اسر کہتے ہیں۔ ان کے مابین بھی باہمی اختلاف طبع کی وجہ سے ہمیشہ ایک قسم کی لڑائی جاری رہتی ہے۔ اس لئے یہ بھی دیو اسر سنگرام یعنی نیک و بد کی ان بن ہے۔ اس کے علاوہ دن کو دیو اور رات کو اسر کہتے ہیں۔ ان کے مابین بھی باہمی تفرقہ ہونے کی وجہ سے ایک قسم کی جنگ جاری ہے۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 11- ادھیائے 1- براہمن 6- کنڈکا 7- لغایت 13)

"یہ دونوں (دیو اور اسر) مالک و محافظ کائنات پرمیشور کے نزدیک فرزند کی مثال ہیں اور اسی وجہ سے وہ دونوں پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے سامان کے حق دار یا وارث ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 1- ادھیائے 7- براہمن 5- کنڈکا 22)

ان میں سے اسر یعنی پران (نفس) وغیرہ بڑے ہیں کیونکہ وہ ہوا سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہوا سے ہی بنے ہوئے ہیں اور دیووں سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ چنانچہ سب انسان پیدا ہونے پر جاہل ہوتے ہیں۔ بعد میں عالم ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں آگ ہوا کے بعد پیدا ہوئی ہے۔ اور اندریاں (آلات احساس) پرکرتی (مادہ حالت اولین) سے پیدا ہوئی ہیں۔ اس لئے اسر (عمر کے لحاظ سے) بڑے ہیں اور دیو چھوٹے ہیں۔ دوسری صورت میں سورج وغیرہ دیوتا بڑے ہیں اور زمین وغیرہ اسر چھوٹے ہیں۔ اور ان دونوں کو محافظ مخلوقات پرمیشور نے پیدا کیا ہے۔ اس لئے ان کو پرمیشور کی اولاد یا مخلوقات سمجھنا چاہئے۔ ان کے درمیان بھی ایک قسم کی جنگ رہتی ہے۔ (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 3- براہمن 4- کنڈکا 41)

"جو تن پرور خودغرض دغاباز مکار لوگ ہوتے ہیں۔ انہیں کو اسر کہتے ہیں۔ اور جو دوسروں کی بھلائی کرنے والے دوسروں کا دکھ دور کرنے والے بے ریا' نیک اور دھرم کے پابند انسان ہوتے ہیں ان کو دیو کہتے ہیں' یہ دونوں بھی باہم اختلاف طبع کی وجہ سے برسر جنگ رہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 10- ادھیائے 5- براہمن 6- کنڈکا 20)

"پران (نفس) کو دیو کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 6- ادھیائے 2- براہمن 3- کنڈکا 15)

"یا پران (نفس) ہی اسر ہے اور اسی کی یہ ریاکاری ہے۔" (ایضاً- ادھیائے 6- براہمن 4- کنڈکا 6)

الغرض اسی قسم کے اختلاف قدرت کا نام دیو اسر سنگرام ہے۔ ان نہایت اعلیٰ علم و معرفت سے پر تلازمات کو جو سچے شاستروں (علمی کتابوں) میں درج اور سراسر راست ہیں۔ آجکل کی پران اور تنتر وغیرہ نئی اور بیہودہ کتابوں میں جھوٹا قصہ بنا کر لکھا ہے۔ عالموں کو چاہئے کہ ان جھوٹے انسانوں کو ہرگز نہ مانیں۔

کشیپ رشی کی کتھا کی اصلیت

اسی طرح کشیپ اور گیا وغیرہ تیرتھوں کی کتھا برہم دیورت وغیرہ کتابوں میں ہے جو ویدوں اور سچے شاستروں سے سراسر خلاف ہے۔ مثلاً لکھا ہے کہ کشیپ رشی جو مریچ رشی کا بیٹا تھا' اس کے ساتھ وکش پرجاپتی نے اپنی تیرہ لڑکیوں کا بیاہ کر دیا۔ اس میں سے دتی سے دیت آدتی سے آدیت ونو سے دانو سے گدرا سے سانپ سے دنتا سے پرند پیدا ہوئے۔

اور اسی طرح کسی سے بندر کسی سے ریچھ کسی سے درخت اور کسی سے گھاس وغیرہ پیدا ہوئی۔" اس قسم کی سخت جہالت سے بھری ہوئی اور عقل و دلیل سے خالی، علم و عقل سے خلاف، ناممکن اور لایعنی کتھائیں لکھی ہیں۔ ان کو بھی لغو سمجھنا چاہئے اصل بات یہ ہے کہ

"چونکہ اس تمام عالم کو پرمیشور نے بنایا ہے۔ اس لئے اس کو کورم کہتے ہیں۔ اور کشیپ کورم کا مترادف ہے۔ اس لئے کشیپ پرمیشور ہی کا نام ہے۔ اس تمام مخلوقات کو اسی کشیپ یعنی پرمیشور نے پیدا کیا ہے اس لئے اس تمام مخلوقات کو **کاشیپیہ** کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 7- ادھیائے 5- براہمن 1- کنڈکا 5)

علاوہ ازیں نرکت میں لکھا ہے کہ:-

" کشیپ پشیک سے بدل کر بنتا ہے۔" (نرکت ادھیائے 2- کنڈ 2)

" پشیک دیکھنے والے کو کہتے ہیں۔ اس لئے علیم کل اور بصیر کل پرمیشور کا نام پشیک ہے۔ چونکہ ایشور نہایت لطیف سے لطیف اشیاء کو بخوبی اور بے شک و شبہ جانتا اور دیکھتا ہے اس لئے اس کو پشیک کہتے ہیں اول اور آخر کے حروف کو باہم بدل کر پشیک سے کشیپ، ہنس سے سنہ اور کرتہ سے ترکہ بنا لیتے ہیں۔ اس بارہ میں مہابھاشیہ کی شہادت موجود ہے۔ دیکھو مہابھاشیہ کی شرح "یہ ورث" پر۔ اس لئے مخلوقات کا نام **کاشیپیہ** ہونا بخوبی ثابت ہے۔

اب اس بات پر بحث کی جاتی ہے کہ گیا میں شرادھ کرنے سے کیا مراد ہے؟

"پران ہی طاقت ہے اور طاقت ہی اوج و اقبال ہے۔ پران میں سچائی اور علم و معرفت الٰہی قائم ہے اور اسی مقام پر ایشور کا وصال ہوتا ہے کیونکہ پرمیشور کا نام بھی پران ہے۔ گایتری بھی برہم ودیا (علم الٰہی) میں شامل ہے اور علم و معرفت میں ممد ہے۔ گایتری کو گیا کہتے ہیں اور پران (نفس) کو بھی گیا کہتے ہیں۔ اس گیا میں شرادھ کرنا چاہئے۔ یعنی گیا (پران یا نفس) کے اندر شردھا (صدق دل) سے بطریق سادھی (مراقبہ) پرمیشو کے ملنے کی نہایت خواہش اور شوق رکھنے والے جیو کو قائم ہونا چاہئے۔ یہی گیا شرادھ کا منشاء ہے۔ جو گیا یعنی پران (نفس) کو پار اتارے اسے گایتری کہتے ہیں۔" (شت پتھ براہمن کانڈ 14- ادھیائے 8- براہمن 1- کنڈکا 6)

"گیہ اولاد کا مترادف ہے۔" (نگھنٹو- ادھیائے 3- کھنڈ 4)